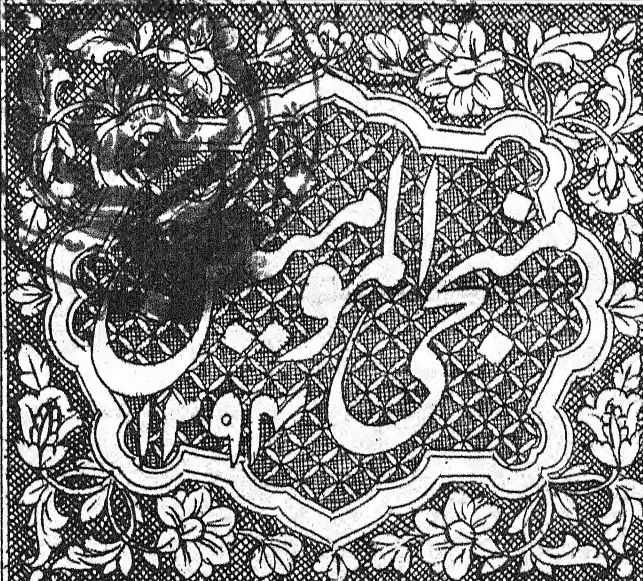
فہرست مطالب کتاب مطاب منجی المومن

RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED
CHECKED-75
CHECKED 1995

تمت

ماشاء الله لا قوۃ الا بالله

الحمد للعزیز العلام که رساله قامع الشرک و البدعت ... محی الدین ...



حسب فرمایش شیخ محی الدین صاحب تاجر کتب شہر لاہور بازار کشمیری

در مطبع محمدی واقع لاہور مطبوع گردید

داخلہ نمبر	۳ ۷ ۹۹
فن نمبر	الف ۴۶
کتاب نمبر	۲۲۹ ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزار ہا شکر اُس خداوند واحد کا جس نے محمد رسول اللہ کیواسطے و وسیلے سے ہمکو لا الہ الا اللہ کے مضمون سے آگاہ کر کے کفر و شرک کے ظلمات سے بچایا اور توحید کی سیدھی راہ پر چلایا اور درود و سلام اُس رسولون کے سردار پر جسنے محمد رسول اللہ کا مضمون ہمین تعلیم فرما کر بدعتی بناوٹی آبائی مذہب و رسمون سے نکالکر پاک سُنی بنایا اور اُنکے آل و اصحاب پر اور جمیع احباب پر جنکے کوشش سے سنت و ہدایت کی بنا مضبوط ہوئی اور بدعت و ضلالت کی بیخ و بنیاد کُہد گئی **اما بعد**

خدمتمین اہل انصاف و یقین تحقیق کرنیوالے مسائل دینیکے بندہ گنہگار خاک نعلین تابعان رسول الثقلین **قاضی محمد حسین ساکن اچہرا ضلع مالوان** عفی اللہ عنہ کے التماس یہہ ہے کہ اس سال مین جو سنہ ۱۳ ہجری ہے احمد نگر مین وعظ کا بڑا چرچا ہوا اکثر لوگ راہ راست کیطرف رجوع ہونے لگے تہے سو بعضے حق پوش گندم نما جو فروش نے مانع الخیر بنکر وعظ موقوف کرنے کے لئے بڑا زور و شور مچایا وہانکی خبرین مختلف سُننے مین آتے تہین مگر جب خود حضرت پیر و مرشد راہبر و راہنما حضرت **مولوی نور الہدی صاحب** کے تحریر سے تحقیق ہوا تو معلوم ہوا کہ مخالفون نے ایک ہیچ میرز و دس جہوٹھہ ملا کر مسلمانون کے دلونکو وحشت زدہ و پریشان کر رکہا تہا اور اسی اثنا مین فریقین کے نعارچیون نے کئی سوال و جواب تحریر و تقریر سے ہوتے جاتے کہ ان سبکو قلمبند کر رکہتی تا شک مسلمانونکا رفع ہو اور تہمت و افتراء جہوٹھونکا دفع ہو جب اصل امن فساد کا بیچ دیکہا تو مسئلہ **ماءِ اہل**

لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ و نذر لِغَیْرِ اللّٰہِ و زیارت قبور وغیرہ کا اس عاصی نے حضرت ممدوح سے اُن مسائل کو لیکر اسمین شامل کیا اور اسکا نام **منجی المومنین من کید الحاسدین** اور جواب وسوال کا رسالہ جدا اُسکا نام **دفع البہتان فی رد وسواس الشیطان** کہا الحق یہہ دونو نسخے عجیب نافع دشک و بہتان کے دافع ہین اہل توحید و سُنت کے لئے مشارق الانوار و بدعتیون کے حق مین حارق الاشرار ہین اِس طوفان بے تمیزی مین اسکا مطالعہ وسیلہ نجات اور ایسی وقت پُر آفت مین اسکا پاس رکہنا تعویذ دفع اتہامات ہے جو مسلمان اِسکو نظر تحقیق سے دیکھیگا اُسکا شک و شبہ بالکل دفع ہوگا اور مکارونکا مکر اور حاسدونکا حسد در حق موحدون کے حیلسازی و فتنہ انگیزی و شرریزی سے بخوبی واقف ہو کر مسلمانون کی بدگمانی سے بچیگا اور اپنا ایمان فریبیون کے ہاتہہ سے بچائیگا اسواسطے کہ آخری زمانہ ہے اسلام اور اہل اسلام ضعیف ہین بدعتیون کے وہوم ہے سنیون پر تہمتونکا ہجوم ہے وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ بات یہہ ہے کہ اِن دنونمین چند نفسانی لوگون نے حقانیون پر کئی تہمتیں باندہکر بہ سمت طریق ہدایت و پیشوائے راہ ضلالت کے ہوئے اور بعضے کور باطنون نے واسطے فریب دہی عوام کے اور تفرقہ ڈالنے درمیان دین اسلام کے رسالہ نویسی شروع کی اُسکا نام ردّ وہابیہ رکہا اسلئے کہ جیسا خفاش منشون کو نور ہدایت سے تکلیف ہوتے ہے اور فسق و فجور کے ظلمت کے رواج پانے سے سرور اسواسطے نہایت پیچ و تاب کہا کے نور ہدایت کو بجہانے کے درپے ہوئے ہین اور اُس ابلہ فریبی کو قابلیت سمجہکر نافہمون کے راہ مارتے ہین شاہ راہ سنت کی چہوڑکر بدعتیونکی تنگ گلیون مین پہنساتے ہین بعضے ملحد صوفیون کے لباس مین چلہ پرستی کے جواز کا رسالہ لکہتے ہین کتنے جاہل عالم نما نا واقفونکو شبہ مین ڈالتے ہین اور شب و روز ملت بیضا کے انوار کو بجہانے مین مصروف رہتے ہین اگر کوئی سنی سُنتون کے رواج دینے اور بدعتون کے مٹانے پر مستعد ہووے تو وے دین کے دشمن شک و وہم کے کانٹے راہ مین بچہاتے ہین یکے چپقلش دگا دغا بازی ناحق مچاتے ہین جیسا بوم کو آبادی نہین بہاتی اُسیطرح اِن اُلّوؤنکو دین کے آبادی خوش نہین آتے **نظم**

دیکھکر تابان مہدے کو
بیٹھے جھک مارتے ہین مردانے
جل گئے وارثان سفیانے
دین کے دشمنونکا خانہ خراب
حق مین آل نبی کے منبر پر
جبنے اسلام کے ہیو یرانے

ابیات

بر جگر گوشۂ رسول یہ اب
ہند کے رسم پر ہین قربانے
اُنکے شادی ہی شرک و بدعت مین
دل مین سب کفر و شرک پہچانے
حق کی طاعت کو جاننا دشوار
آپ کہلانا حاتم ثانے
شاہ جیلان کے امر سے بیزار
نہین بہاتے ہی وضع ایمانے
خارجی کا سا سیدُن سے بغض
رکہنا عشق کلام ربانے
ذکر اور فکر اسقدر کرنا
بے حجابانہ رہنا نورانے
سب کو مصحف سُنانا اور حدیث
گبر سے لیکے تا بہ نصرانے
اور امرا جو دشمنِ اسلام
پائے جنگے بہادری جانے
گر یہی ہی جمال ملائے

ظالمون کی ہی تیر و ندانے
جمع ہو یہہ فریق تفرقہ کیشر
پہر اُنہین کیا غمِ مسلمانے
نام عبد النبی غلام علے
غیر کو پوجنا آ سا نے
دین مین کوڑی خرچ سے ہو و تو
نام کیا ہی غلام جیلانے
اُنکا سب قول و فعل اور تقریر
رافضی کیسی تہمتین لانے
ذکر اللہ پاک کا ہر دم
کہ ہو تحصیل حُبِّ ایمانے
شرک و بدعت کو توڑ کر ہر دم
خواہ ایرانے ہو کہ تورانے
بچنا پیر و فقیر و ملّا سے
دین کے گہر کے اُنسے ویرانے
اُن پہ مرتے ہین شیخ اور ملّا
نیست ملّا تو اور ملّانے

یہہ جگر خوارِ سیّد الشہدا
کے عجب دین کے پریشانے
جبیہہ سے لا الہ الا اللہ
کلام دیکہو تو ساری شیطانی
مال کر صرف شرک و بدعت مین
کہتا لا تسرفو ا ہمیشہ اسلنے
ہی اُنہین سنتِ رسول سے ضد
ہی سراپا فریب شیطانے
ہی طریق اتباع مصطفوی سے
نقش دل کرنا وعظ قرآنے
پہاڑ کر ہر حجابِ ظلمت کو
کرنے ترویج دین حقانے
دین پر کرنا خلق کے دعوت
کہ یہہ تینون ہین آفت جانے
اُنکی دولت مین ہر مخالف دین
کیا کہون اُنکی مرثیہ خوانے
جو علما کہ اُن بدعت پسندون کے

مجتہد اور طرفدار ہین اور جو مشائخ و فقرا کہ اُنکے پیر و ولی ہین اُنکا حال اُنپر کہل گیا ہے کہ کیسی کیسی حیلہ سازیان کرتے ہین اور اپنے مطلب کے وقت بلی کا پاؤن کتّے پر اور نیم کی چہال گولر پر چڑہاتے ہین کسی نے نواب کو منطق کے زور سے انگوری شراب کے سوا سب شرابین حلال کر دین ایک نے حکم دیا کہ تم سے روزہ رکہا نہین جاتا تو روز دس روپیہ کفارہ دیا کرو اور روزہ مت رکہو ایک نے کہا حج کے سفر مین بڑی زحمت ہی دو ہزار روپیہ کسیکو دیکر نیابۃً حج کروا لو ایک نے ایک جسیم امیر کو بسبب مٹاپے کے روزہ نماز ادا نہونے کے سبب آٹہہ دن کی نماز ایک دم پڑہنے کی اجازت

دیا ایک نے سبحر ربنا کلمۂ لا الٰہ الا اللہ عظیم جاہ ظل اللہ پڑھا اور معاذ اللہ رسول اللہ کے معنے قلتبان بتایا آور ایک نے شطر المسجد الحرام کے معنے شطرنج فقط مسجد مین حرام ہی کہا ایک صدر کوٹے خیالی نے دل بہلانے کے لئے ورق الخیال کا شربت امیر امرا کے لئے مباح کہا ایک شتر مرغ کے خاصیت والے نے اِس ملک کو دار الحرب ٹہرا کر بیاج کہانیکا فتویٰ دیا ایک آدہے تیتر آدہے بٹیر نے حاکمان زمان کی خوشامد سے مسٹر بلیٹ کے روبرو حضرت بی بی مریم کو لاکھہ درجہ حضرت فاطمہؓ سے افضل کہا آور پہر اُسی نے غلام علی رافضی کی خوشامد سے کہا کہ عیسیٰؑ اگر حسینؓ کے زمانے مین ہوتے تو حسینؓ کی جوتیان بغل مین دابکر رکاب مین دوڑتے کسی قاضی عقل کے دشمن نے امیر کے خوشامد سے جو اُسنے ایک عورت کماتہنی کو بلا نکاح اپنے گہر مین رکہا تہا کہا کہ کافرہ سے زنا ثابت نہین ہوتا آور ایک مجتہد نے آدمی کے ہاتہہ پاؤن کٹے ہوئے پر نماز جنازہ فرض کہا کسی حاضر الوقت نے پوچہا کیا حضرت ختنے کے چمڑے پر بہی کہا ہان جی ہان اور بیرجو کی شراب ہوتی ہی اُسکو البیرکماء البید کہا اور سلخ شوال کے روز ذنکو حرام کہا اور ایک نے بے شہود نکاح کو درست بتایا ایک نے کہا ملا علی قاری نے جہک مارا جو نجوم کے معتقد کو کافر کہا ایک خارجی نے کہا کہ حسین اپنی سرکشی سی آپ مارے گئے اور قیامت تک کا فساد چہوڑ گئے ایک نے شاہ عبد العزیز کو جنکو عرب کے علما شمس الہند لکہتے ہین انکی تفسیر مین وَمَا اُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ کی تفسیر سے خفا ہوکر وہابی کہہ بیٹہا ایک بڑی حضرت کے گہر جیٹہے ہوئے سو کسی نے پوچہا یا حضرت کیا یہہ سم درست ہی جواب دیا کہ درست تو نہین مگر جو عورتون کو منع کرون تو کلمۂ کفر بکتی ہین ایک سلطان الواعظین نے میسو کے راجا کے پاس سورۂ بقر مین سے گائے کی فضیلت بیان کرکے دو ہزار روپیہ لیا ایک نے کسی امیر کی بہن کی پنڈیون کو جو کسی پیر کی نیاز کی بنا کر مانتے تہے اُسکو حضرت کے فلاخن کے پتہر سے نسبت دیکر جواز فرمایا اور راجا کے دربار مین کہا کہ گلال اُڑانا وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ سی ثابت کردیتا ہون ایک حقہ پینیوالے مولوی نے حقے کے پانی سے وضو درست کردیا ایک ناس لینے والے سیتا ناس نے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سے ناس لینا ثابت کردیا ایک نے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ کی آیت سے نماز پڑہنی منع فرمایا ایک امام نے تین نمبرداروں کی خوشامد سی صحف ابراہیم و سلیمان و موسیٰ پڑہا ایک قادریہ طریقے والے پیر پرست نے حضرت پیران پیر کی تعریف مین بے اصل نقلین و روایتین تراش کر

کتاب لکہی ہی کہ حضرت پیر کی گیارہوین کے کہانیکی ہنڈی کو کوئی ایک گنہگار کی قبر پیلا رکہا تو عذاب موقوف
ہوا اور حضرت پیر نے عزرائیل کو طمانچہ مار کر روحون کی زنبیل چہین لی سو لاکہون روحین چہٹ گئی
عزرائیل نے خدا سے فریاد کی تو جواب ملا کہ تو نے اُس سے کیون ضد کی وہ چاہے تو سب روحونکو جلادے مین اُسکے
مقدمہ مین کچہہ کہہ نہین سکتا اور حضرت پیر نے ایک بانجہ کے حق مین اولاد کی دعا کی جواب پایا کہ اسکی نصیب
مین بچہ نہین یہ سنتے ہی غضب مین آکر فرمانے لگے کہ تو نہین دیتا تو مین اُسے سات بیٹے دیتا ہون تو بہی قادر
مین بہی قادر تو نے نہ دیا مینے دیا اور حضرت پیر کے ایک مرید پر عذاب قبر ہو رہا تہا حضرت نے
منکر نکیر کو لاٹہی سے ہانک دیا انہون نے اللہ تعالے سے فریاد کی تو حکم ہوا کہ دوزخ کے شعلون سے اُسی مردود
جب شعلے آئی حضرت نے غصے کی نظر کی تو فرشتون کے پر جل گئی - ایک بے ہوش فقیر نے کیفکا پیا الم تر
کیف سے نکالا ایک مشائخ موسی سہاگ کے فقیر نے آسمان کیطرف جوتا پہینک کے پانی برسانے کی روایت
معتبر بتایا - ایک مشائخ سگ پرست کُتی کے بچہ کو سامنے رکھکر نماز پڑہتا اور لا صلوٰۃ الا بحضور
القلب کے سند بتاتا - ایک شاہ نیون کے پیر نے خرچی رنڈیاچ کی مزدوری کو پاک و حلال کہا کہ یہ دوا
یہ ماںیاں اپنی بہو بیٹیاں پیچکر پیٹ لیتی ہین اور یہ رنڈیاچ تو محنت ہی اور شرع والے نماز نا بولتی ہین سو حرام و زنا
اور جیز سے کسبی راضی خرچی دینیوالا راضی یہ ایجاب و قبول ہی خرچی گویا مہر ہی اسکی گہر والے شاہد ہوئے
تو عند اللہ نکاح ہی حرام نہین نعوذ باللہ من شر العلماء والاحبار والرہبان یہ علماء و فقرا جلیہ پرست
بدعت پسند و نکی مجتہد و پیر ہین یہ حضرات بدعت پسندی کے سبب اور صلح کل کے مذہب کے باعث سنت عجائبات
ہی ہی بلکہ انکی جمہور اجماع سے کوئی انکو شریعت کا منکر یا نبوت کا دعوی کرنیوالا یا پیغمبرون کے اہانت
کرنیوالا یا مسئلہ بدلنیوالا یا حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہنے کے سبب سے کافر یا رافضی یا خارجی یا
بدمذہب یا منکر ائمہ یا نیا مذہب بنیوالا نہین کہتا اور نہ کہیگا بلکہ یہ لوگ ہزار ون تاویلون سے انکی عیب
ڈہانپ ہی رہینگے اور توحید و سنت پر چلنے یا چلانیوالونکو غریب بے وسیلہ جانکر وہا بی کہینگے آفرین
وشاباش برین تعصب حق ناشناسی ذرا تو ڈرین خدا سے شرما دین کچہ تو دیندار بے وسیلہ نہین اُنکے
ولی احکم الحاکمین اور سید المرسلین ہین اُنکے انتقام سے خوف کرین اور حضرت کی روح مبارک سے
شرما دین لوگ فقط جاہلون کے عالم نبی کو مرے ہین اور پہاڑ کہود کر چوہا نکالتے ہین سو وہابی کی تہمت لگا کر جاہلون
کے منہ سے ٹپکتی ہین یا ایہا التفرکتہ و احدینہ بھرکتہ فی مکان دھرکتہ غین ال برغد محمد حسینز

Acc 9972

چو خوش گفت سعدی در زلیخا ٭ الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا ٭ جاہل بیچارے کیا جانین
یہ سب عربی عبارت پڑھ پڑھ بڑے مُہمل پرجوش ہین انکی اس قابلیت اور لیاقت پر انکو قاضی پیر طُل الحق جانتے ہین
یہ جھگڑے مین بڑے تاثیر ہے بقول اللہ دو توتہ انکی کہیسر پہیسر ہے حق کا باطل اور باطل کا حق نہو گا دیندار تو لوگون
کو خدا و رسول کیطرف بلاتے ہین دنیادار انکو حاکمون کے پاس بلواتے ہین اگر تو اس شاہنشاہ عالیجاہ بے پروا
کے سامنے جانیکے دنکو یاد کرین یہ تو جاہلانہ سمت ہی کہ اپنی بات پر دلیل نہین بتا سکتے تو کھسیانے ہو کر
حاکمون سے ذلیل کرواتے ہین دیندار تو اس ذلت کو عین عزت و وسیلہ نجات جانتے ہین دیندار خدا سے عزت
چاہتے ہین اور دنیادار بندون سے دیندار خدا کو رزاق جانتے ہین دنیادار امیرونکو یہ خدا و رسول و صحابہ
و مجتہدونکو بڑا جانتے ہین اور وہ باپ دادونکو یہ دنیا کی ذلت کو عزت جانتے ہین اور وہ دنیا ہی کی
عزت کو غنیمت سمجھتے ہین یہ خدا کی راہ مین جان و مال کو خس جانتے ہین وہ جان و مال کو ایمان سے عزیز سمجھتے
ہین یہ جان دینے پر مستعد وہ جان چراتے پھرتے ہین یہ جام شہادت کے طالب وہ عیش دنیا کیطرف راغب
انکا توکل خدا پر انکا گھمنڈ زر پر یہ اجماع امت کو جماعت جانتے ہین وہ بدعتیونکو اجماع سمجھتے ہین یہ تو احکم
الحاکمین تک رسائی کہتے ہین وہ فقط حاکمون تک پہنچاتے ہین ان مظلومون کے آہ عرش کے پار ان ظالمونکے
دوڑ مجسٹریٹ کا دربار یہ رسول اللہ کے طریق پر چلتے مرمٹتے ہین وہ طریقہ محمدیہ کے نام سے کٹتے ہین یہ آخرت
کی رسوائی سے کانپتے ہین وہ دنیا کے بیعزتی سے بھاگتے ہین یہ عاشقان بدنامی کے شائق وہ بوالہوس عاشق
نیکنامی کے عاشق یہ سنتی رسول و اصحاب و تابعین کے تابعدار وہ بدعتی گمراہ لوگونکی خوشامد کے طرفدار انکا
دین نبوی انکا دین آبائی انکا فرمانا خدا ہی من گفت انکا کہنا بابا ہی من گفت یہ کہتے ہین حسب الحکم
رسول کی معرفت آیا وہ بولتے ہین سچ تو ہی مگر مہری چلے گھر سے آیا انکا قول سمعنا و اطعنا انکا
بجنسہ سمعنا و عصینا انکا عمل وما آتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا پر انکا
عمل ما وجدنا علیہ آباءنا پر انکا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ انکا کلمہ لا الہ الا اللہ باپ
دادا رسول اللہ یہ کام کے سچے مسلمان وہ جھوٹے نام کے مسلمان انکا دستور العمل حدیث و قرآن انکا مطلب
قلیہ نا یہ عبید القہار وہ عبد الدینار انکی سند فقہ و حدیث و آیات قرآن انکی دلیل ہدوہا بیہ و رسالہ مولوی
خلیل الرحمن انکی شریعت رسول اللہ کا قول و فعل انکی شرع بزرگون کے رسوم مانند و عمل یہ محمدی طریقہ
پر مرتے ہین وہ محمدی کے نام سے چڑتے ہین اس سبب سے یہ انکی پاس وہابی ٹھہرے وہ انکی نزدیک

مہیجی المومنین از محمد حنیف

ہوائی ہر بانی ہوئی قبروں کو پوجنے والے اور سجدہ کرنیوالے مریدوں سے سجدہ لینے والے چلہ پوجنے والے کافروں کے
مثل بہت سے کام کرنیوالے ہاتھ پر کنگن منہہ پر سہرا انکا رسوائی شہرہ ہونیوالے نہ ملحد بنے نہ منکر رسول نہ
بدعتی بلکہ وے آپ اپنے کو بڑے مسلمان رسول اللہ کے بڑے معتقد پکے حنفی و سنی جانتے ہیں اور شرک و بدعت
کی رسموں کو عین دینداری جانکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہکر شتر بے مہار بفراغت تمام ہزاروں
کام کلمے کو باطل کرنیوالے کرکے اپنے منہہ سے میاں مٹھو مسلمان بنتے ہیں انکا حال ان نمازیوں کی بات کرنیکا
جیسا ہے **نقل** ہے کہ چار نمازیوں نے کسی سے سنا کہ نماز میں بات کرنے سے نماز باطل ہوتی ہے یہہ سنکر کسی مسجد
میں گئے ایک امام بنا تین مقتدی تکبیر تحریمہ کے بعد ایک مقتدی نے کہا اپنے پاس والے سے کہ نماز
میں بات کرنی سے نماز فاسد ہوتی ہے دوسرے نے کہا ہاں تیسرے نے کہا چپ رہو امام صاحب فرمانے لگے میں نے ابتک بات
نہیں کی ہے چاروں بھائی اپنے کو نمازی جانتے تھے **نقل** ایک سپاہی نماز کو ندہ رکھکر نماز پڑھنے لگا
اتنے میں کتا آکر آٹا کھانے لگا سپاہی حیران رہا کہ نماز توڑتا ہوں تو مشکل آٹا کھانے دوں تو مشکل
سورہ انا اعطینا پڑھ رہا تھا سو وانحر کے لفظ کو زور سے وانحص پڑھا ہڑ کا آواز سنتے ہی کتا چلا
گیا سپاہی خوش ہوا کہ آٹا اور نماز دونو بچے

مثنوی نگین

احمقی میں وہ ہوئے بس تھا
نغمے جسدن آپکو خوش یاد تھا
گھر گیا ایک آشنا کے ہو سوار
نیند میں سائیس بیخود ہو گیا
لے گیا گھوڑے کو کوئی کھولکر
تب میاں ہنسنے لگا دم توڑ توڑ
دستخط پھر کچھہ اضافہ کیجئے

روز اول ہی ولیکن آسنے یار
فردا صفائی کی سی من لاؤ نگا
تھی سہرے اک جگہہ اُسکی دکان
سر کے نیچے ہاتھ دہر کر سو گیا
جاکے کوٹھی پہ کہا کیوں مجھے میاں
یس کہا سائیس نے یہ ہاتھ جوڑ
حمق اچھی نہیں کچھ ہے رنگین ہنر

نوکر اک گھوڑی پہ اک سائیس تھا
یہہ کیا تھا اپنے آقا سے قرار
اتفاقاً اُسکا آقا ایکبار
اُسکے اوپر جاکے بیٹھا وہ جوان
اُسکو میزان خرد میں تولکر
چھوڑ کر گھوڑا ابھی آیا یہاں
آپ پہلے خوب ہی ہنس لیجئے
دیکھہ تو اس حال میں ہنستا ہے نیز

جیسا انہوں نے نماز میں بات کرکے اور اُسنے وانحص کہکر اپنی نماز کو درست سمجھا اور اس احمق نے گھوڑا
کھوکے تنخواہ بڑھانے چاہا ایسے ہی لوگ بھی بیدینی کے کام کرکے اپنے کو خاصے دیندار سنی سمجھکر خدا کے
مغفرت اور رسول کے شفاعت کے امیدوار ہیں سبحان اللہ مسلمان ہوں تو ایسے ہی ہوں دنیا گریبان میں جہانکیں
بعد منہہ سے بیان کریں سنو صاحبو محمد رسول اللہ کی امتی طریقہ محمدی کا مخالف ہرگز نہ ہوگا کیونکہ مسلمان کو

کتاب وسنت کی پیروی سے ضرور ہی اور ظاہر ہی کہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین و کل اولیاء اللہ کا
یہی طریقہ اور عقیدہ تہا اور اب بہی اکثر علماء عرب و ہند و سندھ و بخارا و کابل و قندہار وغیرہ کا
اجماع اسی بات پر ہی پر عجب ہی کہ بعضے لوگون کو آیات و احادیث کی سند بتاؤ تو کہتے ہین کہ فقہ کے
سند بتاؤ ہم کو قرآن و حدیث کی سمجھ نہین ہی جب فقہ کی سند بتاؤ تو دلائل عقلی و تاویلات رکیکہ سی
اُسکو باطل کیا چاہتے ہین اب کوئی دوسری دلیل کہان سے لاوے کہ انکو بتاوے و انہون نے علم منطق اسیواسطے
از بر کیا ہی کہ منطقی تقریر دن سے حق کو باطل اور باطل کو حق کرین غرض نفسانیت و حسد و بغض کے علاوہ
سی ہر صحیح بات کو باطل کرنا واجب جانتے ہین غرض انکی یہہ ہی کہ اپنی بات نیچا دیکھے ور حقانی لوگون کے
بات کو بہی سچ نہ مانے لیکن یونہی نمانے تو مضایقہ نہین پر دہابی ٹہر اکر نمانا اس نقل کے مطابق ہے
نقل ایک بکری کا بچہ پیاسا ہوکر ندی پر گیا دنہان دیکہا کہ بہیڑیا پانی پی رہا ہی یہ غریب دور جاکر نیچے
کیطرف پانی پینے لگا بہیڑیے نے بدذاتی سے دیکہا سو اُسسے کہا جانیکا ارادہ کیا سو گہرک کر بولا کیون تُونے
پانی گدلا کر ڈالا اُسنے عاجزی سے کہا کہ آپکو دیکہکر مینے اسلیے نیچے کیطرف آکر پانی پیا تہا آپکا دل
اور پانی میلا نہو بہلا نیچے کیطرف سے میلا پانی اوپر کیطرف کسطرح جاویگا بولا چپ بے ادب منہہ زور سے
کرتا ہی تُونے مجہے گالیان بہی دی ہین اس مسکین نے پوچہا کب بولا چہہ مہینے ہوئے اُسنے کہا خود عمر
میری چار مہینون کے ہی تب بولا ابے پہر شوخی کرتا ہی ابے تو نہین تیرے باپنے دی ہونگی اُسنے
کہا قبلہ کہا جاتا ہو تو یونہی کہا جاوے الزام رکہکر کہانا کیا ضرور ہی **نقل** ایک بقال کی بکری کا بچہ
کُتّا لیگیا بنیئے نے تہہانے اسکے پاس کہولکر پوچہا کہ تیرا میرا کچہہ دین لین نہین تونے کس حساب
سو میرا مال لیا کُتّے نے کہا ہتو بنیا بولا ہتو سے لاچار ہون پر کہاتے بہی مین تیرا نام نہین سو
ان گرگان معنوی کے ناحق بدنام کرنے سی اور سگان دنیوی کے ہتو ہتو سے لاچاری ہی نہین تو انکے
پاس وہابی کہنے کی کوئی دلیل معقول نہین ہی طرفہ تر یہہ ہی کہ جاہل تہ تہ پرستون بلد فریبون
کے بطرو ہون و ہون سے عجب تر ہندچی ہی کہ لنگڑے چوپٹے گنگے بولے زن مرید جنکو نہ مسئلہ پوچہنے
کی گت نہ تحریر کی قدرت نہ تقریر کے طاقت نہ سُنی سمجہنے کی قوت نہ انکی قابلیت علما کی مجلس کی لیاقت
سو وہ بہی معتقدون مین لیے اختیار ہاتہہ پاؤن جہاڑنے لگے کان کان عو عو سے ناحق
مغز خراشی کرتے ہین جو منہہ مین آتا ہی سو بکتے ہین کوئی کہتا ہی کہ حضرت پیر پیرجان تشدد

کوئی کہتا ہی کہ شیخ شدو کی نیاز ج و بیٹھر کے گہر ہو تو ہم ہی ہم جب کر منگلی کوئی بولتا ہی یار دوھ بیون
نے تو بالکل نجر نیاز بند کر دی تہی پر ہمارے حضرت نے فراج کہہ کہہ کر سب لیا کوئی کہتا ہی
وہابی پہکر پر نہین چلتی کوئی یہو نکلتا ہی کہ سقات کے منکر ہین کوئی کہتا ہی ساہ شرب کا بکرا
گرٹپ کوئی کہتا ہی مبتہی صاحب نے کا جی وہابی بنا ڈالا غرض خلل اندازون نے دین مین
عجب طرح کا رخنہ ڈال کر شور مچا رکھا ہے ۰ اشعا

یون جلین جو خلیل پہ نمرود
جوان افعال بد کا مانع ہو
جھوٹے گذ رانین لاکے اُسپہ شہود

کیا غضب ہے کہ جو جیتے ہین فسق و فجور
کوئی سُنّی عاقبت محمود
مالدارون کو قبلہ جانتے ہین

راست گو حق پرست و اخدا پر
صاف کرتے وہان کو حق و سجود
نام اُسکا وہابی رکہتے ہین
دینداروں کو بد کہین مردود

تمامی کتب اسلامیہ مین لکہا ہی کہ وہمی گمانی قرینون سے کسی مومن کے حق مین بدگمانی ثابت نکیا
چاہئے اور جبتک کسیکی کلام مین احتمال خیر کا ممکن ہو شر پر احتمال کرنا روا نہین **سوال** ایک ظاہر
فاسق رسمی مسلمان علانیہ فسق و فجور کر نیوالا باپ دادون کی رسمون پر چلنیوالا کسی مسلمان ظاہر العدالت
پرہیزگار پر کلمہ کفر و احتمال بدی کی تہمت بے بینہ شرعیہ کرے باوجودیکہ وہ مسلمان کفر و بدکاری سے
انکار کرتا ہو تو وہ تہمت لائق قبول کے ہی یا نہین **جواب** ایسا فاسق معلن مسلمان ظاہر العدالت
پر بے گواہ شرعی تہمت کرے تو مسلمانونکو باور نہ کرنا چاہئے تنویر الابصار مین ہی کہ گواہی
دیوے کوئی کسی مسلمان پر مرتد ہی کے حالانکہ وہ منکر ہے تو اس مسلمان کا مزاحم نہو اچاہئے
کیونکہ اُسکا انکار صورت توبہ کی ہی **سوال** جن مسلمانون کے سامنے وہ تہمت ظاہر کرتا ہی
اور وے مسلمان اُسکے منع پر قادر ہون تو ان مسلمانونکو کیا کہنا چاہئے **جواب** اُس مسلمان
ظاہر العدالت کی مدد کرنا اور اُس فاسق کو مقدور بہر منع کرنا کہ حقوق اسلام ہی حضرتؐ نے فرمایا ہے
اگر مسلمان کی ذلت ہو کسیکے سامنے پس مقدور ہوئے جو اُسکی مدد نہ کرے خوار و رسوا کریگا اُسے خدا تعالے
حاضران قیامت کے سامنے اور فرمایا علیہ السلام نے جو اپنے بہائی مسلمان کے آبرو لینے والے سے مزاحم
ہوگا اُسکے غائبانہ تو اللہ تعالے اُسکو دوزخ کی آگ سے نگاہ رکہیگا **سوال** ایسی تہمت دینے والے کے حق
مین کچھ وعید ہی **جواب** حقتعالے نے سورۂ احزاب مین فرمایا ہی جو لوگ کہ ایذا پہونچاتے ہین
مسلمان مرد و عورتونکو اِس بات جو انہون نے نکیے وہ کام البتہ بوجہ بہتان اُٹہا لیا ہے ظاہر گناہ

ستاروں اٹھاتے ہیں اور فرمایا علیہ السلام نے جو شخص ہو کہ کسی مسلمان پر عیب لگاوے کہ عیب دار کرے اُسکو ناحق تو عیب دار
کرے گا اُسکو اللہ تعالے اُسی عیب سے آتش دوزخ میں قیامت کے دن روایت کیا اِسکو بیہقی نے
شعب الایمان میں ابی ذر رضی سے اور فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کہے کسی مُسلمان کے حق میں وہ چیز کہ
نہیں اُسمیں تو ٹھہراویگا اُسے اللہ تعالے دوزخیونکی لہو و پیپ کے گڑھے میں ستو جاننا چاہیے کہ
اُن کے نزدیک ہم تو نادان ہیں کہ سلف اولیا کی سنت ہم سے خود بخود ادا ہوئی
ہے دیکھو اگلے حاسدون نے بایزید بسطامی کو انکے رفیقون سمیت بستی سے نکالدیا - ذوالنون مصری کو
طوق و زنجیر کر کے بغداد کیطرف لیگئے ابو سعید خراز اور سہیل بن عبداللہ اور شبلی و سید احمد
کبیر رفاعی اور امام ابوالقاسم اور بخاری اور عبدالحق اور امام محمد غزالی اور قاضی
عیاض اور ابوالحسن شاذلی اور عبداللہ بن زبیر اور حضرت امام اعظم اور حکیم الٰہی ثنائی اور شیخ
اکبر صوفی سرمد اور بہت سے علما و متقدا اور اولیا کو اسلام کے دعوے کرنیوالے حاسدون نے
کیسیکو کافر کہا کیسیکو ملحد ٹھہرایا کیسیکو زندیق کیسیکو رافضی کسی پر کچھ بہتان کر کے قتل و قید کروایا ڈاڑھیاں
کھچوائیں درّے سے مروائے شہر سے نکلوائے اور حضرت مجدد الف ثانی کے ساتھ بدعتیون نے کیسی کیسی شرارتیں
کیں کہ مکہ سے جاری و ثبت ہے کہ مفتیون نے تفتیش سے انکے کفر کے لکھوائے اُن بزرگوارون کو اس سے کچھ
ذلت نہوئی کیونکہ وے مجبور اور مظلوم تھے ع جو راہ اس در کا مہربانی ہے
موت یہاں عین زندگانی ہے * ہم لوگ بھی تمہاری بدولت ان بزرگوں کے جیسے مجبور و مظلوم اور
انکی غلاموں میں ہیں اسلئے ہمیں بھی قید و اخراج سے کچھ ذلت نہیں بلکہ عین عزت ہے قید میں
گرفتار ہونگے شرک و بدعت میں انشاء اللہ بہشت کے شہر سے نکالے جائینگے مگر سنت و جماعت سے
نہ نکلینگے قیدی بنینگے پر بدعتی نہونگے یہاں کی طوق و بیڑی قبول ہے پر بیڑی بیڑی ہنسلی طوق
نذر لغیر اللہ وغیرہ ہمکو نامقبول کیونکہ یہاں کی قید و طوق بیڑی دو روزہ سہل و گذشتنی ہے اور انکی
قید و طوق و زنجیر ہمیشہ و سخت و ماندنی ہے اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ یزیدیون نے بہت کیا
تو پانی حسینیون پر بند کردیا حسینیون نے آب کوثر کی امید پر بدعتیونکے کہنے کو نہ مانا جام شہادت
پی لیا انکی طمع ظاہر اُن کی حکومت پر انکی نظر عاقبت کی سلطنت پر تھی سنی حسینی ہیں بدعتی یزیدی
ہیں اور حقانی لوگونکا وعظ نفسانیون کو اسواسطے پسند نہیں کہ حقانی کلام کی تاثیر سے قائل ہوتے

ہوشیار ہوجاتے ہین اور بُری کامون سے باز آتے ہین نیک کامون کیطرف متوجہ ہوتے ہین پہر گنگے علما
کو نام رکہتے ہین کہ اُنہون نے کبہی نیک کامونکی نصیحت نہ کی اور بُرے کامون کی مذمت نہین
سنائی یہہ کہنا اُنکو دشوار و گران گذرتا ہی اپنی سرد بازاری کے ڈر سے رشک و حسد کے مارے خدا
فراموشونکو اُلٹے سمجہتے پڑہا کر اپنے ساتھ لئی تہمتین تراشتے پہرتے ہین اور ایذا رسانی کے درپے ہوتے
ہین تا ہیسے راہ پر آئے ہوئے ناصحون سے نفرت کرکے پہر ہماری ہی مستند رہین اور جو حق گو کہ عوام کے
رسم و عادت کے خلاف باتونکو منع کرتے ہین یہہ لوگ اِن لفظون کو کلمہ کفر ٹہراکر واہی تباہی بکتے
ہین تا حقانی لوگ ابن الغرض فسخ کے نقارچی دوستون اور دشمنون کے ہاتھ سے تنگ ہو دین اور پہر
حاکمون کو وہابی کا معنے دنگہ باز فتوری سمجہا کر غیر واقعی باتونکی تہمت مرحین لگا کر فسادی ٹہراتے
ہین تاکہ کہین ٹہرنے نپاوین سبحان اللہ اِن بیرنا بالغون نے سمجہ رکہا ہین آیۃ شریفہ اَرْضُ اللّٰہِ
وَاسِعَۃً شاید مُلّا سی نہین پڑہا اسپر جاہلون کے خیر خواہ بہتان کرتے ہین یہہ وہابی قرآن کے
معنے اُلٹے کرتے ہین اور تمکو بہکاتے ہین وے نادان اُنکے جبہ و دستار پر اُنکو سچ کہنے والے جانتے ہین
اور اُدہر ہی پہیل پڑتے ہین خیر کچھے لوگ اُن خناسون کے چکنے چپڑے طمعدار باتونپر فریب
کہا جاوین یا اُنکی دہمکیون سے ڈر یوسکتے ہو کر اُنکی سے گانے لگین تو خدا اور رسول کا کیا بگڑا اور
نصیحت کرنیوالونکا کیا نقصان ہوا مرید و شاگرد اگر پھر گئے تو پیر اُستاد کا کیا بگڑا اسا لیانہ ندرانہ
اول ہی سے نہ لیتی تھے جو مقرری نذرانہ مین خلل پڑ گیا اتنی کہہ جاوے اور حضرت سے کتنے منافق پھر گئے صحابہ
اور اہلبیت سے کتنی رافضی و خارجی پھر گئے اماموں دین سے کتنے بیدین بدل گئے لیکن خدا نخواستہ اُن
حضرات کو کچھ نقصان نہوا اُلٹا اُنہین کا نقصان ہوا سچی نصیحت نہ ماننا اور سچی نصیحت کرنیوالون سے
پھر جانا گویا قرآن و حدیث و فقہ سی بلکہ خدا و رسول و فقہا سی پھر جانا ہی ایسے بن پنیدون کے گرد و نز
کا پھر جانا ہی بہتر ہی خاشاک کم جہان پاک ناصح نے کہا نہ مرت کھا و پھر کسی نے ضد سی کہا لیا تو

نصیحت کرنیوالیکا کیا گیا

مثنوی

ایک بنیا ایک اندھی کا تھا یار
ربط تھا دونوں میں باہم بے شمار
باری یکبار ہی ہو دی ہم سفر
ایک جا اٹکا ہوا شب کو گذر
تھی پرانی قمچی اُس اندھی کے پاس
کچھ سفر کٹنے کے تھی اسکے نہ آس
یکبیک ڈورا گیا اُسکا جو ٹوٹ
ہاتھ سے قمچی گئی اندھی کے چھوٹ
تھی نہ خواہش اسکی چندان گو اسے
پر لگا وہ ڈھونڈنے ہر سو اسے
ڈھونڈھتا تھا اُسکو جو وہ ہر جا گیا

سانپ پکڑے ہاتھہ مین ایک آگیا
اُسنے اُس قمچی کو اچھا جان کر
تب پڑی آنکھہ اُسپر اک دانشور کی
کو ربولا مین دغا کہتا نہین
یعنی مین دن پہینک اوپر تو لے اُٹھا
زہر کا رنگین اثر اُسکو ہوا
تا زیان پہنچے نہ کچھہ اے مہربان

خوب نرمی پر جو اُسکی غور کے
بولا اے دل اُسکا مت مان کر
یکبیک گہبرا کے وہ اُٹھا پکار
ان دمونمین مطلقاً آتا نہین
کور تھا اس گفتگو کے درمیان
کاٹتے ہی سکے وہ اندھا موا
دیکھہ اور جان لوجہ کر اندھا نہ بن

جی مین سمجھا ہی یہہ قمچی اُڑ کے
روشنی اتنی مین ہوئی روز کی
مار تیرے ہاتھہ مین ہی اسکو تا
پاگیا اے دوست مین مطلب تیرا
سانپ کا تا جہٹ اُسکی جان مین
توبہی کالے سانپ کو قمچی نہ جان
زہر کو تو مت سمجھہ کالے کا من

بعضے نا ہنجار بیعت شکن اپنی شکر ہونیکی خجالت یہ کہکر ٹالتے ہین کہ انکی بدمذہبی دیکھکر ہم اُنسے پھر گئے سبحان اللہ عقل کے اندہون بینکے پہوٹون نے یہ کہاوت شاید نہین سُنی کہ پیر کرنا پہچان کر ان ڈال کی تقیتون کے ایسی ہے عادت ہی کہ پہلے اندہی کیطرح گر پڑتے ہین پہر پچہتاتے ہین پہلے ہی سے جانکر حقانیون کے مرید یا شاگرد ہوتے تو کیون پچہتانا پڑتا مگر حقیقت تو یہ ہی کہ یہ لوگ ابن الغرض ہین اور اچھی طرح سے بخوبی واقف ہین کہ یہ لوگ دیندار حق پرست سُنّی ہین مگر انکی طرف رہنے سے دنیا کا مزہ اور سب آرام چھوٹ جاتا ہی اور دوست آشناؤن سے لڑنا جھگڑنا پڑتا ہی تیجے کے پلاؤ کے پانچ آنے توشہ کی روٹی شب برات کی تہولی چپاتی اور فاتحہ دینے کے پانچ پیسے اور بھوانی کا بکرا کاٹنے کے دو پیسے اور کارن بنگا چھوٹ جاتا ہی عُرس میلے مین جانا ناچ دیکھنا موقوف ہوتا ہی اور بڑے لوگ دنیا دار جو پیر اُستاد کے مخالف ہین اُنکی گھر کے رسم رسومات کے کھانے ہاتھہ سے جاتے ہین سو بہت سوچ سا سمجھکر شیطان نفس کے مشورے سے اُستاد و پیر کے عاق بنکر انکو وہابی کہنے لگے تاکہ لوگ جانین کہ یہ بڑے مسلمان ہین کہ پیر و اُستاد و دوستون کی مروت بہی نہین کی دین کے حرارت کے سبب پیر و اُستاد و دوستونکو بہی چھوڑ دیتے ہین یہ لوگ ظاہر پرستون کے پاس دیندار ٹہرے مگر دل تو جانتا ہی اور دیندار تو انکی مکر سے واقف ہی ہین کیونکہ مُلّان بچے کو تنخواہ جلد نہ ملنے سے سبق یاد نہ کرنے کے بہانے سے مارتا ہی تو ملّان اور بچہ مارنے کا سبب جان لیتے ہین ایسا ہی ان منکرون کا انکار دین کے سبب سے نہین یہ سب دنیا کے سبب سے ہی جو مذکور ہوا اور خدا کی پناہ خود اپنے عُمر کفر کے کام کرتے ہین اور مسلمان کے بال برابر عیب کو پہاڑ برابر سمجھکر مشہور کرتے ہین بلکہ

اسکے ہنر کو عیب لگا کر اپنی شرک و بدعت سے بہتر جانتے ہین جیسا **نقل** ہے کہ ایک مردود لوطی نے مسجد کو
خالی دیکھکر لواطت مین مشغول ہوا اتفاقاً کسی نمازی کا وہان گذر ہوا اس حرکت نامعقول کو دیکھکر
رُخ تھوکرکے پیچھے پہرا وہ جو نیک کام مسجد مین کر رہا تہا مسجد کے بے ادبی سمجھکر حرارت اسلامے
وغیرت ایمانی سے جھنجلا کے کہنے لگا بہلا اے ملعون کیا کرون کام مین ہون نہین تو تو خدا کے گھر
مین تھوک کر میرے ہاتھ سے بچکر جاتا سو دیکہتا ہے ویسا ہی انکا حال ہے کہ اپنی شرک و کفر و بدعت اور
فسق و فجور کو نہین دیکھتے بلکہ اچھا جانتے ہین اور مسلمانون کی عیب جینی کرکے اپنی دینداری
اور سُنی پنا جتاتے ہین اور بعضے وہمی شک مین پڑے ہوئے ہین کہ خدا جانے حق کسکی طرف ہے سنجالے
مسلمے کا دعوی کرتے کرتے عمر گذر گئی مگر ابتک دین کے تحقیقات کا اتفاق نہوا شک و شبہ مین مذہب
ہین انکی ویسی کہاوت ہے جیسی **نقل** مشہور ہے کہ ایک عورت کا خصم مدت سے پردیس مین جا کر جورو کے
نان و نفقہ سے بالکل بے خبر ہو گیا تہا خط کے جواب تک بہی بے پروا تہا ایکبار جورو نے خط مین لکھوایا
کہ تیری جورو رانڈ ہو گئی تو جلد آ خصم نے یہ سنتے ہی پگڑی پہینکی مار بیٹھ زار زار رونے لگا لوگون نے
پوچھا خیر تو ہے کہا خیر کہان کی بیر ہے گھر اجڑ گیا لوگون نے پوچھا کسطرح کہنے لگا میری جورو رانڈ ہو
گئی تب لوگ ہنسنے لگے تو کہیا نا ہونے لگا لوگون نے کہا اے بیوقوف تو تو جیتا بیٹھا ہے جورو کیسے رانڈ ہو گئی تب تو
سوچکر کہنے لگا کہ تم بہی سچ کہتے ہو مگر گھر کا خط ہے کیونکر نہ اعتبار کیا جاوے اور ایک **نقل** اسے زیادہ
عجیب ہے کہ ایک مغل کا لڑکا طالب علمی مین ایسا مستغرق تہا کہ دنیا و مافیہا سے بیخبر تہا رات بہر مطالعہ
سے کام رکھتا تہا جوان جورو کیطرف مخاطب نہین ہوتا تہا ایک روز شفیق باپ نے کہا کہ بابا من خلقت
مرد کی عورت کیواسطے اور عورت کی مرد کیواسطے ہے کہا کہ بہت ہے باپ نے جب اسے نابلد پایا تو کہا
کہ چند روز مطالعہ موقوف کر اور دوسرے دو ورقی کتاب کے مطالعہ مین مشغول ہو کہا کس طرح بولا
کہ اپنی بی بی کی ناف پر کن انگلی رکھکر ناپ جہان انگوٹھا لگے وہان خول کر اس طویل القد نے
جو ناپا تو انگوٹھا کسی اور جا آ کر ٹہرا وہان بموجب وصیت باپ کے دخول کرنے لگا بی بی نے کہا ہان ہان خدا
منع فرمودہ است اسنے کہا خاموش باش پدر من ہمچنین گفتہ است اسیطرح یہ نئے لوگ بہی یہی جواب دیتے
ہین کہ یہ چال باپ دادے سے چلی آتی ہے اور یہ لوگ عمل انکا بہی خوب جانتے ہین جنکو یہ لوگ ہادی کہتے ہین
پر کیا کرین انکا کہا نہ مانین تو لقمہ تر ہاتھ سے جاتا ہے بے علم بیچارے شیطانی وسوسے ڈالنے والونکے

فریبی باتون سے کار داندیشی مین پڑتے ہین کہ خدا جانے کون سچا ہی؟ لوگ تو قرآن و حدیث بتاتے ہیں اور وہی بھی یہ کہتے ہین کہ اگلی لوگ نادان تھے پہر کثرت کو دیکہتے ہین جسطرف کثرت ہو اسطرف آنکھ بند کرکے گر پڑتے ہین اتنا جانتے نہین کہ اکثر جہوٹھ کیطرف لوگونکی رغبت ہوتی ہی اور سچے لوگ کم ہوتے ہین نوح علیہ السلام کیطرف تہوڑے سے ایماندار تھے اور بت پرست لوگ بہتیرے ایسے ہی ہر انبیاء کیطرف تہوڑے ہی لوگ ہوا کرتے تھے حضرت امام حسینؑ کیطرف بہتر آدمی تھے عبید اللہ بن زیاد کے ساتھ چالیس ہزار اور جو لوگ کہ جان چکے ہین کہ یہ لوگ حقیقت مین سچے ہین مگر بڑے بڑے لوگ جو ان کے طرف نہین ہین تو بڑے لوگونکی خوشامد سے اور انکی شرارت کی خوف سے جان بوجھکر باطل کیطرف ہو جاتے ہین بعضے دونو طرف کو سنبھالتے ہین مولانا روم فرماتے ہین ع ہم خدا خواہی و ہم دنیا دون ۔ اینخیالست و محالست و جنون

مثنوی

ایک صاحب کے قبیلے دو تھے جال

ایک تھی بوڑھی و دیگر نوجوان
وہ جو تھے دو جورو انکے بس بڑے
نیند مین غافل وہ انکو پاکے تب
یعنی جب جا ئینگے سارے سفید
رات دن کرنے لگی اس سے جنگ
جب وہ رہتی نوجوان جورو کے گہر
موچنے سے لیتی وہ انکو نکال
یعنے وہ بھی پیرن مین نوجوان
ہوگئی اس کام مین داڑھی تمام

بارہی بارہی تھی وہ ہر ایک بار
بال داڑھی کے انہین بس پڑے
بال داڑھی مین جو انکی تھے سیاہ
ہوگی جورو دوسری تب ناامید
کچھ غنیمت مجھکو تب جانے گا یہ
تب وہ غافل پاکے کرتی یہ ہنر
جی مین کہتی یہ سفید ہی جائیگی
کیا غضب ہے مین کہان اور وہ کہان
دین اور دنیا کے جو ہین پائمال

تا نہو وے کوئی دونو سے اداس
ساتھ بڑہیا کے وہ سوجاتے جب
انکو قینچی سے کترتی خواہ نخواہ
جانکر بوڑھا اسے وہ ہوگی تنگ
جو کہونگی مین اسے مانیگا یہ
جتنی داڑھی مین سفید انکی تھے بال
سرت رہنین اس بات کی جب آئیگی
الغرض وہ تو یہی کرتی تہین کام
یہ مثال انکے ہے رنگین حسب حال

سوچ لے دنیا سے ظالم ہاتھ اٹھا ۔ دیکھ دونو مین سے ہو وے ایک کا

یا تو دنیا ہی کے سارے کام کر
گرد آ بہٹکے نہ دنیا کے ہوس
ہین جو دنیا دار انہین نام کر
اور جو تو دونو کا رکھیگا خیال
کام کر یا دین کا ایسا کہ بس
تو نہ داڑھی کا بچیگا ایک بال

حقیقت یہ ہی کہ جبتک ایکطرف کا نہو وے تبتک دیندار حنیفاً پکا مسلمان نہوگا منافق کہلاویگا اور بعضے جاہل ایسے منہ زور ہین کہ بید شرک بکتے ہین اور کہتے ہین دونو مولو ہ جہنم مین جا ویز

دونو جہوٹے ہین انکی مشتانہ اُنکی ماننا اپنی قدیمی رسمون پہ چلے جانا معاذ اللہ نفسانیت کے جہگڑو نکا یہ نتیجہ ہی اور ان خدا فراموشون کی چاہتیون یہ وعظ حقانے ہونے سے سانپ پہرتے ہین اور رات دن اسی فکر مین ہین کہ قرآن کا وعظ نہونے پاوے اور ابوجہل کی طرح ایک ایک دنیا دارون کی خوشامد کرتے پہرتے ہین اور انکو سمجہاتے بہکاتے ہین کہتے ہین کہ یارو تمہارے باپ دادا کا دین بگڑتا ہی خدا کیواسطے قرآن کا وعظ کسیطرح بند کرو تو تمہاری ہماری آبرو رہتی ہی غرض انکی یہ ہی کہ قرآن کا وعظ نہونے پاوے ایسے لوگ دونو جہان مین نامراد ہین اور غضب تو یہ ہی کہ خداپرستون کی ضد سے ایسی ہی تباہی باتین بکتے ہین کہ دین کے دائرے سے خارج ہوجاتے ہین **نقل** ہے کہ ایک پوربی کے پاس لوٹا ہوا لوٹا تہا اُس غریب کے پائخانے سے فراغت پانے تک سب پانی ٹپک جاتا تہا اُس بیوقوف نے سمجہا کہ لوٹا مجہہ سے ضد کرتا ہی ایک دن پہلے ہی بدست لیکر پاخانے کو بیٹہا اور لوٹے سے کہا کیون بچے تو رہی ضد چلی کا موری **نقل** ایک ہندو اور ایک مسلمان کہیں جاتے تہے مسلمان نے بسبب نہونے پانی کے بند ہو رگئے ہوئے پتہرون سے پاکی کرلیا ہندو نے کہا یہ کیسا حرامزادہ ہی کہ دہرم کی چیز کو حقیر جانکر پہینک دیا پہر چپکے ہو کر اُسنے مسلمان سے پوچہا ای مسلمان تو راکہشسدی کون ہی مسلمان نے آٹا اور کانج کی پہلیا بتا کر کہا کہ یہ ہی ہندو نے ضد کے مارے دس پانچ پہلیان لیکر زوری تو بدست لیا مگر کہجلاتے کہجلاتے حیران ہوا اور کہا کہ او مسلمان تو راکہشسدی نہل جبر دست ہی حاصل یہ ہے کہ ضد کا انجام بد ہی سب سے ضد تو ضد خدا و رسول و شریعت سے کیا ضد نہ ہمہ بازی بپش یا با ہم بازی سوکن کے جلاپے سے خصم کو مارنا بیجا ہی بہلا صاحبو ان حقانیون پر غصے ہوتے ہو تو کتا بین دیکہو کسی فقیہ نے باب الجنائز مین بہی تیجا دسوان چالیسوان برسی وغیرہ کی ترتیب نہین لکہا روح نکالنا کہوٹ پہرنا مرنے کے دن میت کو مُردون مین ملانا اور ثواب پہونچانیکے دن تاریخ مقرر نہین کیا اور لیپ پوت کر فاتحہ چہوٹے پر دینا اور جنازے پر پہولون کی چادر سہاگن کے جنازے پر لال چادر کنواری کے کہاٹ کو پہرا مارنا جنازے کے سرہانے روٹیان قبر کا غلاف عرس کا میلہ وغیرہ نہین لکہا باب النکاح مین ہلدی مہندی تیل برّی سانچق ہری بیل تورن کنگنا سہرا بیاہ چڑہانا رتجگا اللہ میان کا رحم نادانون کو کہلانا گود کا ناریل شب گشت پہیلے چاول دن کو کہانا

ساچق بہری نے مہندی لگانا دولہ کے ہاتھہ توڑ کر سالینی نولے کہلانا اُس دولہ کو لنگڑا سمجھکر دوسرے نے گہوڑے پر بٹھانا لال کپڑون سے جورو کو نماز پڑہانا نماز پڑہانے والے نے پانچ پیسے لینا اور ہر جمعہ کے بعد بی بی پرسی کی نیاز دینا ست سوہاگنان کہلانا چوک بہرنا سمدہیونکے گلے مین جوتیان پہنانا جوبے کے باسن مین بسن وغیرہ بہرنا سمدہیونکو گالی دینا چوتھے میز بینگن پیاز مارنا محرم مین دولہہ دولہن کو جُدا رکہنا دولہے کے ہاتھہ مین کٹار دینا اور گلے مین مالا پہنانا جلوہ ٹونے ٹوٹکے کا حال کسی کتاب مین نہین باب العقیقہ مین چھٹی چلا اوبٹن چاشنی منڈن سالگرہ گود بہرنے ستوا سا کہیر کہلانے وغیرہ کا ذکر نہین باب النذر مین کونڈا اکند دری دسترخوان رابعہ بصری کی کہچڑی بی بی کی صحنک بڈہے باپ کا روٹ امام ضامن کا پیسہ بیڑی بتہ ہی تسبیل طوق تعل چاند تہ تا ترت بی بی کے کہرچنے بی بی گرج کا ساگ روٹی بی بی آگٹ سمٹ کی گڑکی روڑہی بی بی چٹاپٹ کے سپاریان پیر ملاؤ کے روٹی پیر بہولے کی اوجہری سید احمد کبیر کے گائے شیخ سدو کا بکرا شاہ راول کا مینڈا نجیب الارنہ کا مرغ وغیرہ کا حال نہین لکہا اگر بڑے مرد ہو تو ان اماموں کو وہابی سمجھکر انپر غصہ کرو عوارف المعارف فواد الفواد طحطاوی درالمختار - ہدایہ عنایہ - نہایہ - کفایہ - مشکوۃ بخاری مسلم وغیرہ کتابونکو پہاڑ ڈالو یہ بیچارے تو انکے تابعدار ہین ان پر تمہارا غصہ بیجا ہے اگر ان اگلون کے مسلون پر راضی نہین تو اپنے آپ کو سنت جماعت امت محمدی مت کہلاؤ شکنبہ پیر کے تابعدار یا اگلے بڑے جو شیخ زعفران مشہور تہے اُن کی اُمت کہلاؤ اے یارو تمکو کیا شامت لگی کہ اگر نبوی طریقہ کو کوئی چہوڑ دے تو اسکا ایک بال بہی ٹیڑہا نہین کر سکتے اور اگر کسی نے تمہاری ابوی طریقہ مین ذرہ بہی کم و بیش یا تغیر و تبدیل یا تغافل و تساہل کیا تو اسکے جان کے دشمن ہوتے ہین مخلوق پرستون نے ایک نیا ڈہب ایسا نکالا ہے کہ جس سے بری رسمین شمشی بنا دین اور توحید و سنت مین خلل آجاوے بلکہ طریقہ سنت کو نیا طریقہ سمجھکر چہوڑ دین شک مین پڑ جاوین اسیواسطے فریبی لوگ حدیث تہتر فرقون کے عوام کو سنا کر کہتے ہین کہ یہ وہابی بہتر فرقون مین ہین اور ہمارا طریقہ سنت و جماعت وے دوزخی ہم جنتی اسکا **جواب** یہ ہے کہ حضرت نے جنتی فرقے کا نشان آپ ہی

فرما دیا ہی تا کہ شبہ نرہے کہ جو میرے اور میرے صحابہ کے چال پر چلیگا وہ جنتی ہی اور اس فرقے کے اکابرونکا پتا بھی بتلا دیا کہ جو دین کی راہ درست کرینگے اور میرے طریقے کے فساد کو جو میرے بعد ہوگا اصلاح کرینگے آپ یہان انصاف کیجیے کہ دینداروں کا ارادہ اور کوشش یہی ہی کہ توحید الہی اور سنت رسالت پناہی جاری ہو اور مخلوق پرستوں کو رات دن یہی خیال ہی کہ کسی حیلہ سے باپ دادا کی رسمون مین خلل نہ پڑے انکو شرع و وزن سی دلیل کے تلاش ہی کہ کہین سے کوئی سند یا کوئی حیلہ شرع کا بدعت کے کرنیکے واسطے لیجایا جاتا دستاویز کے طور پر ملجاوے

نظم

هم روایات قوی محکم ست	قول احسن خبر د آیه ناسخ ست	نیز آیات و حدیث محکم ست
روز محشر پیش حق رسوا شوند	قول علما آنچه نیکو راست ست	آنکسان عمل بر آن هم کنند
اینکسانند صاحب عقل وکمال	اینکسانرا حق هدایت کرده است	راه جنت در جهان بنموده است
عمل بر آیات متشابه کنند	رهنمای بندگان ذو الجلال	و آنکه بر آیات منسوخ عاملند
آنکسان بی عقل ومجنون جاهلند	بر حدیث نسخ و متشابه روند	عمل بر اضعف روایتها کنند
بهر زر احکام حق پنهان کنند	که هوای نفس را تابع شوند	مال مردم از ره باطل خورند
	بهر آن اضعف روایتها دهند	بهر جاه و زر خوشامدها کنند

جب ناجی فرقہ اہل سنت وجماعت کا حضرت کے فرمانے سے وہی ٹھہرا جو حضرت و صحابہ کے طریق پر مستقیم ہین اب اہل انصاف سی دادخواہی ہی کہ اسوقت حضرت اور انکے یارون کے طریقے پر کون چلتا ہی اور اس طریقے پر لوگون کو کون بلاتے ہین اور سنت کے رواج مین اور بدعت کے مٹانے مین کون کوشش کرتے ہین اور بدعتیون کے طعنے و ایذا کون سہتے ہین اور بری رسمون کے مٹانے مین ذلتین کون اٹھاتے ہین امر معروف اور نہی منکر کے سبب گالیان اور مار کون کھاتے ہین سوا اللہ و صحابہ کے تابعداری مین کون شہر بدر ہوتے ہین اور جان سے گذر جاتے ہین سو دریافت کرو اب نام کے مسلمان فرقہ ناجیہ سی بالکل خارج ہین اگر شک ہو تو صحابہ کی شادی میت وریت رسم ورواج کو اپنی شادی اور غمی اور رسوم سے مقابلہ کر کے دیکھین موافق ہو تو ہم جھوٹے اور اگر مطابق نہو اور مخالف ہو تو بس دعویدار جھوٹے

ف فائدہ اس کج ادائی کا نہ سمجھا مین کبھی * اسقدر رہنے

سے کیون بیزار ہین + انجدا انپر کرم سے توکسی موسیٰ کو بہیج + سیکڑون مانند فرعون اتبو دعوید اہین
خبثہ ہی پرست شدہ ہے پرست نجوم و فال کے معتقد اہلبیت صحابہ کر دشمن شرع کے مخالف قدریہ
جبریہ دہریہ حلولیہ وغیرہ بہی سبہی کو ناجی جانتے ہین جسطرح رسمی مسلمان باوجود مخالف شرع کے
اپنی کو سُنّی و فرقہ ناجیہ والے جانتے ہین آنہم غلط اینہم غلط انکا سنت جماعت بنا بی بی تمیزہ کا
وضو ہی کہ ہزارہا جنابتون سے ٹوٹتا ہی نہین اسیطرح انکا سنت جماعت بنا شرک وکفر و بدعت
کی رسمون سے جاتا نہین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہرچند کہ اس سے پہلے بہی علمار دیندار
و فضلار حالیمقدار نے مختصر یون کر جوابات دندان شکن و رفع شبہات عوام مرد و زن کے
لکہے ہین مگر شمہ سی لوگون کے تسلے خاطر نہوئی اور شبہ رفع نہوا اور تسلی خاطر تو ہونا غیر ممکن ہے
اگر شک ہوتا تو البتہ رفع ہوتا اور دین کی تحقیقات ضرور ہوتی تو اپنی کتابین ان مسائل سے
مطابق کر کر صاف ہو جاتے یہ لوگ تو جان بوجہکر تجاہل عارفانہ سی نفسانیت کر رہے ہین انکا
شبہ دور ہونا امر محال ہی لاکن یہ عاصی نیز اور اپنی دینی بہائیون پر سے تہمتین نا معقول تر شیدہ
بو الفضول رفع کرنیکے لئے اور مسلمانونکو بدگمانی کے گناہ سے چہوڑانے کیواسطے اب بہی بعضے
اتہامات کی رد انہین کتابون سے تالیف کرکے لکہتا ہی تاکہ اہل حق حق و باطل مین تمیز فرما دین
فصل اوّل مین ان تہمتون کا بیان ہی کہ بالکل اتہام و محض افترا ہی واسطے جوش مین لانے
خواص اور بہکانے عوام کے آب علمار فحول و فضلا ذوی العقول کو تامل و غور سے منکر شیخ
سے مستند رح کے قول پر اعتماد کرنا چاہئے ع بالست آنکہ مدعی گوید + پہلا افترا انکا اہانت آمیز حضرت
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے شان مین کہتے ہین دوسرا افترا انبیا علیہم السلام و اولیا
عظام و شہدار کرام کی ارواح کے توسل سے منع کرتے ہین تیسرا افترا چاروں مذہب کے اماموں خصوصاً
ابو حنیفہ رح کو برا جانتے ہین چوتھا افترا خطبے مین خلفار راشدین کا نام نہین لیتے +
پانچوان افترا حضرت محبوب سبحانی رح اور دوسرے اولیاؤنکو گالیان دیتے ہین چھٹا افترا
اجماع امت کی تابعداری سے منع کرتے ہین ساتوان افترا لوگون کو پہلے پیرون سے منکر اور
بد اعتقاد کر دا کر اپنے مرید کرتے ہین آٹھوان افترا درود شریف پڑہنا منع کرتے ہین
حاشا و کلا ہم حقانیون سے یہ افعال اقوال ناشائستہ کبہی صادر ہوئے اللہ سبحانہ و تعالے

تہمت لگانیوالونکو زرد رو و سیاہ رو کرے معلوم نہین کہ انہون نے یہ چال روافض و خوارج کی کس سے سیکھی ہے اصالۃً ہے یا وراثتہً کیونکہ یہ بہتان ویسے ہین جیسی صحابہؓ و اہلبیت پر رافضیون اور خارجیون نے کئے تہے اور اگر حقیقت مین جو کوئی ان اتہامات کے موافق کرے یا کہے اللہ کے پاس مردود اور مسلمانون کے پاس مطرود ہے رباعی سخن چین را تو انم چارہ اش کرد که من از خود نگویم او چه چیند * ولیکن مفتری را چارہ نیست * که او از خود سخنها آفریند

ابیات مظہر الحق کے اور یہ کتاب ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر پادشاہ غازی خلد مکان کے عہد مین حضرت سید مرتضی صاحب کے تصنیفات سے ہے مثنوی

وانکه بر اظهار حق انبیا
یا برآورند برون از شهر شان
مومنان صادق مخلص وے اند
از بشر ترسند و حق پنہان کنند
زان بیان امر و نہی منع کنند
چون ببینند فسق و بدعت خوش شوند
چون ببینند حالے باللہ را
خود حرام و ظلم و بدعتہا کنند
قبر و تصویر و ولے و مردہ را
ہم روا و نیک میدانند ورا
نیزہ ذا دل نذر و بالا نہا
یا روایات جواز آن دہند
ہر کہ منع از شرک و بدعت میکند
روز و شب او را مذمت میکنند
بہر سخن خویش حق را کنند
ناروا را زان روا جائز کنند

انبیا را گشتہ اند اہل ہوا
سکان ہمیکردند بہ خلق خاص و عام
از خدا ترسند و حق ظاہر کنند
آنکسان اہل نفاقند در جہان
ناسزا را زان منع توبہ دہند
چون منافق بشنود پند خدا
زو گریزند کین کنند رسوا مرا
بہر ہیچ یک بت پرستی میکنند
ہم زبر گور اولیا و زندہ را
زان ہزاران کلمہ گو کافر شوند
مینمایند کلمہ گویان سجدہ ہا
راضی و خوشدل ازین آنہا میشوند
بیم و تہدید از عذاب حق کنند
در نکاح و عرس بدعتہا کنند
بہر عز و مال حق پوشی کنند
ہر کہ حق گوید ورا غیبت کنند

زین سبب گشتند شاہ را ظالمان
امر عدل و نہی از ظلم و حرام
مومنان کاذب و نافق وے اند
کارہ و نار افکنند از مومنان
چون ببینند عمل دین غمگین شوند
میگریزد چون خر از تیر خدا
گو کلام موعظ و شرعی کنند
بہر طفلک مرد و زن کافر شوند
میکنند لوبیہ رکوع و سجدہ ہا
گرچہ دعوی دین و ایمان میکنند
ہر کہ مرد ظلم و بدعت میکنند
روز و شب تحسین خدمت میکنند
میخورند غصہ بر و بد میبرند
مرد و زن آلستہ نیک انہا کنند
بہر آن باطل و لائل آورند
ہر کہ پوشد حق ثنا و مے کنند

راه دین از بهر شو تنها تنند
مرد نادانان و هم دانا شوند
بهر فسق و غرض ایشان آن
اهل بدعت احتیاطها کنند
سبب هر فتنه ظلم و فساد
حق نمیخواهد که حق پنهان شود
وانکسان که کافرانِ فاسقند
گرچه لعنت دیگران بد فاسقان
کافران از بند حق بد مهتر ند
مرض حب مال و فسق و بدعتست
عالمان خود فسق و بدعتها کنند
یک گروه با نیکوان فتنه شما
اهل نیکی ... از نیکی کنند
متفق بر حق بوند اینها و شان
یک بهم بر قول اضعف شوند
فتنه ها پیدا گردند آنزمان
این فساد اکبرست اندر جهان
مختلف شکل بهم دائم جهان
عالمان چون بند تقوی نهند
جاهلان زین کفر و بدعتها کنند
زینج بدعت آنزمان کند شود
تا که بر ضی مرحق وارد شده
ملعون باشی حرام مطلقست

صادقا را بهر آن تکذیب کنند
گفت حق در شهر هم در ده آن
ظلم حق پوشی کنند بر مردمان
هر که گوید حق بدو تهمت کنند
این کار بد بحقیر شد اندر بلاد
آنکسان که مومنان مخلصند
تابع شیطان و راه بدعتند
چونکه حق پوشی نماید عالمان
مومنان بر پند حق خوش شد ازتو
او شود غمگین از اظهار آن
در نکاح اسراف و بدعتها کنند
کان نخواهند سوی نیکی خلق را
اندر آن شان متفق در خود بوند
گر شوند شان مسائل مختلف
یک دهد بر قول محکم فتوی ها
مومنان چون فرقه فرقه ها شوند
که بگردند فرقه فرقه مومنان
چون بگردند متفق در امر دین
جاهلان این برده فتوی مینهند
عالمان گر متفق در خود شوند
ظلم و جور عالمان افگنده شود
بر حرام و بدعت و بهتانها
زانکه بدوی نهی آمد از حق ست

زان هزاران مومنان کافر شوند
کرده ام اکثر اکابر مفسدان
یک گروه چند کرده بدعتها کنند
تهمتی کرده و را ایذا دهند
کافران خواهند که حق پنهان شود
تابع قرآن و راه سنت اند
گفتن حق لازم ست بر عالمان
آنزمان ظلمت شود اندر جهان
هر که در وی مرض طلب عزتست
بهر نا شر و غم خواهد کتم آن
گفت هر علما و شیخنا را خدا
از کلام الصمد و سنن مصطفی
وان دگر طلا کنند تائید شان
یا بگردند در خبرها مختلف
راه حق پنهان شود زین جهان
بغض و کینه درمیان خود ها نهند
تا آنچه گفته باشند عالمان
آنزمان جا بهی بگردد راه دین
چونکه شان بر مسئله اضعف روند
اتفاقی کرده دین جا بی کنند
بد بر نیکی و تقوی احب ست
بر رسوم کفر و فسق و ظلم ها
عالمان باید منع مر حق را

از روایات قوی فسق‌ها
زین شود جنگ و جدال مرمان
مختلف باشند و گردد فرقه‌ها
زان شود در مومنان بغض و حسد
در جهان پیدا بگردد فتنه‌ها
جدال هم بحث منافق از کتاب
ظلم و بدعت میشود محکم ازان
حزب الله عالمان بدعتی‌اند
حزب شیطان طریق بدعتست
متفق باشید در احکام دین
شکست کافران مشرکین
اتفاق از موجبات رحمتست
سبب اصلاحست بین المومنین
اتفاق عالمان در راه دین
امیان هم متفق بر حق شوند
این فساد اکبرست در راه دین
در ره دین بردو قسمست ای فلان
اختلاف اهل سنت صادقست
گروه در دین اختلاف اکثر ازان
زان کجی معنی قرآن حدیث
اعتقاد و عمل بردو جائزست

ور جدا از مسئله اضعف کنند
هم شود ظلم و فساد اندر جهان
زان شود پنهان حق در جهان
آن حسد در رو بکدیگر گشد
زلت علما و نامشروع شان
بهر باطل کردن راه صواب
حزب الله صالحان را ناصرست
حزب شیطان جمله اهل بدعتند
گفت حق ای انبیا و عالمان
مختلف هرگز نگردید اندرین
دافع الشر اتفاقست در جهان
اختلاف از موجبات آفتست
اختلاف عالمان در راه دین
دافع کفر و جراست بالیقین
عالمان چون مختلف در دین حق
راه دین جاری نمیگردد ازین
زان یکی حق و صواب و رحمتست
اختلاف اهل بدعت باطلست
وان بحرص مال و شرف عالمان
کج بفهمند کج بگویند در حدیث
در خطا و ضعف و بس آفتست

خود شوند گمراه و هم گمره کنند
مومنان چون در طریق مصطفی
هم رود زان اتفاق از مومنان
از فساد و اختلاف فرقه‌ها
حکم حکام مضل و ظالمان
برکند اسلام را از بیخ آن
حزب شیطان ناسزا حامی ست
حزب الله در طریق سنت ست
دین حق سازید جاری در جهان
وانکه بودن متفق در راه دین
مبدء شر اختلافست اندران
اتفاق عالمان در راه دین
موجب جنگست بین المسلمین
عالمان چون متفق بر حق بوند
مومنان بین فرقه فرقه میشوند
اختلاف عالمان و زاهدان
وان دگر کذب و خطا و فتنه هست
اختلاف فهم و طبع عالمان
گشته کج در راه دین افهامشان
اختلاف کان موافق محکم ست
کاندران جائز حرام و بدعتست

قال الله تعالى يا ايها الذين آمنوا ان تتقوا الله يجعل لكم فرقانا

گر بترسید از خدا ای مومنان | چونکه ترسید از امیر و حاکمان | آنچه فرموده خدا است آن کنید

وزحرام وظلم وبدعت روکشید

حدیث

دل سیه میگردد و میرد ازان
سود او را مید هد پند خدا
مرده است ایمان و دل هرکس را
زان نیارد او بجا احکام حق
بعض شان مر بعض را دشمن شوند
گرده گم آه از راه خدا
گرده اند گمراه زمکر و حیله ها
آن بشیطان این بگویند ای لعین
پس بگوید بشان ای مجرمان
وعده میدادم بغفران خدا
نفس اماره شما ای مجرمان
رو بگردانید از وعده خدا
من نبودم بر شما ای مجرمان
من کشانیدم نه در و جبرها
نفس اماره شما کردش قبول
پر حذر باشید از و بو جستجو
زانکه مکر من ضعیف ست نی قوی
ساختم باغی شما را از خدا
مشرکان و بدعتی و زغفلتند
هم بجنت دستها خج وگزند
کاشکی مایان نکرده در جهان
مر شما را حق همه نوری چنان
هرکه یک لقمه حرامی میخورد
چون نشناسد حق و باطل را ازان
او بترسد از عذاب قهر حق
نیست او را سود از پند خدا
در قیامت دوستان و آشنا
درمیان خویش سبب جنگ کنند
تابعان گویند که ما را ای خدا
تو بده دو چند ایشان را سزا
کرده ما را تو گمره در جهان
من نکردم مر شما را گمرهان
بر حرام و ظلمها عهد عذاب
بهر مال و شرف و لذات جهان
چون مراد انید دشمن ظاهرا
غالب و جبار و حاکم در جهان
لیک من خطره حرام و ظلمها
رو بگردانید از حکم رسول
پس مرا لعن و ملامت می کنید
مکر نفس و زن عظیم ست و قوی
من شدم بیزار زین شرک شما
چون بمیرند آن زمان آگه شوند
آن زمان زاری دوا دیلا کنند
پیروی مصطفی با قلب و جان
که نشناسید حق و باطل را ازان
طاعت حق ل وزنه او برد شود
زنده است ایمان و دل هرکس را
هم بجا می آورد احکام حق
او بترسد از عذاب قهر حق
درمیان خود شوند نا آشنا
یک دگر را هم بگوید تو مرا
اینهمه سردار ما و مقتدا
چون درآیند در جهنم مجرمین
ورنه ما بودیم مومن صالحان
من شما را در حرام ظلمها
حقها داده بود اندر کتاب
زود اجابت کرد او وعده مرا
پس چرا روی نگردید از مرا
که شما را کفر و ظلم و فسق ها
داده بودم در دل و سینه شما
با وجود آنکه حق این گفته بود
بل ملامت نفس خود ها را کنید
من سبب نفس اماره شما
بل مرا کردید انبار زخشم
از حرام و ظلم خود غمها خورند
کاندران آتش زنده شان تنند
کاشکی کردیم هرگز بیان

دوستی ظالمان و فاسقان
باز ظالمان کنند قهر یا دعا
وز حرام و بدعت و ظلم و خودی
فسق ایشان دیده ما فاسق شدیم
آنچه شان کردند ما آن کرده‌ایم
رهبران دین ما ایشان شدند
نیست مقبول و روا این نزد ما
چون به دوزخ مجرمان را افگنند
هیچ منذر از خدا ای مجرمان
گویند آری آمده ناصح بما
سوی حکم نفس خود بشتافتیم
وای بر مایان چه کردیم در جهان
وای بر بی عقلی و بر جهل ما
آن فریبند خلق را از علم دین
علم و عمل دین نمایند خلق را
امر و معروف اغنیا و خلق را
که مبادا شان نماید بیسرند
فتنه زان میرسند اعمال شان
با صلاح و نرمی و رفق و حیا
فتنه‌ها پیدا شوند از عالمان
علم نا مشروع اضعف قولها
زیرک نزد آن جاهلان گمره شوند
مردمان هم چونکه ایشان تابع اند

گر دشان گمراه ما را در جهان
عذر ما آرند گویند یا خدا
هیچ زان گاهی نکردند بر جهان
بدعت شان دیده بدعت کرده‌ایم
هم امیر و حاکم و سردار ما
از ره تو باز ما را داشتند
زانکه اول گفته بودم در قرآن
خرزنه دوزخ بر آن طعنه زنند
واعظ و ناصح شما را کس نبود
پند و بیم از بهر حق کرده بما
پس بتقلید هواهای خود گزند
بر خلاف حق نمودیم اندران
گفت آنحضرت که مبادا هر زمان
یا فریبند از عباد و بی دین
بهر شیخی در جمیع مردمان
نهی نکنند از حرام و ظلمها
تا نه بد بر شان گمان یاران دهند
صالحان حیران نشینند اندران
در خلا اعمال صالح میکنند
تهمت و تقریر باطل در جهان
گر کسی پند و نصیحت اندران
کفر و نا مشروع و بدعتها کنند
مردمان اکثر هوا تابع اند

از ره قرآن خبر و عمل آن
عالم و درویش ما را از بدی
ورنه ما توبه همی کردیم ازان
ما همه اتمی تابع شان بدیم
هم فقیر و عالم تابع هوا
پس خدا گوید مگر این عذر شما
پیر خود را باشید از مکر بدان
نامده آیا شما را در جهان
مانع ظلم و بدیها کس نبود
لیک ما گردن ازان برتافتیم
حیف بر خود کرده خود را خود کشیم
وای بر اعمال نا مشروع ما
اینچنین باشند فقرا زاهدان
خرقه پشمینه پوشد از ریا
بهر مال و خرج و خانه خاندان
کلمه حق پیش ایشان نا گویند
نه مرید و خادم مایان شوند
صورت ایشان بود در ظاهرا
در خلا اعمال قبیح میکنند
فتنه وضع حدیث و قول ها
میکنند تابع شوند نادان عنداند
زانکه ایشان مقتدی مردمند
عاشق فعل حرام و بدعت‌اند

در منع اعمال بدعت مردمان
زان سبب حق تلخ و سختست و گران
صالحان او را تمنا میکنند
فاسقان زان کار حق ناخوش شوند
این نمیدانند کزان کافر شوند
در جهان آنند که شان احکام ما
حق نگهبانست ایشانرا و زان
چون خران وحشی از تیر و کمان
این ره حق هست راه مصطفی
جز از این جمله راه باطلست
زانکه در وی آزمایشهای حق
بر خلاف خواهش نفس لعین
شهد را نانست اندک را اغنیند
سهل و آسانست فسق از نفس و هوا
لیک هم خلق اندرین ره آمده
سختی و ماندست هم فقر و بلا
عمل آیت نسخ و هم متشابهات
هر که این ره میرود وانسته است
آنکسان این راه تا لیح شوند
سهل و آسانست این ره رود
زین سبب این ره بر ایشان خوش شوند
سقطه را نیک و صالح کمتر است
کافران با حق گویا مدت می نهند

ظاهر و مشهور گردد در جهان
رو سیاهی‌شان بیان روشن شود
فاسقان او را مذمتها کنند
حق گو نزدیک ایشان مبغض اند
زانکه بد را نیک و حق را بد گویند
میرسانند خلق را از خوف ما
از بدی ظالمان و فاسقان
راه آیت ناسخ و هم محکمات
این صراط المستقیم بی دغا
لیک این راه خدا و مصطفی
اکثرست از فقر و ایذای خلق
عمل شرعی مثل شهدست بی مجاز
می گرانست لیک اکثر شانیند
فسق و نامشروع در وی جائز بد کر
هیچکس بیرون زین ره ننهد پی
زین سبب این ره گزینند مردمان
راه سنن نسخ و هم متشابهات
آنکسان کاندر دل ایشان فتنه است
زانکه در وی فسق و بدعت جایز است
زانکه این باطل و نفس و هواست
باطل و جاه و دین بر این ره میروند
آنکه خناس شیاطین جهان
هم نهی از گفتن حق میکنند

آن نشود رسوائی ایشان عیان
فاسقانرا زان سیه رو میشود
صالحان از کلمهٔ حق خوش شوند
هر که گوید حق ور اصلح گویند
گفت خالق بندگان خاص ما
آن نمی ترسند از کس جز خدا
میگریزند اشقیا از وی عیان
راه سنن ناسخ و هم محکمات
این ره عرفان حق و خلقت است
سخت تر بر نفسهای بندها
راه حق و مصطفی و عمل دین
عمل نامشروع چو خمرست اندر آن
گر بدی راه خدا و مصطفی
زود در وی شرف و زر حاصل شدی
لیک وی راه خدا و مصطفی
راه باطل میگزینند در جهان
این طریق راه منسوخ و خطاست
فقه نامشروع و فسق و بدعت است
راه نامشروع و بدعت در جهان
اندرین ایام زو فرحت نفس است
یا الهی [illegible] کن در جهان
راه حق بگذاشتند در جهان
دوستی با اهل بدعت می‌کنند

مدد و کفر و شرک و بدعت میکنند
درمیانِ مومنان جنگ افگنند
بدتراند از دیوها و جنیان
بربیانِ بیم و حقگوئی شان
کلمۀ حق را نگوید در جهان
پس ازین آیه بشد معلوم آن
وز غم و سختی و ظلم ظالمان
خصم گر تنها برآرد صد نفیر
حق نیابد پیش حاکم در حضور
یا که بے تحقیق گفته کس کند
کاذب ست و فتنه انگیزی کند
پس ازین گشتست معلوم و یقین
هست اضعف ایمان و نسخ و افتراست
وآنچه در روی نفع دین نیست آن کنند
گرچه او ظاهر فقیه و فاضلست
صالحان آنان که ترسند از خدا
امیانرا هم بر آن قائم کنند
تا که مردم بر طریق حق روند
راه سنت اندران جاری کنند
راه حق ظاهر بکلمۀ حق کنند
ورنه جهلا همچو گاو و خر بوند
قسم دیگر عالمانِ فاسقند
تا که جاه و زر کنند حاصل ازان

از ره حق مومنانِ نیک را
مومنانرا رنج و ایداها دهند
وانکه حضرت را و یارانِ ورا
از وطن اخراج کردند کافران
مشرکان و بدعتی زو بد برند
که بود در گفتِ حق صد امتحان
وانکه بے تحقیق دعوی مدعی
هان و هان بے خصم قول او مگیر
هر که بے تحقیق مسئله دین گوید
کاذب ست آن فتنه برپا کند
هر که اکنون میکند نهی از حرام
بر خلاف نفس آمد راه دین
در شرع عالم فقیه گویند ورا
وآنچه نقص دین کنند زان رو کشد
عالمان دو قسم اندر مردمند
وانچه فرمودست او آرند بجا
امر معروف نهی از منکر کنند
از حرام و شرک و بدعت رد کشند
فاسقان و ظالمانرا از کتاب
وارثانِ انبیا این عالمند
هر که ایشانرا حقارت میکند
بیخ هر فتنه و فساد این عالمند
عمل نامشروع و بدعتها کنند

باز میدارند مکر و حیله ها
این شیاطین همچنان اندر جهان
کافران دادند ایذا ها بسا
هر که اکنون نیز اندر مردمان
بین و دهند ایذا و اخراجش کنند
از بلا و فقر و طعنِ مردمان
مدد آن کردن نهی کرده نبی
تا نیابند هر دو خصم اندر حضور
یا که هر سخنی شنیده میگوید
یا که بے تحقیق گفته کس کند
ظالمان و بے را دهند ایذا مدام
وانکه هر حکمی که بر وفق هواست
که شناسد نفس را عدم و بقا
هر که عکس این کند آن جاهل ست
زان یکی مستور اند و دیگر صالحند
قابلِ هر علم و دین هم قائمند
بهر حق نه بهر نام و زر کنند
راه بدعت دور از مردم کنند
میکنند تنذیر و تهدید از عذاب
جاهلان این عالمانرا تابع شدند
کافر و مردود و ملعون میشود
علم خوانند و نخوانند از امان
مردمانرا سوی آن دعوت کنند

آنچه در قرآن و خبرست حکمها
تا نگردد فاش فسق و ظلم شان
زان نهراران فاسقان از فسق شدند
بد برند و از بیانش رو کشند
این همی دانند گزان کافر شوند
علمها خوانند و گردند عالمان
شرک و نامشروع و بدعتها کنند
میکنند با صالحان بحث و خصام
عمل بر اضعف روایتها کنند
میکنند تحریف از تاویلها
اینچنین فتنها و یران و شدست
علم و دین خوانند باشند عالمان
بر روایتهای اقوی سے میروند
نے کنند آن صالحان بهر نجات
وارثان انبیا و مرسلند
افضلند در اینجهان و آنجهان
عالمان از دانش کج گمرهند
دانش کج هم ازان پیدا شود
عالمی را چون خدا گمره کند

از حرام و نهی و تهدید خدا
فاسقان و ظالمانرا از کتاب
حاکمان و عاملان اظلم شدند
واعظانش را ازان مانع شوند
جای خود در آتش دوزخ کنند
بهر زر احکام حق پنهان کنند
از حسد بر نعش بهتان کنند
بر جواز امر بدعت آورند
هم بر مردم آن روایتها دهند
بهر زر تعلیم تقریرے کنند
ظلم و بدعت زین سبب اکثر شدست
عمل بر آیات محکم میکنند
عمل بر اقوال محکم میکنند
آن گروه از عالمان صالح اند
هم خلیفه خالق و هم احمد اند
هر که ایشانرا مذمت میکند
ورنه ایشان از همه افضل ترند
دانش کج از حسد پیدا شود
از حدیث صحیح و قرآن رو کنند

میکنند آنرا نهان از مردمان
میدهند وعده بشارت از ثواب
کاندران اذکار علما بدانند
تهمتے کرده ورا ایذا دهند
چون خبیثین و شریرین مردمان
بهر سخن خویش حق را رد کنند
بهر جائز کردن فسق و حرام
خبر موضوعات و منسوخ آورند
مقتضے اصلی احکام خدا
کاذبانرا تا که شان صادق شوند
چونکه مردم طیبین و صالحان
بر حدیث و آیت ناسخ روند
عمل بر منسوخ و بر متشابهات
رهنما و خیر خواه عالم اند
فضل شان بر عابدان و زاهدان
او شود کافر و لعنت بود
نیت بد مر ورا بدتر کند
طمع زر اسلام را ابتر کند
مسلمانان بهائیو یه وقت بهت

سخت آیا ہی ایماندارون پر تکلیف و مصیبت اور بے ایمانون کو آرام و فراغت نفس کے خواہشونکا دروازہ کھلا ہے شیطان مردود نے قابو پایا ہی مسلمانون مین محبت نہین رہی اللہ کا ڈر دل سے اٹھہ گیا شرع کے احکام کا خوف نرہا اتفاق و اتحاد نام نشان مٹ گیا دین مین ہر کوئی مختار بنا شرع کے حد باقی نرہی اسلام گہٹ چلا

تتمہ
یعنی قرآن و حدیث مین جو احکام ہین تاکہ ظاہر نہو بدکاری اور ظلم ان کا اور نڈرین اور روزہ ... جو ... دنیا ... نمازونکا حق ... کرنا ... بے ادبی کرنا ... یا ... اور خلاف شرع ... یا ... بادشاہ ... مولوی ... منسوخ ... یا ... رسال ... یا ... یا ... یا ... دنیا ... سلطان ... اور ... نام ... دنیا ... امام ... دنیا ... ابراہیم ... شیخ عبد القادر جیلانی ... دنیا

رسومات آبائی اسلام ٹہرا اسوقت مین مسلمان رہنا اور سیدہے راہ پر پورے پورے چلنا بہت
مشکل ہی اب جو مسلمان ہو انکو لازم ہی کہ اپنے دین و دنیا کے کام حضرت پیغمبر خدا اور
انکی آل و اصحاب و تابعین و مجتہدین کے فرمانے اور کرنے کے مطابق سچے دیندار اور
واقف کار لوگون سے جو کفار اور بیدینون سے شیر و شکر کے مانند نہین ملجاتے دین کے
مقدمہ مین کیسیکی خوشامد و خاطر نہین کرتے اُنسے پوچہکر عمل مین لاوین اور کسی دنیادار
نیم ملا خطرۂ ایمان کی بات پر ہرگز اعتماد نہ کرین کیونکہ وہی خود گمراہ ہین دوسرون کو کیا
ہدایت کرینگے انکو تو دنیا کمانے اور نام بڑہانے سے کب فرصت ہی کہ اللہ و رسول کے
حکم بجا لاوین یا لوگون کو اچہی راہ بتاوین ہزارون مسلمانون کو ایسے ہی گمراہون نے
بہکا رکہا ہی کیونکہ انکے گمراہ رہنے مین انکی عزت بنی رہتی ہی اور وہی راہ پر آوین تو
انکی قلعی کہلجاتی ہی ایسون کے اعمال و عقیدون سے ہزارہا مسلمان خرابی مین پڑے ہین
کیونکہ دین کا مدار علما پر ہی یہ لوگ سردار اور راہ دکہانیوالے ہین اور عوام تابعدار اور
انکے بتائے ہوئی راہ پر چلنیوالے سو اگر عالم دیندار ہی اور شرعی حکمون پر خود قائم
رہکر لوگونکو نصیحت کرین تو لوگ بہی انکو قائم دیکہکر شرع کے راہ اختیار کرینگے اللہ و رسول
سے ڈرینگے مگر اب اس زمانے مین بہتسے نام کے عالم عوام ان پڑہون سے زیادہ
ڈہیٹہ ہوکر بلا تحاشا ظاہر حرام و ناروا و بدعت کے کام اپنے گہرون مین کرتے ہین
دوسرونکو کس منہہ سے منع کرینگے اور منع بہی کرین تو کون مانیگا الٹی فضیحت ہوگے
اسواسطے چپ چاپ بیٹہے ہین بلکہ اپنی برے کامون کو اور جاہلون کی آبائی رسمون کو الٹی
تقریرون اور جہوٹی تاویلون سے رواج و مباح بتا کر نصیحت کرنیوالون سے مقابلہ کو تیار بیٹہے
ہین مکر و فریب و حسد و بغض و حیلہ سازی و تہمت بندی مین پکے ہین علم کو دنیا کمانے
کی ٹٹی بنا کر شرعی صورت و لباس بناکر لوگونکو فریب کے جال مین پہنسا کر آمد بہیجنے پہیرنے
کے فکر مین دن رات لگے رہتے ہین حضرت نے آگے ہی ان شریرون کی شرارت سے آگاہ
فرمایا ہی کہ قریب ہی کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ باقی نرہیگا دین سے مگر نام اسکا اور باقی
نرہیگا قرآن سے مگر نشان اسکا مسجدین انکی آباد ہین اور وہ حقیقت مین اُجاڑ

ہین ہدایت کی راہ سی علما انکی بدترین خلائق زیر آسمان ہین انکے نزدیک سے ظاہر ہوگا فتنہ اور انہین کیطرف وہ فتنہ پلٹیگا اور روایت ہی زیاد سے کہ فرمایا مجھکو عمر نے آیا جانتا ہی تو کیا چیز گرا دیتی ہی اسلام کی بنیاد کو کہا مین نے نہین فرمایا گراتے ہے اسکو پھسلنا عالم کا اور جھگڑنا منافق کا ساتھ کتاب اللہ کے اور حکم کرنا گمراہ سردارونکا یعنے عالم جبکہ اپنی راہ چھوڑکر فسق اور فجور اور بدعت کے کام کرنے لگین تو اسلام کی جڑ کیونکر نہ کھدیگی اسیطرح جب جھوٹے مسلمان کلام اللہ کی آیتون مین جھگڑنے لگے اپنی خاطر خواہ بزور معنے نکالنے لگے اور بیجا تاویلون سے لوگونکو شک مین ڈالنے لگے اور ظالم حکام مین سن مانتی زور سی لوگون پر حکم چلانے لگے تو دین اسلام ویران ہوگیا سو وہی حال اس زمانے مین ہے کہ کوئی خدا کا بندہ اللہ و رسول کی راہ پر لوگون کے لانے کو زور مارتی تو یہ خناس اپنی بھلائی عوام کی گمراہی مین سمجھکر انکو اس بری چال سے مثل مانع ہارون کی مانند ہدایت مین آنے نہین دیتے اور کفر و بدعت سی بچنے کے روادار نہین ہوتے اور اِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ کے مصداق بنتی ہین سو اگر تھوڑا بھی ایمان اور اللہ و رسول کا ڈر لوگون کے دلون مین ہو تو ان باتونکو جو ایماندار لوگ بتاتے ہین اللہ و رسول کو درمیان دیکر مولویون سے پوچھین اگر ٹھیک ہی تو اپنی اعمال سے توبہ کرکے سچے مسلمان ہوجادین باپ دادا کی بری رسم چھوڑدین اپنی ہادی حقیقی محمد رسول اللہ اور انکی آل و اصحاب و مجتہدون کی پیروی اختیار کرین اور جو لوگ انکے کہنے سے اس نعمت کو حاصل کرنے سے اٹک رہی ہین انکو بھی سمجھادین کہ اللہ و رسول انسے راضی ہوجادین اور وے بھی چال بہان مین پہلی بری کام اور بدرسمین جو دین کی رونق بگاڑ رہی ہین لوگون سی چھوٹ جادین اور جنکو اللہ تعالے نے حکومت کا مرتبہ عنایت کیا انکو لازم ہی کہ دیندار ولکی مدد جب بیدینون اور خود پسندون کے ظلم ست انکے کچھ یونہین رجوع کرین اور ظالم لوگ غریب مسلمانونکو کفر و بدعت بیم منع و منع کرنیکے سبب سے دکھ دینے پر مستعد ہوویں تو شرع کے حکم بموجب دیندار بے طمع حق منصف مولویون سے فتوی لیکر خوب تحقیق کرکے حکم دین تاکہ لوگ اپنے دین پہ قائم ہون اور مفسد نادم ہون ہمین اللہ و رسول

کے سامنے انکی سرخروئی اور ملک مین امن چین ہیگا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر
کسی قوم مین بُری کام ہورہی ہون اور مقدور ہوتے اُس بُری کام کو جو باز نہین کہتا تو انکی
موت کے پہلے سب پر اللہ تعالے عذاب بھیجتا ہے ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ اچھے مسلمانونکا
یہی کام ہے کہ حتی المقدور لوگونکو نیک باتون کے سکہانے اور بُری باتون سے بچانے
مین کوشش کرتے ہین اور جو بُرے لوگ اپنی بُرائی سے باز نہ آوین تو انسے میل جول نہین
کرتے ہین انکے سبب سے خود عذاب الٰہی مین گرفتار نہو وین دینداری و شرعی احکام سکہانے مین
کسی مخالف سے نہ ڈرو اخلاص و محبت و نرمی سے خالصًا مخلصًا للہ یہہ طریقہ جاری ہے کہو اللہ تعالے
تمہارے جان و مال و عزت کا نگہبان رہیگا اور اگر دنیا مین دین کی دولت اور خدا اور رسول صلعم کے
پیروی و تابعداری پر کمر باندھی اور لوگونکو سکہانے سے کچھ ذلت بھی ہوگی تو وہ عین عزت
ہے دنیا دار یہان کے عیش کو جنت جانتے ہین اور لوگون کے بہکانے کو قابلیت اور ہدایت
سمجھتے ہین اور ورنہ اذیت و بدنامی پیدا رونکی ہوکر مخالفت انکی فی لٹ پر باندھتے ہین دیندار
تو سنت رسول کی تاکید کرتے ہین مرشد دین کی رسمون سے روکتے ہین بس مخالف اگر
ہے تو عداوت ہے اس طریقے کو جس سے لاکھون آدمی سنورے ہین اور سیدھے راہ پر آئے اور جاہلون
نے باپ دادا کی رسم چھوڑ دے بُرا کہین اور لوگونکو بہکا دین تو اللہ اور رسول صلعم کو کیا
منہہ دکہاوینگے انشاء اللہ تعالے وہی مالک الملک احکم الحاکمین شاہنشاہ عالیجاہ بے
پرواہ عزیز ذو انتقام قہار ذو البطش الشدید اس جہان مین بھی ظلم و بے انصافی کی
سزا انکو دیگا اور حسد و عداوت کا بدلہ وہان بخوبی لیگا سچ تو یہ ہے کہ انبیاء اور اولیاء
و واعظونکو ایسی تکلیفین ہمیشہ ہوتی آئی ہین اُسکا مطلق اندیشہ نہین غرض کہ اپنا
کام کرتے رہیئے اور اللہ مالک الملک کے سوا کسی سے نہ ڈرتے نقل ہے کہ ایک بادشاہ
بیدین تہا اُسکا ارادہ ہوا کہ بنی اسرائیل کی قوم کو جو اسلام کا دعوی کرتے تھے
اور اُسکو کافر کہتے تھے تباہ کرے اور اُنکو بیدین اور اپنی خیر خواہ بنا وے وزیرون نے یہ
صلاح ٹھہرائی کہ اس قوم کے علما و امرا کو طمع کے دام مین لاکر اُنسے کام لیا چاہیے انہین کو
اپنی نائب بنا کر دوسرونکو اپنے دین و آئین کی ترغیب دلواتے پھر جو لوگ لائق و قابل

واشراف عزت دار تھے اُنکو بڑے مشاہرے سے نوکر رکھا جب نوکر ہوئے تو اُنکی خوشامد کرنی ضرور پڑی خوشامد سے بڑے بڑے عہدے ملے غریب دینداروں نے جب اُنکا یہ حال دیکھا کہ دنیا کے طمع سے یہ لوگ خدا فراموش ہوئے تب اُسوقت کے پیغمبر کو یہ خبر پہنچائی پیغمبر نے اُن علماؤں و امراؤں کو بلا کر دنیا کی ناپایداری اور آخرت کی فضیلت ظاہر کی لاکن اُن سنگدلوں کے دلوں میں جو دنیا کی محبت چھا گئی تھی کچھ اثر نہوا بلکہ بعضے اُس بادشاہ کی تعریف کرنے لگے غرض وہ نمکحلال اُسکے خیرخواہ بنکر ایسے منافق بلکہ خاصے مرتد بنے چند روز کے بعد اُس بادشاہ نے اُن عالموں اور سرداروں کو حکم فرمایا کہ تم ہمارا نمک کھاتے ہو اور ہماری بدولت عیش کرتے ہو پس جیسے تم ہمارے خیرخواہ و مددگار بنے ایسے ہی کسی تدبیر سے سبکو بناؤ یہ تو ہزارہا روپیہ کھا کر دولتمند بنے تھے اور آمادہ و مستعد ہو رہا تھا یہ سوچے کہ کیونکر اپنی خداوند نعمت کی حکم عدولی کریں اور اس نقد عیش کو آخرت کی اُدھار نعمتوں پر کسطرح چھوڑ بیٹھیں دل سے مستعد ہوئے نقلی دلیلیں عقلی دلیلوں سے جھٹلانے لگے بلکہ بیدینوں کی دلیلیں ثابت اور شرعی دلائل ناقص کرنے لگے نیک راہ سے بھٹکا کر آخر بدراہ کئے تھوڑے ہی عرصے میں اُنکی ترغیب و تحریص و فریب سے ہزاروں دیندار بیدین بنگئے اور بادشاہ کی طریقے پر چلنے لگے اللہ کے دوستوں کی بستی اُجڑ گئی نافرمانوں کی جمعیت بڑھ گئی لالچی اور بھٹکانیوالوں کے جگہہ جہنم میں مقرر ہوئی

دوسری فصل

اُن بہتانوں کے بیان میں جو تفصیل طلب ہیں مجملًا اہل حق پر ان باتوں کی نسبت کرنا محض افترا ہے

پہلی تہمت

اُنکی ادنے اعلے کہتے ہیں کہ ہم اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سب پیغمبر برابر ہیں۔ اِس تہمت کی تفصیل یہ ہے کہ آجتک کسی جاہل گانجہ کش کے زبان سے بھی یہ کفر کا کلمہ نکلا ہو گا سُبۡحَانَکَ هٰذَا بُهۡتَانٌ عَظِیۡمٌ کسطرح سے ہم میں اور حضرت علیہم الصلوۃ والسلام میں برابری ہو نہیں سکتی کیونکہ حضرات انبیا علیہم السلام اشرف المخلوقات ہیں خصوصًا سرور کائنات فخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم ہم سنت و جماعت والوں کا اعتقاد تو یہ ہے کہ کوئی غوث و قطب و امام و ولی بھی حضرت کے ادنے صحابی کی ہمسری نہیں کر سکتا چہ جائیکہ ہم گنہگار روسیاہ بدکار اُس جناب کی برابری کا دعویٰ کریں نَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡهَا اسمیں منتری کا دعویٰ باطل

اور بالکل غلط اور پوچ ہی جو کوئی کسی وجہ سے دعوی ہمسری کا آنحضرت علیہم السلام کے
ساتھہ کرے اور آن عالیجنا بونکو اپنے جیسا سمجھے وہ کافر ہی کیونکہ کافرونکا ہی عقیدہ
ناپسندیدہ ہی اور یہی عقیدہ اُنکے کفر کا موجب ہی چنانچہ ارباب حق پر پوشیدہ نہین
ہی ہان اگر کوئی قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ و اِنَّمَا رَجُلٌ مِّثْلُكُمْ کے معنی حکایتہ
بیان کرے تو کیا قباحت ایسے محل پر حضرت کو بشر کہنے سی ہمسری و برابری کا دعوی
کہنے والے پر ثابت نہین ہوتا **دوسری تہمت** یہ کہتی ہین کہ انبیا علیہم السلام
مردے ہین اور اس عالم سے بالکل بیخبر ہین تفصیل اس تہمت کے یہ ہی کہ ایسی بے ادبی کے
الفاظ کسی نے مسلمان ہر گز ان خوان سے بھی صادر نہونگے کسواسطے کہ حضرات انبیاؑ کونبے شبہ
قبرون مین یا جنت مین حیات حقیقی ہی خصوصاً ہمارے حضرت کو ملائکہ کے خبر پہنچانے سے
خبر ہوتی ہی چنانچہ مفتاح الابواب وغیرہ کتابونمین ہی کہ آنحضرتؐ اپنی مرقد مبارک مین
حقیقی حیات سے مشرف ہین اور بعضے شافعیونکے نزدیک جنت مین فرشتے خدمت با
برکت مین آنحضرتؐ کی بندون کے اعمال مجملاً عرض کرتے ہین ہان اگر کوئی ایسا اعتقاد رکھی
کہ آنحضرتؐ غیب کے سب خبرین جانتے ہین اور خدا کی مانند سب جگہہ حاضر و ناظر اُسکے جواب
مین کوئی کہے کہ اللہ تعالے کے سوا کوئی عالم الغیب اور ہر جگہہ حاضر و ناظر نہین
نہ نبی نہ ولی تو کیا قباحت ہوئی تاتارخانیہ و بحر الرائق کا مسئلہ اسپر گواہ مقبول الشہادۃ
ہی رجل تزوج امرأۃ ولم یحضرہ الشہود فقال خدا و رسول گواہ کردم بطل
النکاح و کفر الناکح اسواسطے اُسنے حضرت رسولؐ کو ناظر حالات و سامع دعوات
اپنا جانا **تیسری تہمت** کہتے ہین کہ یہ لوگ ذات انبیا سے صدور فیض اور مدد
کے قائل نہین جواب اسکا یہہ ہی کہ ہم لوگ ذات بابرکات جناب سرور کائناتؐ فخر الاولین
والآخرین شفیع العصاۃ والمذنبین رحمۃ اللعالمین امام الانبیاء والمرسلین کو ایسا معدن
فیض اور چشمۂ امداد جانتے ہین کہ مثل اُنکے جملہ عالم مین کسیکو نہین جانتے ہمارے اعتقاد
مین ذات بابرکات آنحضرتؐ کی از ابتدائے تجلی تجلیہ وجودیہ تا نہایۃ روز حضور بدرگاہ
رب المعبود کے چشمۂ فیض اور معدن برکات زمان حیات مین طرح طرح کی مددین

اور فیض شرف اندوزان حضرت نبوی کو ذات متبرک سے حاصل ہوتی ہین اور بعد وصال ظاہر کے عالم برزخ مین بہی ذات مبارک موجب نزول انواع رحمت و برکات ہے اور حشر کے دن بہی ذات مبارک سے فیض عام اور امداد کافۂ انام بلاشبہ پائی جاویگی یعنی اُسوقت کہ تمام انبیا اولوالعزم نفسی نفسی پکار رہینگے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم بیکسونکو لیے شفاعت بالاذن سے کربت والم سے نکالکر باذن اللہ پار اُتار رینگے تو دیکھو کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسا معاون اور شافع اور مددگار جناب ایزدی سمجھتے ہین پہر نسبت کرنا انکار امداد انبیا کا ہماری طرف محض اتہام ہے ہان البتہ ہم لوگ اسطرح کی امداد سے بلاشبہ لوگونکو منع کرتے ہین کہ اپنی حاجتین جیسے مثل اولاد اور صحت و رزق وغیرہ علی ہذا القیاس بالاستقلال آنحضرت صلعم سے حاضر و ناظر اور سننے والے دعاؤن کے جانکر طلب کرنا چاہئے اسلئے کہ یہ خاصہ جناب باریتعالے کا ہے کہ سب کے سب اوقات مین سے اور سب کو سب کچھہ دے اب رہی استمداد اس نہج کے کہ اللہ تعالے سے حاجات دنیا دین طلب کرین اور آنحضرت صلعم کو وسیلہ پکڑین سو تحقیق اسباب مین بہی یہی ہے کہ صلحاء اُمت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کہ اپنے زمانہ مین موجود ہون وسیلہ پکڑا جاوے کیونکہ صحابہ اور باقی سلف صالحین جناب رسول اللہ کو بعد وصال آنحضرت کے وسیلہ دعا مین نہین پکڑتے تہے چنانچہ بخاری مین ہے عن انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالے عنہ کان اذا قحطوا استسقے بالعباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالے عنہ فقال اللھم انا کنا نتوسل الیك بنبینا صلے اللہ علیہ وسلم فتسقینا و انا نتوسل الیک بعم نبینا صلعم فاسقنا پس دیکھو کہ باوجودیکہ صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو افضل البشر جانتے تہے لاکن بعد وصال آنحضرت وسیلہ آنحضرت کا اپنی دعا مین نہین پکڑتے تہے اور وسیلہ صلحا موجودین کا جو نسبت آنحضرت کے کچھہ بہی رتبہ نہین رکہتے تہے پکڑا کرتے تہے سو ایسا ہی اب بہی متبع سنت نبوی و پیرو سنت خلفاء الراشدین مہدیین کو لازم ہے کہ سب حاجات اپنی باریتعالے سے طلب کرین اور اپنی دعا مین اگر وسیلہ پکڑنا منظور خاطر ہو تو صلحاء امت محمدیہ کو جو کہ موجود ہون۔

بجیات ظاہری ہون سیلہ پکڑین اور ایمین جناب رسول اللہ کی کمال عظمت و رفعت و علو مرتبت پائی جاتی ہی کیونکہ جب اُنکی ادنے پیروان سنت کو یہ منصب توسل حاصل ہوا تو شان اُس متبوع عالی منزلت کی تو کیا ہی کچھ ہوگی

مثنوی

لازم و فرض ست بر مرد و نسا
دافع الشر جز خدا دیگر نہ ہست
نیست رزاقِ حقیقی جز خدا
زانکہ تاثیرِ دوا از حکیم اوست
نہ بود ہرگز تصرف ذرہ را
گفت حضرت مصطفےٰ مر خلق را
فاسق و کافر نماند ہے ہیچکس
کہ نمیند جن و فرشتہ و اولیا
نیست مخلوق و نبی و اولیا
کہ رسانند خلق را حاجاتشان
چون کنند توبہ بود در مومنان
آن زیارت گو سنت آمدہ ہست
طلب آمرزش نمایند از خدا
میکنند زینت یہود و فاسقان
قبرہا را زین عمل بت میکنند
این بیان اظہار حقست و یقین
زان نخواہند بدعتی اظہار آن
نے نہد قدرت توانائی بر آن
نے دوا ئی میکنند نے ولیا
ہر کہ درویش و ولی را با خدا

ہر چہ خواہند از خدا خواہند و بس
جز خدا نفع رسانندہ نہ ہست
دافع درد و بلاہا جز خدا
نیز تاثیرِ دعا از حکیم اوست
ہر چہ سبب کفر و شرک و رد ہست
گر ہدایت می کنی ہی دوست ما
گفت خالق تو بگو یا مصطفےٰ
مالکانِ نفع و اضرار شما
ہر کہ داند اولیا و صالحان
دفع میسازند بلا و ضرر شان
نیست جائز از بزرگان صالحان
از برائی پند و عبرت آمدہ است
چون زیارت را بگورستان روند
بر قبورِ اولیا و صالحان
گفت حضرت چون بدید این سہوہا
گرچہ ذم فاسقانست اندرین
ہر کہ میگوید کسے را جز خدا
کہ رساند خلق را حاجاتشان
بدعیان زین گفتنش بد میبرند
میکنند انباز در کار خدا

خواستن مقصود و نصرت از خدا

کہ بجز حق نیست معطے ہیچکس
نیستند ہادی حقیقی جز خدا
نیست دارو طبیب و اولیا
چونکہ در اموال خواجہ بندہ را
کردن آن نہی حرام و بد عقیست
در جہان گمرہ نماند ہی ہیچکس
با گروہ مشرک و اہلِ ہوا
لائق سجدہ و پرستش جز خدا
می نہند قدرت تصرف ہمبران
آن شود مرتد و کافر بیگمان
طلب میسازند مقصدہا زشان
ہم برائی اہل آن خوانند دعا
بس بر آنہا فسق و بدعتہا کنند
ہم ورا بوسند و ہم سجدہ کنند
بت مگردان ای خدا قبر مرا
چنانکہ حق سخت است ملخص در جہان
ہیچ درویش و نبی و اولیا
دفع بیماری و آفت جز خدا
ہم کنند انکار زان ہم رو کنند
ہست دانستہ گفتنش را جاہلان

جاہلانرا میشود ایمان بر آن	این نمیدانند زان کافر شوند	زین عقیدہ کفر در دوزخ روند

چوتھی تہمت شفاعت کے منکر ہیں یہ صریح بہتان اور افترا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن باذن اللہ ہماری شفاعت کرینگے جو شخص اس شفاعت سے منکر ہو اُسکو ہم کافر اور مرتد جانتے ہیں حضرت بلاشبہ ہمارے شافع ہیں اور سید الشافعین ہیں اور حضرت کی شفاعت سے کروڑوں گنہگار جہنم سے نکلکر جنت میں جاوینگے اسکا انکار کسی مسلمان سنت جماعت والے کو نہیں ہے انکار کافرون مشرکوں کی شفاعت کا تو ضرور ہے کیونکہ حضرت شفیع المذنبین ہیں نہ شفیع الکافرین والمشرکین احیاء العلوم میں ہے کہ شفاعت پر اعتماد کرکے گناہ کے کام کرنا ویسا ہی جیسا بیمار ماہر طبیب و مشفق حکیم پر بھروسا کرکے پرہیز چھوڑ دے یہ سراسر نادانی اور حماقت ہے اور معروف کرخی رح فرماتے ہیں طلب بہشت کی بغیر عمل کے گناہ ہے اور اُمید شفاعت کی بے سبب تعلق کے ایک نوع کا فریب ہے اور اُمید مہربانی کی رکھنا اُس سے جسکے فرمانبرداری نکرنا حمق و جہالت ہے یہ سب ایکطرف ایکروز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے کہا کہ نیک عمل کرنا کہ کل تیرے کام آویں کیونکہ حضرت محمدؐ تیرے کام نہ آوینگے اللہ کے سامنے اے صاحبو اس کہنے سے تو صاف شفاعت کا انکار پایا جاتا ہے مگر چونکہ اُنہوں نے بہشت دلانے اور سیدھے راہ پر چلانے کے لئے اسطرح فرمایا ہے اسواسطے آجتک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کسی شیعہ نے بھی انکو منکر شفاعت نہیں کہا بھلا جب حضرت عمر رض اور امام محمد غزالی اور معروف کرخی رحمہم اللہ اس کہنے سے وہابی اور منکر شفاعت نہوئے تو ہم بھی لوگوں سے گناہ چھوڑانے کی نیت پر سید المرسلین صلعم کے دین اُمت کی خیرخواہی سے ان لوگوں کو جو کہ شفاعت کی اُمید پر ہزارہا گناہ کرتے ہیں اور باز نہیں آتے کہتے ہیں کہ حضرت شفیع المذنبین ہیں لاریب فیہ مگر کفر و شرک اور ارتداد کے کام کرنیوالوں کے اور علانیہ سب گناہ کو جائز جاننیوالوں کے شفیع نہیں ہیں اتنے کہنے سے ہم بھی وہابی نہیں ہوتے اگر اسی طرح نادانی سے تم چلا چلا کر ہزار ہزار وہابی پکارو اہل ایمان جان چکے کہ نفسانیت کے سبب تم ہزارہا بکتے ہو ایماندار ونکے مقدم ہرگز ضد سے ایسی بات نہ کریگا کہ جس سے جاہلوں

کا عقیدہ بگڑی ضد اور حسد ہی سے تو ابلیس جیسا بڑا مولوی تہا لعنتی ہوگیا افسوس یہی ہے کہ مولوی ہوکر بدعقیدون کی طرفداری سے جھگڑو کا دشمن بنے اور نافہم معنی شفاعت کے تو ہم پکار کر کہتے ہین کہ ہمارے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن پانچ جگہہ شفاعت کرینگے ہم پر کسیطرح شفاعت کے انکار کا افترا تمہاری فریبی تقریرون سے ثابت نہین ہوتا ہمارے اعتقاد پاک ہین اور حضرت ہمارے شَفِيعُ الشُّفَعَا ہین تم نے بڑی بڑی کتابین پڑہ ڈالین مگر حیف ہے کہ نجاوت طبعی و بلادتِ ذہنی سے شیخ سعدی کی گلستان و مولانا جامی کے عقائد نامہ کا مضمون بہی ابتک نہ سمجہا الحاصل قرب قیامت قریب ہے اہلِ بدعت کا ہرطرف سے زور ہے اور مفسدون کا شور ہے اتباع سنت رسول کے نام سے اہلِ سنت کے دشمن بنجاتے ہین اور طرح طرح کے طعن و تشنیع جو سراسر جہوٹہ و بہتان ہے کرکر بدنام کرتے ہین حاصل انکا عوام لوگونکو سنی علما سے بداعتقاد کروانا پہر کہلے ظاہر خلقت کو بے کہٹکے شرک و بدعت کیطرف دعوت کرنا اول کچہہ جہوٹہ کچہہ سچ ملاکر مکر و فریبی تقریرون سے عوام کو حقانی علما سے نفرت دلانا پہر بیچارے ان پڑہون انجانون کو شرک و بدعت کے گرداب مین ڈبونا اور اپنے جیسا انکو بہی گمراہ کرنا ہے نہین تو کونسا مردود ہوگا جو رسول اللہ کی شفاعت کا اور اولیاؤن کی کرامت کا اور میت کے ثواب رسانی کا مانع و منکر ہوگا اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شُرُوْرِ الْحَاسِدِيْنَ وَظُنُوْنِ الْفَاسِدِيْنَ

نظم

اہلِ دنیا چون سگ دیوانہ اند	دور شو ز ایشان کہ بس بیگانہ اند	علم دین با علم دنیا رہزنست
اہلِ دین با اہل دنیا دشمنست	اہلِ دین آنند حق ظاہر کنند	اہلِ دنیا آنکہ کہ حق پوشی کنند
طرف ناحق گشتہ حق باطل کنند	عزت و زر از ستم حاصل کنند	طرف حق ذرہ ندارند ندار ان
مانع آنرا بدانند از بدان	در دلِ خود خوف فوتِ زر نہند	خوف فوت دین با یمان کے نہند
اینچنین را گفت ملا کافران	گرچہ در ظاہر نمایند مومنان	نیستند آن عالمان بلکہ خرند
زان خران نسان شراران ابتر اند	گر بدی بیچلے شرفِ عالمان	کے بدے شیطان و بلعم ماندگان
علم در جامہ پلیدت کہ بود	نیست آنرا شرف گرچہ نو بود	پانچوین تہمت

مولود شریف سے منع کرتے ہین تفصیل اسکی یہ ہے کہ ہم لوگ مطلق پڑہنے اور سننے مولود شریف

سے یعنی ذکر وقائع میلاد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے جو تخصیص ماہ اور تاریخ معین اور التزام
عقد مجلس خاص مستقل مقصود بالذات اور قیام بوقت ذکر وضع نبوی وغیر ذالک لوازم ہیئت
کذائی پر مشتمل نہو منع نہین کرتے بلکہ ایسے ذکر مبارک کو موجب نزول انواع برکات
اور مثمر حصول رحمت خالق البریات سمجھتے ہین اور جو کوئی ایسے ذکر حق سے منع کرے اُسے
بُرا جانتے ہین ہان البتہ ایسی مجلس مولود سے منع کرتے ہین جو بماہ معین ربیع الاول بروز
معین ہر کے یا کسی اَور دن مجلس خاص منعقد کرکے پڑہا جاوے اور وقت ذکر وضع نبوی
کے قیام کیا جاوے پہر اگر اس محدث بہ ہیئت کذائی کو امور شرعیہ موجبات ثواب سے سمجہا
جاوے اور باعث زیادت محبت کا ساتھہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جانا جاوے
اور تارک کو اُسکے تارک سنت سمجہا جاوے یا اس نہج کی مجلس سے منع کرتے ہین کہ جسمین
باوجود ذکر میلاد کے طرح طرح کے منکرات مثلاً راگ رنگ اور قصہ کہانے جیسے بدر منیر
جوہر نامہ گلستان ارم گیدڑ نامہ طوطا کہانے اور دوہیہ اور رذل غزلین شعر اور تار سے
پڑہی جاوین پس اگر ان دو قسموں کے مجلس مولود سے منع کرنے کا نام انکار مولود ہے
اور انکے منع کرنیوالے وہابی ہین تو اگلے اور پچھلے بہت سے علماء ربانین اور ائمہ مجتہدین
وہابی ہونگے کیونکہ ایسے اقسام کی مجلس مولود کو بہت اماموں اور عالموں نے جنمین کوئی
حنفی ہے اور کوئی مالکی اور کوئی شافعی اور کوئی حنبلی ہین مذموم اور مردود کہا
ہے اگر سب کے ذکر اسامی لوار اس رسالے قامع الشرک والبدعت مین لکہین تو اسکے سوا ایسے
بڑی ایک اَور کتاب تیار ہوتی ہے مگر چونکہ جواب دینا اس تہمت کا ضرور تہا
اسواسطے چند اقوال چند راسخین علماء اور ائمہ صلحاء کے بطور مشت نمونہ خروارے
اسمین نقل کئے جاتے ہین تو اولاً معلوم کرنا چاہئے کہ آغاز اس بدعت سنہ ۶۰۴
ہجری مین بیچ شہر موصل کے ساتھہ ایجاد مسمی شیخ عمر بن محمد کے ہوا پہر
چند لوگ بڑے عالموں طالبان دنیا سے اور چند امیران بدعت دوست نے
اسکا اقتدا کیا اور بدعت کو بڑا رواج دیا اور قدوہ انکا ملک ابو سعید کوکری
بادشاہ شہر اربل تہا اب سنو کہ امام اجل شیخ الشیوخ حضرت تقی الدین

سبکی ابو عبد اللہ ابن الحاج مالکی اور امام اجل فقیہ اصولی علاء الدین اسمعیل شافعی اور
امام حافظ ماہر ابو بکر بن عبد الغنی شہیر بابن نقطہ بغدادی حنفی اور امام شیخ المحدثین
شرف الدین احمد معروف بابن قاضی جبل جنکے حق مین جزری نے کہا ہی کہ منتہی ہوا
ساتھ اُنکے علم ساتھ اختلاف مذاہب کے اور شیخ عبد الرحمان مقری حنفی اور علامہ احمد
بن محمد مصری مالکی اور علامہ معز الدین حسین خوارزمی اور شیخ اجل ابو الحسن علی بن
الفضل مقدسی مالکی اور علامہ ابو القاسم عبد الرحمان بن عبد المجید مالکی مقری اور
شیخ کامل محمد بن ابی بکر المجروحی مالکی اور امام نصیر الدین وودی شافعی اور امام علامہ
کعب العلوم العقلیہ والنقلیہ شمس الدین ابن القیم اور علامہ احمد بن الحسن اور قاضی
شہاب الدین دولت آبادی اور شیخ اجل امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی
شیخ احمد سرہندی اور مولانا و مستندنا شیخ الشیوخ شاہ عبد العزیز دہلوی اور
صاحب الشرعۃ الالٰہیہ اور صاحب ذخیرۃ السالکین اور صاحب نور الیقین لمن طلب الیقین
اور علامہ امام الائمہ قاطع اعناق المشرکین و المبتدعین امام تاج الدین فاکہانی مالکی
اور سوا انکے اور کئی علماء نے ایسے اقسام کی مجلس مولود کو بہت تشنیع اور تقبیح کے
ہی اور خوب بسط اور بیان شقوق سے ابطال اسکا کیا ہی چنانچہ کچھہ کلمات اُنکے
بطور اختصار اس مقام مین نقل کئے جاتے ہین کہا امام ابو عبد اللہ بن الحاج نے
بیچ کتاب مدخل اپنی کے فصل فی المولد و فی جملۃ ما احدثوہ من البدع
مع اعتقادھم ان ذالک من اکبر العبادات و اظہار الشعائر ما یفعلونہ فی
الشہر الربیع الاول من المولد و قد احتوی ذالک علی بدع و محرمات الی ان
قال و ہذہ المفاسد مترتبۃ علی فعل المولد اذا عمل بالسماع فان خلا منہ
و عمل طعاما فقط و نوی بہ المولد و دعا الیہ الاخوان و سلم من کل ما تقدم
ذکرہ فہو بدعۃ بنفس نیۃ فقط لان ذالک زیادۃ فی الدین و لیس من عمل
السلف الماضیین و اتباع السلف اولی لم ینقل عن احد منہم انہ نوی المولد
و نحن تبع السلف فیسعنا ما وسعہم انتہی ترجمہ یہہ فصل ہی مولد مین اور ایجاد

ہر لوگون نے نئی بدعت نکالی ہی ساتھہ اعتقاد عبادت ہونے اسکے کے اور ظاہر کرنے رسوم اسلام کے ایک یہ ہی کہ ماہ ربیع الاول مین مجلس مولود شریف کی کرتے ہین اور وہ کتنی بدعتون اور حرامون کو شامل ہوتی ہی یہانتک کہ کہا مصنف مدخل نے کہ یہہ سب مفاسد مرتب ہوتے ہین مولد کے کرنے پر جب کیا جاوے ساتھہ سماع کے پھر اگر خالی ہو ان مفاسد سے اور کرے کہانا اور نیت کرے مولد کی ساتھہ اس کہانے کے اور بلائے کہانے واسطے برادری کو اور بچے ان سب فسادون سے کہ بتفسیر گذرے ہین پس وہ بدعت ہی صرف نیت سے اس عمل کے کیونکہ یہ زیادتی ہی دین مین اور معمول سلف سے نہین اور پیروی سلف کی بہتر ہے اور کسی سے منقول نہین اہل سلف سے کہ اُنہنے مولود کیا اور ہم پیروی سلف کی کرتے ہین بس ہمارے واسطے وہی اچہا جو اُنکو روا تہا اور کہا احمد بن محمد بن بصری مالکی نے بیچ قول معتمد کے ومع ہذا قد اتفق علماء المذاهب الاربعة على ذم العمل به فممن يذمه العلامة معز الدين حسن الخوارزمی قال فی تاریخه ان صاحب اربل الملك المظفر ابو سعید الکوکری کان ملکا مسرفا یأمر علماء زمانه ان یعملوا باستنباطهم واجتهادهم وان لا یتبعوا المذهب غیرهم حتی مالت الیه جماعة من العلماء وطائفة من الفضلاء ویحتفل لمولد النبی صلعم فی الربیع الاول وهو اول من احدث من الملوك هذا العمل وقال ابو الحسن علی بن الفضل المقدسی المالکی فی کتابه جامع المسائل ان عمل المولد لم ینقل من السلف الصالح وانما احدث بعد القرون الثلثة فی الزمان الطالح ونحن لا نتبع الخلف فیما اهمل السلف لانه یکفی بهم الاتباع فای حاجة لنا الی الابتداع ترجمہ اور باوجود اسکے اتفاق کیا ہی علماے ہر چہار مذہب نے مذموم ہونے پر اس عمل سے ایک ان مین سے علامہ معز الدین حسن خوارزمی ہی کہا اُسنے کہ اربل کا بادشاہ ابو سعید کوکری مسرف تہا اپنے زمانہ کے علماؤ نکو کہتا کہ اپنے قیاس اور اجتہاد پر عمل کرین اور کسیکے مذہب کی تابعداری نکرین تا کہ میل کیا اسکی طرف ایک

گروہ نے عالمون اور فاضلون سے اور محفل کرنا مولود نبوی صلعم کی ماہ ربیع الاول مین وہی تہا جسنے یہ بدعت اول نئی نکالے بادشاہون سے اور کہا ابو الحسن علی مالکی نے جامع المسائل مین کہ عمل مولد کا سلف صالح سے منقول نہین بلکہ قرون ثلاثہ کے بُرے زمانہ مین نیا نکالا گیا ہی اور ہم پیروی خلق کی نہین کرتے جب چیزمین کہ سلف نے نہین کہا کیونکہ ہمکو متابعت سلف کی کفایت کرتی ہی کیا حاجت ہی بدعت نکالنے کی وقال الامام ابو عبید اللہ بن الحاج المالکی فی کتابہ المدخل بعد تعداد المقاسد فی ھذا العمل وان سلم من کل ماتقدم ذکرہ فہو بدعتہ بنفس نیتہ فقط لان ذالک زیادۃ فی الدین ولیس من عمل السلف الماضیین واتباع السلف اولے ولم ینقل عن احد منہم انہ نوی المولد ونحن نتبع السلف فیسعنا ما وسعہم اور کہا امام ابو عبید اللہ بن الحاج المالکی نے بیچ کتاب اپنی مسمی مدخل کے پیچہے شمار کرنے ان خرابیون کے کہ جو اس مولد مین لوگ کرتے ہین کہ اگر خالی ہو مجلس مولود کی ان سب خرابیون سے جنکا ذکر گذرچکا تو پہر بہی یہ عمل بدعت ہی صرف نیت سی اس عمل کے کیونکہ یہ زیادتی ہی دین مین اور نہین ہی عمل سے سلف گذشتہ کے اور اتباع سلف کا بہتر ہے حالانکہ نہین منقول ہوا کسی سے کہ اُسنے نیت کی ہو مولد کے اور ہم تابع ہین پہلے لوگون کے پس گنجایش رکہتی ہی ہمکو وہ چیز جو گنجایش رکہتی تہی اُنکو وقال ابو القاسم عبد الرحمان بن عبد المجید المالکی المقری فی تکملۃ التفسیر مایہتم بعمل المولد فیلیق ان ینکر علے مایہتم بہ وقال محمد بن ابی بکر المخزومی المالکی صاحب المنہل شرح الوافی فی کتابہ للبدع والحوادث ومن المنکرات القبیحۃ والمکروھات الفضیحۃ فی ھذہ الاعصار مایعمل بمولد النبی صلعم فی بعض الامصار وماھلک امۃ من امم المرسلین الا بالابتداع فی الدین وقال الامام العلامۃ تاج الدین الفاکہانی المالکی فے کتابہ لرد ھذا العمل ان عمل المولد بدعۃ مذمومۃ وقال الفقیہ الاصولی علاء الدین بن اسمعیل

الشافعي في شرح البعث والنشور ما يحتفل لمولده صلعم بدعة يذم فاعلها وقال
الحافظ ابو بكر بن عبد الغني الشهير بابن نقطة البغدادي الحنفي في فتاواه ان
عمل المولد لم ينقل عن السلف ولا خير فيما لم يعمل السلف قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا يصلح آخر هذه الامة الا بما صلح اولها وقال شيخ الحنابلة شرف الدين احمد
المعروف بابن قاضي الجبل الذي قال في مدحه الجزري انتهى اليه العلم باختلاف
المذاهب في التاويلات ان ما يعمل بعض الامراء في كل سنة احتفالا لمولده صلعم
فمع اشتماله على التكلفات الشنيعة بنفسه بدعة احدثها من يتبع هواه ولا يعلم
ما امر به صاحب الشريعة وبناه انتهى اور کہا ابو القاسم عبد الرحمان بن عبد المجید
مالکی مغربی نے تکملہ تفسیر مین کہ جو اہتمام کیا جاتا ہی مولد شریف کی عمل مین پس لائق ہی کہ
انکار کیا جاۓ اہتمام کرنیوالے پر اور کہا محمد بن ابی بکر مخزومی مالکی صاحب منہل شرح
وافی کے نے اپنی کتاب مین کہ بیان بدعات مین تصنیف کی ہی کہ ایک منکرات قبیحہ سے
اور مکروہات زشت سی اس زمانہ مین وہ کام ہی کہ کرتے ہین واسطے مولد نبوی صلعم کے
بعضے شہرون مین اور نہین ہلاک کوئی امت امتون سے پیغمبرون کے مگر دین مین بدعت نکالنے
کی شامت سے اور کہا امام علامہ تاج الدین فاکہانی مالکی نے اپنی کتاب مین کہ مولد معمولے
کے رد مین تالیف کی ہی کہ عمل مولد کا بدعت مذمومہ ہی اور کہا فقیہ اصولی علاء الدین شافعی
نے شرح البعث والنشور مین کہ جو محفل مناتے ہین واسطے مولد آنحضرت صلعم کے سو بدعت ہی
مذمت کیا جاوی کرنیوالا اسکا اور کہا حافظ ابوبکر بغدادی حنفی نے اپنے فتاوی مین کہ
عمل مولد کا سلف سی منقول نہین اور جو کام سلف مین نہین ہوا اسمین کچھ خیر نہین کہا
رسول اللہ صلعم نے نہین اصلاح کر سکینگے پچھلے لوگ اس امت کی جیسا اصلاح کیا اگلون نے
اور کہا شیخ حنبلیون کے شرف الدین احمد معروف ابن قاضی جبل نے جسکے تعریف مین امام
جزری نے کہا تھا کہ نہایت کو پہونچا تھا اس شخص کے علم اختلاف مذاہب کا
تاویلات مین جو کہ معمول ہے بعضے امیرونکا ہر سال مین محفل کرنا واسطے مولد
آنحضرت صلعم کے سو بنفسہ بدعت ہی باوجود شامل ہونے کے تکلیفات شنیعہ پر نیا نکالا

اسکو ایسے لوگون نے کہ ہوا نفس کے تابعدار ہین اور نہین جانتے کہ صاحب شریعت نے
کس چیز کا حکم کیا اور کس چیز سے منع کیا و فی الشرعۃ الالٰہیۃ و اذا علمت معنی
البدعۃ فاعلم ان من البدع المذمومۃ الشائعۃ فی الامصار والبلاد مجلس مولود
النبی صلعم لانہ لم یثبت من الادلۃ الشرعیۃ اما عدم ثبوتہ من الکتاب والسنۃ
فظاہر و اما من القیاس فلان المعتبر ہو قیاس المجتہدین بالشرائط المقررۃ
فی الاصول ولم یذہب مجتہد الی تجویزہ و اما من الاجماع فلان المعتبر ہو اجماع
المجتہدین ولما لم یثبت ذہاب واحد من المجتہدین الی اباحتہ فکیف یتصور
اجماعہم علی اباحتہ واستحسانہ علی ان الاجماع لابد لہ من سند وخلاف
الواحد مانع لہ کخلاف الاکثر والسند منتف ہہنا وکثیر من العلماء قد بالغوا
فی تقبیحہ قال ابن الحاج من المالکیۃ ومن جملۃ ما احدثوہ من البدع مع اعتقادہم
ان ذالک من اکبر العبادات واظہار الشعائر ما یفعلونہ فی شہر ربیع الاول
من المولد وقد احتوی ذالک علی بدع ومحرمات وقال عبد الرحمن المغربی
من الحنفیۃ فی فتاواہ ان عمل المولد بدعۃ لم یقل بہ ولم یفعلہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم والخلفاء والائمۃ وسئل الامام نصیر الدین الاودی
عن الاحتفال لذکر مولد النبی الکریم فاجاب لا یفعل لانہ لم ینقل عن السلف
الصالح وانما احدث بعد قرون الثلثۃ فی الزمان الطالح ونحن لا نتبع الخلف
فیما اہمل السلف لانہ یکفی بہم الاتباع وای حاجۃ الی الابتداع وبہذا قال
ابن الفضل وقال احمد بن الحسن فی ملفوظ ان ہذا العمل لم ینقل عن السلف
ولا خیر فیما لم ینقل عن السلف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلح آخر
ہذہ الامۃ ما یصلح اولہا نقل عن ابن النقطۃ وما احدث ہذا العمل من یتبع
ہواہ ولا یعلم ما امرہ صاحب الشریعۃ وما نہی عنہ قال ابن قاضی الجبیل وانا
قد روینا فی التاریخ ان صاحب اربل الملک المظفر ابو سعید کوکبری کان ملکا
مسرفا یامر علماء زمانہ ان یعملوا باستنباطہم واجتہادہم ولا یتبعوا المذہب

غیرهم من الائمة الاربعة حتی مالت الیه جماعة من العلماء وطائفة من الفضلاء
ویحتفل لمولد النبی صلی الله علیه وسلم فی الربیع الاول من کل سنة وهو اول
من احدث ووضع هذا العمل انتهی اور شرعة الالٰهیة مین لکھا ہی کہ جب جان چکا تو معنی بدعت
کا بین جان لے کہ بُری بدعتون مین سے جو مشہور ہو رہی ہین شہرون اور ملکو مین ایک مجلس مولد
آنحضرت صلعم کی ہی کیونکہ وہ ثابت نہین ادلہ شرعیہ سے سو ثابت ہونا اسکا قرآن و حدیث
سے تو ظاہر ہی لیکن نہ ثابت ہونا قیاس سے اسواسطے ہے کہ قیاس معتبر مجتہدونکا ہی ساتھ
شرطون کے کہ کتب اصول فقہ مین مقرر ہین اور کوئی مجتہد اسکے مباح ہونیکی طرف نہین گیا
اور ثابت نہونا اسکا اجماع سے اسواسطے ہی کہ اجماع بھی مجتہدونکا ہی معتبر ہی سو جب کسی ایک مجتہد
کا جانا بھی اسکے مباح ہونے پر اچھا جاننے پر علاوہ یہ کہ اجماع کے واسطے سند ضرور ہی
اور خلاف ایک مجتہد کا مانع ہی اجماع کا جیسا خلاف اکثر کا مانع ہی اور سند اس مسئلہ مین
نابود ہی اور بہت علمانے اسکے تقبیح مین مبالغہ کیا ہی کہا ابن الحاج مالکی نے کہ جملہ محدثات
اور بدعات سے کہ نئی نکالی ہی لوگون نے باوجود اعتقاد کرنے کے کہ یہ بڑی عبادت ہے
اور ظاہر کرنا شعارون اور رسوم اسلام کا ہی ایک یہ ہی کہ ماہ ربیع الاول مین مولد شریف
آنحضرت صلعم کا کرتے ہین حالانکہ وہ شامل ہے بہت بدعات اور حرامون پر اور
کہا عبد الرحمان مغربی حنفی نے اپنے فتادی مین کہ عمل مولد کا بدعت ہی نہ نقل کیا گیا ہی
اور نہ کیا ہی اسکو آنحضرت نے اور نہ حضرت صلعم کے خلیفون نے اور نہ دین کے پیشواؤن نے
اور سوال کیا گیا امام نصیر الدین وردی محفل کرنے سے واسطے ذکر ولادت نبی کریم صلعم کے
جواب کہا کہ نہ کیا جاوے کیونکہ یہ سلف صالح سے منقول نہین نیا نکالا گیا ہی بعد قرون
ثلاثہ کے بُرے زمانہ مین اور ہم پچھلون کی پیروی نہین کرتے اس خیر مین کہ سلف نے
نہین کیا کیونکہ ہمکو متابعت سلف کی کفایت کرتی ہی نئی بدعت نکالنی کے کیا حاجت اور
یہی کہا ہی ابن فضل نے اور کہا احمد بن حسن نے اپنے ملفوظ مین کہ یہ عمل مولد کا سلف سے
منقول نہین اسمین کچھ خیر نہین کہا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے نہین درست کرینگے
پچھلے اس امت کے جو کچھ درست کرینگے پہلے اسکے یہ نقل کیا ابن النقطہ نے اور

نیا نکالا اسلام کو خواہش نفس کے تابعداروں نے جو نہین جائز کیا کچھہ فرمایا صاحب شریعت نے اور
کس سے منع کیا اور کہا ابن قاضی جبل نے کہ روایت کیا گیا ہی ہم کو تاریخ مین کہ صاحب شہر
اربل کا بادشاہ مظفر ابو سعید کوکری بادشاہ مسرف تہا یعنے فضول خرچ بیجا خرچ کرنیوالا
اپنے زمانے کے عالمون سے کہا کرتا کہ اپنے قیاس اور اجتہاد پر چلو اور کسی دوسرے کے مذہب کے
تابعداری مت کرو چار دن ناموں سے یہانتک کہ راغب ہوا اسکی طرف ایک گروہ عالمون
فاضلون سے اور محفل کیا کرتا ولادت نبی صلعم کے ربیع الاول مین ہرسال سے وہی ہی جسنے
اول یہ بدعت نکالی اور اسکو رواج دیا تمام ہوئی کلام صاحب شرعۃ الالہیۃ کی قال
الامام کعب العلوم شمس الدین ابن القیم فی زاد المعاد ولا یخص المکان الذی
ابتدی فیہ الوحی ولا الزمان بشیء ومن خص الامکنۃ والازمنۃ من عندہ
بعبادات لاجل ہذا وامثالہ کان من جنس اہل الکتاب الذین جعلوا زمان
احوال المسیح مواسم واعیاد کیوم المیلاد انتہی اور کہا امام کعب العلوم شمس الدین
ابن القیم نے زاد المعاد مین کہ خاص کیا جاوے مکان ابتدائی وحی کا اور نہ زمانہ اسکا ساتہہ
کسی کام کے عبادت سے اور جو شخص خاص کرے مکانون اور وقتونکو اپنی طرف سے ساتہہ عبادات
کے اس غرض سے اور مانند اسکے ہوگا وہ جنس یہود نصاری سے جنہونے وقت احوال مسیح علیہ
السلام کو اور اسکے وقت ولادت کو موسم خوشی کے اور عید ٹھہرایا وقال فی مجموعۃ الفتاوی
للقاضی شہاب الدین الدولت ابادی سئل القاضی عن مجلس المولد الشریف
قال لا ینعقد لانہ محدث وکل محدث ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار انتہی
ترجمہ اور کہا ہی قاضی شہاب الدین دولت آبادی نے مجموعۃ الفتاوی مین کہ سوال کیا گیا
قاضی مجلس مولود شریف سے کہا نہ بنائی جاوے کیونکہ وہ بدعت ہی اور ہر بدعت گمراہی
ہی اور ہر گمراہی دوزخ مین جاویگی وقال صاحب ذخیرۃ السالکین موافقا لصاحب
نور الیقین لمن طلب الدین چیزی کہ نام آن مولد نہادہ اند بعثت رسول صلعم ہیچ پیدا
بدین امر نفرمودہ ونہ خلفاء او ونہ ائمہ دین خود این فعل کردہ انتہی وقال مسند الوقت
شیخ المشائخ الشیخ المجدد فی بعض مکتوباتہ الحمد للہ الذی ہدانا وما کنا

لنهتدی لولا ان هدانا الله لقد جاءت رسل ربنا بالحق علیهم من الصلوة
اتمها ومن التحیات اکملها صحیفه التفات که از روی کرم نامزد این حقیر ساخته بود
بوصول آن مبتهج ومسرور گردید جزاهم الله سبحانه خیراً اندراج یافته بود که اگر چنانچه مبالغه
در منع سماع متضمن منع مولود که عبارت از قصائد ونعت واشعار غیر نعت خواند نشست
نیز بود اخوی اعزی میر محمد نعمان وبعضے یاران آنجا که در واقعه آنحضرت صلعم دیده اند
از این معرکه مولود بسیار راضی ندیدا نیها ترک شنیدن مولود بسی مشکلست مخدوما اگر
واقعه را اعتبار بود در منامات اعتبار باشد مریدانرا به پیران هیچ احتیاج نباشد والتزام
طریقه از طرق عبث می افتد چه هر مریدی موافق وقایع خود عمل خواهد کرد ومطابق منامات
زندگانے خواهد نمود آن وقایع ومنامات موافق طریق پیر باشند یا نباشند ومرضی او
بوند یا نبوند بر این تقدیر سلسله پیری ومریدی برهم میخورد وهر بوالهوسی بوضع خود مستقل
گردد ومرید صادق هزار وقایع را با وجود پیر نیم جو نمیخرد ومطالب رشید بدولت حضور
پیر منامات را اضغاث احلام میشمرد ودر هیچ التفات بآنها نمینماید شیطان لعین دشمن
قوی است منتهیان از قید او ایمن نیستند واز مکر او لرزان وترسان اند از مبتدیان و
متوسطان چگوید غایته ما فی الباب منتهیان محفوظ اند وازسلطان شیطان مصئون بخلاف
مبتدیان ومتوسطان پس وقایع ایشان شایان اعتماد نباشد واز مکر دشمن محفوظ نبوند
ثم قال بنظر انصاف بینند که اگر فرضاً حضرت ایشان در این زمان دنیا زنده میبودند واین
مجلس واین اجتماع منعقد میشد آیا باین راضی میشوندند واین اجتماع را می پسندیدند یا نه یقین
فقیر آنست که هرگز این معنی را تجویز نمی فرمودند بلکه انکار مینمودند الی آخره - اور جناب
شاه عبد العزیز دهلوی قدس سره العزیز نے کتاب تحفه اثنا عشریه مین تعظیم
اوہام رافضیون بندرھوین قسم اوہام مین بعید دکرنے اس فعل کو رفضا کے جو
ہر محرم کے عشرہ کو ماتم ٹہرا رکھا ہے فرماتے ہین از ینجا معلوم شد که روز نزول الیوم
اکملت لکم دینکم وروز نزول وحی را وشب معراج را چرا در شرع عید
قرار نداده اند وعید الفطر وعید النحر را قرار داده اند وروز تولد ووفات هیچ نبی را

عیدنکردانید نذالی آخرہ قال اور کہا امام الائمہ شمس الائمہ امام تاج الدین فاکہانی
نے اما بعد فقد تکرر سوال جماعۃ من المبارکین عن الاجتماع الذی یعملہ بعض
الناس فی شہر ربیع الاول ویسمونہ مولدا اھل لہ اصل فی الشرع ھو بدعۃ
احدثت فی الدین وقصدوا الجواب من ذالک مبینا والایضاح عنہ معینا
فقلت وباللہ التوفیق لا اعلم لھذا المولد اصلا فی کتاب ولا سنۃ ولا ینقل عملہ
عن احد من علماء الامۃ الذین ھم القدوۃ فی الدین المتمسکون بآثار المتقدمین
بل ھو بدعۃ احدثہ البطالون وشھوۃ نفس اعتنی بھا الاکالون بدلیل ادرنا
علیھا الاحکام الخمسۃ فقلنا اما ان یکون واجبا او مندوبا او مباحا او
مکروھا او محرما ولیس بواجب اجماعا ولا مندوبا لان حقیقۃ المندوب ما
طلبہ الشرع من غیر ذم علی ترکہ وھذا لم یأذن فیہ الشرع ولا فعلہ الصحابۃ
والتابعون المتدینون فیما علمت وھذا جوابی عنہ بین یدی اللہ ان
سئلت عنہ ولا جائز ان یکون مباحا لان الابتداع فی الدین لیس بمباح باجماع
المسلمین فلم یبق الا ان یکون مکروھا او حراما فحینئذ یکون الکلام فیہ فی
فصلین والتفرقۃ بین حالین احدھما ان یعملہ رجل من عین مالہ لاھلہ واصحابہ
وعیالہ لا یجاوزون فی ذالک الاجتماع علی اکل الطعام ولا یقترفون شیئا
من الآثام وھذا الذی وصفناہ بانہ بدعۃ ومکروھۃ وشناعۃ اذ لم یفعلہ
احد من متقدمی اھل الطاعۃ الذین ھم فقہاء الاسلام وعلماء الانام سرج
الازمنۃ وزین الامکنۃ والثانی ان تدخلہ الجنایۃ ویقوی بہ العنایۃ حتی
یعطی احدھم الشیء ونفسہ یتبعہ وقلبہ یولمہ الی ان قال ھذا مع ان الشھر
الذی ولد فیہ صلعم وھو ربیع الاول ھو بعینہ الشھر الذی توفی فیہ فلیس
الفرح فیہ اولی من الحزن فیہ وھذا ما علینا ان نقول ومن اللہ تعالی نرجو
احسن القبول انتہی ترجمہ اما بعد بعد حمد وصلوۃ کے پس بار بار ہوا سوال ایک جماعت
صاحبان برکت کا جمع ہونے سے جو بعضے لوگ کہ ربیع الاول میں کرتے ہیں اور نام اسکا

مولود شریف مین آیا اسکی کچھہ اصل ہی شرع مین یا بدعت ہی نئی نکالی گئی دین مین
اوریہ تہا جواب اس مسئلہ کا روشن اور واضح کہ حاجت دوسری کی نہ چہوڑی پس جواب کہا مینے
ساتہہ توفیق الہی کے کہ نہین جانتا مین اس مولد کی کچھہ اصل کتاب و سنت مین اور نہین
نقل کیا گیا کرنا اسکا علما امت سے جو کہ پیشوا ہی دین اور چنگل مارنیوالے ہین ساتہہ آثار اگلون
کے بلکہ یہ بدعت ہی نکالا اسکو بیہودہ لوگون نے اور خواہش نفس کی ہی ارادہ کیا اسکو
بہت کہانیوالون نے ساتہہ دلیل کے پہیرا ہم نے اسپر پانچ حکم کو پس کہا ہم نے کہ یا یہہ
واجب ہو یا مستحب یا مباح یا مکروہ یا حرام اور یہ واجب نہین از روے اجماع کے اور نہ مستحب ہی کیونکہ
حقیقت مین مستحب وہی ہی جسکو طلب کیا شارع نے سوا مذمت اسکے ترک پر اور اسمین نہین اذن
شارع سے اور نہ کیا اسکو صحابہ رضؓ نے اور نہ تابعین نے جو کہ دیندار تہے اور نہ کسی اور نے جنکو مین
جانتا ہون اور یہی ہی مذہب میرا اس مسئلے سے سامنے خدا تعالے کے اگر اس سے پوچہا گیا مین
اور یہ بہی نہین جائز کہ مباح ہو کیونکہ بدعت نکالنا دین مین مباح نہین ساتہہ اجماع مسلمانون
کے پس نہ باقی رہا مگر یہ کہ مکروہ ہو یا حرام ہو اب کلام اسمین ہی بیچ دو فصلونکے اور فرق
کی درمیان دو حالون کے ایک یہ کہ کوئی شخص اپنے خاص مال سے کرے کہانا اپنی اہل و عیال اور
یارون کے واسطے اور نہ بڑہین اس جمع ہونے مین کہانا کہانے سے اور نہ کرین کوئی چیز
گناہون سے یہ قسم وہ جسکو ہم مکروہ اور بدعت اور یون کہتے ہین کیونکہ نہین کیا اسکو کسی نے
اگلون سے جو اہل طاعت تہے اور فقہ اسلام کے اور عالم جہان کے اور چراغ زمانون کے
اور زینت مکانون کے دوسرا یہ کہ داخل ہو اسمین جنایت اور قوی ہو ساتہہ اسکی اہتمام یہانتک
کہ دیتا ہی ایک انکا کچھہ چیز اور جیو اسکا پیچھے جاتا ہی اس چیز کے اور دل اسکے کو رنج پہنچاتا
ہی وہ دیدینا اس چیز کا یہانتک کہ کہا اس امام نے آخر کلام مین کہ یہ ماہ ربیع الاول وہ
مہینا ہی جسمین آنحضرت ؐ پیدا ہوے اور یہی مہینا بعینہ وہ ہی جسمین وفات پائی سو
خوشی کرنے اسمین بہتر نہین غم کرنے سے اسمین یہ ہی جو واجب تہا ہم پر اسکا کہنا اور
الله تعالے سے امیدوار ہین اچہے قبول کرنے کے والله اعلم بالصواب تمام ہوئی کلام انکے
بقدر ضرورت کے اور طعام فاکہانی کا شیخ جلال الدین سیوطی نے تعقب بہی کیا ہو اور ایک

رسالہ مین اُنپر رد وقدح بہی کیا ہی لیکن ناصر خاں کہاتی نے رسالہ سیوطی کا حرفاً حرفاً رد لکہدیا ہی
طالب شائق کو چاہئے کہ رسالہ ناصر خاں کہانے کو ملاحظہ کرے تو متیقن ہو کہ کیسطرحکا شک کلام
مین باقی نہین اس مجلس مولود کے مہتمان اور نہ کوئی اعتراض مجوزین کا باقی رہا اور کلام ان
بیس اکابر علما اور ائمہ مذاہب کے جو منقول ہوئی بلاریب تشنیع اور تقبیح ہر اس قسام کی مجلس
مولود کی چسپان اور دال ہی اور اعتراضات سے محفوظ ہین اگر یہ لوگ اگلے اور پچہلے
حنفی اور شافعی حنبلی اور مالکی سب کے سب وہابی ہین تو ہم بہی وہابی ہی ہین **لطیفہ** سبحان اللہ
قربان اس اُلٹی سمجہ کے نیکی برباد گناہ لازم ایسی مولود کے مجلس والے رسول اللہ کے دوست
ٹہرے اور اُسکے منکر وہابی بنے بدعتی گور پرستون کی کچہہ عادت ہی ہو گئی ہی کہ اگر ذرا بہی
اپنی مرضی کے خلاف کسیکا قول وفعل پاتے ہین تو فوراً وہابی کہدیتے ہین چنانچہ اندنونمین
بعضے چلّہ پوجنے والون نے چلّہ پرستی حرام وکفر کہنیوالے بزرگون کو ناحق وہابی مشہور
کردیا اور در بابت درست ہونے چلّہ پرستی کے ایک رسالہ بیہودہ اور پوچ کہ جسمین کلمات کفر کے
موجود اور دلیلین نامعقول واسناد غیر معقول ہین چہپوایا اور اپنے جاہل مریدون اور
معتقدون کے نزدیک شیخ اکبر بنے صندل عرس میلہ وتنبور کا ذبہ کی ترویج کو سنت وجماعت
کے نشانیان ٹہرایا اور اُنکے جواز کے دلیلین حدیثین موضوعہ ومسائل فقہ وتصوف غیر مسموعہ
لاتے لوگون پر تہمت کرتے کرتے اتنا مشق ہو گیا کہ رسول و فقہا وصوفیان باصفا پر بہی
ہاتہہ صفا کرنے لگے اور حدیث من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار سے
نہ ڈرے **مصرع** چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد ✧ تعجب ہے کہ اگر کوئی ٹہرا زانی
شرابی چور بت پوجنے والا رافضی خارجی بے نماز یہودی فاسق فاجر منافق مشرک بدعتی
کو تو یہ بدعتی اپنا بہائی وپیشوا جانتے ہین اور سنی سنت پر عمل کرنے والے مطیع
قرآن وحدیث کو مارنے کوٹنے وہابی کہنے کو ہر جگہہ تیار ہین اور ان لوگون کو اپنا پیر ومرشد
ووسیلہ وحمایتی سمجہکر اُنکے مددگار ہین **مصرع** پاس ایسے چاہئے تنہا باشی ایسے چاہئے
شاید انکو اُستادنے سوائے وہابی کہنے کے اور کچہہ نہین پڑہایا جیسا کہ کسی مغل نے ایک
طوطے کو دین چہ شک کے سوا دوسری بات کچہہ نسکہائی تہی اور چالیس دن مین

جو مولوی بنا تھا اُسکو سواے فیض نظر کے دوسری بات ہیچ آتے تھی ایسا ہی ان مولویوں
اور بدعتیون کو جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی سوا ہی ہانے کہنے کے کچھ نہین آتا چھٹی تہمت
زیارت قبور منع کرتے ہین تفصیل اسکی یہ ہی کہ ہم لوگ کبھی زیارت قبور سے منع نہین کرتے
ہان دوسری بدعتین جو کہ شرک اور حرام کام ہین جیسے کہ طواف کرنا قبر کو سجدہ کرنا
اور اصحاب قبور سے حاجت طلب کرنا اور وہان چراغ جلانا وغیرہ کو ضرور منع کرتے ہین
اور یہ بھی کہتے ہین کہ عورتونکو قبور کی زیارت منع ہی چنانچہ مستملے مین لکھا ہے و
یستحب زیارة القبور للرجال وتکرہ للنساء ترجمہ اور مستحب ہو زیارت قبور مردونکو
اور مکروہ ہی عورتونکو اور مجالس الوعظیہ مین ہی وَاَمَّا النِّسَاءُ فَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ
یَخْرُجْنَ اِلَی الْمَقَابِرِ لِمَا رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اَنَّهُ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ
زُوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ اور عورتین سو حلال نہین انکو کہ جاوین مقبرے کیطرف کیونکہ روایت
ہے ابی ہریرہ رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ تعالے نے زیارت کرنیوالیونپر
قبرون کے وعن ابن عباس رض قال لعن رسول اللّٰه زائرات القبور
والمتخذین علیها المسجد والسرج کذا فی المشکوٰة ترجمہ اور ابن عباس رض
سے ہی کہ فرمایا لعنت کی رسول خدا نے قبر کی زیارت کرنیوالیونپر اور انپر جو وہان سجدہ گاہ
بناوین اور چراغ جلاوین جیسا کہ مشکوٰة مین ہی وسئل القاضی عن جواز خروج
النساء الی المقابر فقال لا تسئل عن الجواز والفساد فی مثل هذا وانما
تسال عن مقدار ما یلحقها من اللعن واعلم کلما قوت الخروج کانت فی لعنة
اللّٰه وملائکته واذا خرجت تلحقها الشیاطین من کل جانبٍ واذا اتت القبر
تلعنها روح المیت واذا رجعت کانت فی لعنة اللّٰهِ کذلک حتی تعود وفی الحدیث
ایما امرءة خرجت الی المقبرة تلعنها ملائکة السموات السبع وملائکة الارضین
السبع فتمشی فی لعنة اللّٰهِ وایما امرءة دعت للمیت فی بیتها یعطیها اللّٰه تعالی
ثواب حجةٍ وعمرةٍ ترجمہ اور پوچھے گئے قاضی عورتون کے جانے سے قبرون پر کہ جائز
ہے یا نہین پس کہا نہ پوچھ جائز ہونے کو اور برائی کو ایسے کام کے یہ پوچھ کہ کس

قدر لعنت پہنچتی ہی اسکے عمل کرنیوالے پر کہ جبکہ وہ نیت کرتی ہی جانیکی لعنت برستی ہی اسپر

اللہ تعالے اور فرشتوں کی اور جب باہر نکلتی ہی گہیرتے ہین اُسکو شیطان ہر طرف سے

اور جب پہنچتی ہی قبر کے پاس تو لعنت کرتی ہی اُسپر روح مردی کی اور جب پہرتے ہی وہان سے

اللہ کی لعنت مین رہتی ہی گہر آنے تلک اور حدیث مین ہی کہ جو عورت نکلی مقبرے کیطرف

لعنت کرتے ہین اُسپر ساتون آسمان کے فرشتے اور فرشتے ساتون زمین کے پس

چلے جاتے ہی اللہ تعالے کی لعنت مین اور جو عورت کہ دعا کرتے ہی میت کو اپنی گہر مین سے

دیتا ہی اللہ تعالے اُسکو حج وعمرہ کا ثواب وروی عن سلمان رض وابی ھریرۃ

رض انہ علیہ الصلوۃ والسلام ذات یوم من المسجد فوقف علی باب دارہ

فاتت بنتہ فاطمۃ رض فقال لہا من این جئتِ فقالت خرجت الی منزل

فلانۃ التی ماتت فقال فذھبت الی قبرھا فقالت معاذ اللہ ان افعل

شیئًا بعد ما سمعت منک فقال لو ذھبت الی قبرھا لم ترحی رائحۃ

الجنۃ انتھی ترجمہ اور روایت ہی سلمان رض اور ابو ہریرہ رض سی کہ تحقیق جناب

علیہ الصلوۃ والسلام نکلے ایک روز مسجد سے اور ٹہرے اپنے گہر کے دروازہ پر سو آئی

بیٹی اُنکی حضرت فاطمہ سو پوچہا اُنکو کہ تو کہان سے آئی سو عرض کی مین گئی تہی فلانی

عورت کے گہر جو مرگئی پہر پوچہا حضرت نے کہ تو گئی اُسکی قبر پر کہا اُنسے معاذ اللہ کہ کرون

وہ کام جو سُن لون آپ سے اُسکی ممانعت فرمایا اگر تو جاتے اُسکی قبر پر تو ہرگز نہ سونگہتے

خوشبو جنت کے اور بخاری کی شرح عینی مین ہی قال ابن عبد البر

ولقد کرہ اکثر العلماء خروجھن الی الصلوۃ فکیف الی المقابر وحاصل

الکلام من ھذا کلہ ان زیارۃ القبور مکروھۃ للنساء بل حرام فی

ھذا الزمان ولاسیما نساء مصر انتھی اور نھیتکم عن زیارۃ القبور

فزوروھا مین کم ضمیر مذکر ہی اُسمین عورتین داخل نہین اصولیون کے صحیح مذہب

مذہب سے اور شیخ عبد الرحیم طاہری نے ترمذی کی شرح مین لکہا ہی لما ثبت ان الرخصۃ

قبل حدیث اللعن فالاصح عدم الرخصۃ للنساء فی الزیارۃ کما ھو مذھب

الجمهور ويويد ذلك تذكير صيغة الرخصة ايضًا انتهى اور شرح برزخ مین
بیچ باب زیارت رخصت قبور کے ہی ثم اعلم ان زيارة القبور ماذون فيه
للرجال وعليه عامة اهل العلم واما النساء فقد روى عن ابى هريرة
ان رسول الله صلعم لعن زوّارات القبور وعن ابن عباس رضى الله عنه صلى الله
عليه وسلم لعن زائرات القبور فلا يجوز لهن الرخصة فى زيارت القبور
وقال جمهور العلماء من اثبت الرخصة للنساء فى الزيارة فانما يستدل
بحديث نهيتكم الخ وهو استدلال بلا قياس لان خطاب الرجال لا يشتمل
النساء ولم يرد حديث فى حق النساء فلا يعم الرخصة فلا نصحيح انه
يباح للنساء زيارت القبور انتهى اور ایسا ہی سوا انکے بڑے بڑے محدثین و مجتہدین
اور فقہار کے نزدیک زیارت کرنی قبرونکی حرام ہی قطع نظر ان سب کے ان ملکون کے
عورتین قبرونپر زیارت کو کب جاتے ہین زیارت قبور یعنے صاحب قبر کے لئے دعا و استغفار
کرنا اور عبرت پکڑنا اور دنیا چھوڑ دینا اور آخرت کو یاد کرنا ہی بہلا انصاف کرو کہ اکثر
عورتون کو آیہ بسم تک یاد تو نہین نماز کبھی پڑہتی نہین ہی کیا دعا و استغفار کرینگے
انکا تو یہ حال ہی کہ ایک بغل مین لڑکا دوسرے ہاتھ مین ملیدہ کا طبق لیکر بال ہانکنے
خاک ہول پہانکنے گہڑی جو کی دنیہ کو یا پیادہ درگاہون پر جاتی ہین مجاورون سے
سامنے بے پردہ ہوکر چراغی و ملیدہ رکہکر سجدہ طواف کرتے ہین ناک گرڑتے ہین دعا کے
بدلے خود انسے دعا مانگتی ہین کہ یا حضرت میرے خصم کو بیل بنا دو ای صیا میرے داماد
کو اکلوتی بیٹی کا وبیل کردو ای پیر جی میرے لڑکے کا نصیب کہولو یا میران ولی میرے
بیٹے کو نوکری سے لگا دو یا شاہ مدار صاحب مجھکو رزق مراد لا دو وای شہہوار صاحب
دشمنونکو میرے زیر کردو اور استغفار کے بدلے آپ ناک رگڑتے ہین کہ پیر صاحب خلاف بانا
بہول گئی مجھپر غضب مت ہو اگلی جمعرات کو دوہرا غلاف لاؤنگی گئی جمعرات کو حاضر
ہوتے تھے لیکن تھوڑی بی بی نمازہی آگئی اسلئے دیر ہوئی یا ولی مجھپر مہربانی کی نظر
رکھو کب بیان اپنی خرچی مین سے مجاورکا خرچا اور پلاؤ کے رکابی چڑھا کر انکے پاؤن

اوٹھاتا ہے جو گڑگڑاتے ہین کہ وہ نوچیان آپکی لونڈیان کئی دن سے بیکار رہین یا پیر جلد
کسی موٹے مالدار کو انکے جال مین پھساؤ اور روزی کا دروازہ کشادہ کرو تو پہلے
خرچے ملتو ہی سوا من کے دیگ اور اطلس کا غلاف چڑھاؤنگی آتے سے زیارت کو جانیوالے
عورتون کے خیرخواہ بہلا یہ حرکتین تمہاری اعتقاد مین ٹہیک ہین یا بد ہے بتاؤ کہ پیغمبر
ان تینون کے کونسی عورت قبور کی زیارت بطور سنت کے کرتے ہے اگر ہزار پانچسو
مین سے کسی ایک نے بطور سنت ادا بھی کی تو النادر کالمعدوم کا کیا اعتبار پشاوری
قندہاری ملتانی کشمیری کابلی عجمی عربی علماء ہند و دکہن کے رسم و رسوم وواہیات سے
کیا واقف ان بدعتیون کے رسوم جاہلیت سے ایسی ملک والے بخوبی واقف ہین اسیواسطے
یہان کے علما انکے طور پر انکو تنبیہہ و تادیب و تہدید نرم و گرم نصیحت سے ملتا ہی و تشدید ہی
سے انکو شرما شرما کر انسے بدعتین چہوڑانے کی کوششین کرتے ہین یہ نا واقف ناحق
دخل معقولات کرکر خلل انداز امر معروف و نہی منکر ہوکے ان رسمی مسلمانون کیطرف
ہوکر انکے حمایتی بنکر حقانے لوگون سے ناحق جھگڑتے ہین ورنا صحون کی نیتون کو
دریافت نہین کرتے بلکہ جان بوجھکر حق کو ناحق کرتے ہین یا روپیہ زمانہ بھی لیتا ہی آیا ہی
کہ یزید کی خوشامد سے حضرت امام حسین رض کو دیدہ و دانستہ شہید ہی کر ڈالا لاکن
خسر الدنیا والاخرۃ ہی ہوئی اسیطرح یہ لوگ بھی جان بوجھکر جاہلون کے طرفدار
بنکر کہتے ہین کہ وہابی زیارت قبور کو منع کرتے ہین اتنا نہین جانتے کہ زیارت قبور جائز بھی
ہے مگر وہ بھی ہے حرام بھی ہے شرک و کفر بھی ہے جائز تو وہ ہے کہ جسطرح حضرت پیغمبر خدا ص
نے فرمایا یا کیا اسیطور سے زیارت کرے تو مسنون ہے تو وہ طور یہ ہے کہ قبر کے پاس
پہنچکر کہے السلام علیکم دار قوم مومنین اور اہل قبور کی مغفرت کیواسطے دعا کرے
اور انسے عبرت لیوے اور دنیا سے بے رغبت ہووے اور آخرت کو موت کو یاد کرے
حضرت نے اسیواسطے اجازت دی ہے کہ حاصل غرض زیارت قبور یہی ہے مکروہ
زیارت وہ ہے کہ قبر کو بوسہ دینا اور جھکنا اور وہان ہنسنا سونا دنیا کی باتین کرنا
کہانا پینا حرام وہ ہے کہ قبر کو سجدہ تحیۃ کرنا طواف کرنا ناچ کروانا باجے بجوانا غلاف

اُڑہانا **کفر و شرک** وہ ہی قبر کو سجدہ عبادت کرنا قبر والے سے حاجت مانگنا انکی نذر
دینا نہ ماننا انکو نفع نقصان پہونچانیوالے سمجھکر انسے بلا واسطہ توسل استمداد کرنا اِس
تقریر سے عرس و فاتحہ کے شوقین اور گھڑی جو کیان دینیوالیون کی حمایتی میاں درولی
کے پھیر البتہ پیچ و تاب کہا مینگے اور وہابی وہابی کرکر خوب سا شور و غل مچا دینگے مگر جب
فقہ و حدیث کے عبارتین اُستادون سے مطالعہ کرینگے تو خجالت سے کہسیانی ہوکر
سنت جاہلانہ کہکر افترے اور بہتان من مانتے کرنے لگینگے کیونکہ تہمتون کرنیکے انکے یہ
خوبڑ گئے ہین عام لوگونکو فریب دینے کے لئے مقید کو مطلق مطلق کو مقید بناکر اُس کے
نسبت حقانی لوگونپر کرتے ہین تاکہ کسیطرح آپ سچے بنے رہین مگر جھوٹے کو خداوند عالم کبھی
سرسبز نہین کرتا انکا دروغ بے فروغ کہل ہی جاتا ہی انکا ایک تیز فقرہ عوام الناس
کو بہکانے کا یہ بھی ہی کہتے ہین کہ چھاپے کے قرآن و کتابین مت لو وہابیون نے غلط کرکے
چھپوائے ہین اصل حقیقت یہ ہی کہ علماء ہند نے جزاہم اللہ خیر الجزاء جب غریب مسلمانون
کے ہمت علم دین حاصل کرنے مین کم دیکھے تب دین کے خیرخواہی سے قرآن و حدیث و فقہ کے
مسائل ہندی مین ترجمہ کیا تاکہ تھوڑی مدت مین مسلمان بنے خدا و رسول کے کلام و احکام
ایمان و اسلام سے واقف ہوجاوین فرض و واجب و سنت و مستحب و حلال و حرام و
مباح و مکروہ و شرک و بدعت و توحید و سنت با معانی جان لیوین اور بعضے خوش قسمت دیندار دولتمند
نے وے ترجمہ و کتابین با قیامت مالامال و وسیلۂ نجات سمجھکر چھپوا کر وقف
فی سبیل اللہ کین تاکہ فائدہ عام ہو غریب غربا بھی فیض پاوین سو الحمد للہ ان علماء
و امرا کے نیک نیتی کی برکت سے ہزارہا عام کے مسلمان اِس ہندی ہی کی بدولت
کام کے مسلمان ہوئے اور اس سبب سے اِن علم فروشون حق پوشونکا بازار سرد ہوا ایسا انکو
کوئی پوچھتا نہین ایک مسئلے کے جواب کے واسطے چھ چھ مہینے اُنکے آستانہ بوسی تھے
سو موقوف ہوئے تحفے وہدیے کا دروازہ بند ہوا ہندی کتابون سے بفضل الٰہی
آپ ہی بے منت تحقیق کرلیتے ہین ہر چند یہ لوگ منطق بے محل چھانٹتے ہین مگر وہی کہان انکے
ہین جو انہون نے چھ برسون مین نہ حاصل کیا تہا سو ہندی کے پڑھنیوالون نے حاصل

کر لیا اب بھی ہندی رسالے والے دین کے مسائل مین مطول و مختصر والے عمل والون کے جب
دم بند کر دیتے ہین تب دل مین کھسیانی ہو کر شور و غل مچا کر جاہلونکو کہتے ہین کہ یہ لوگ جاہل
اور رسالے ہندی پڑہکر نحویون صرفیون منطقیون اصولیون عالمون سے بحث کرتے ہین
اردو یا رویہ ہندی کتابین و ہابیون نے بالکل غلط بنا کر چھپوائی ہین سبحان اللہ
صرف نحو منطق اصول وغیرہ کتابین چھاپے کی تو درست ہوئین اور دینی رسالے اور
قرآن وحدیث چھاپے گئے نا درست قربان ایسی الٹی سمجھ کے خدا کے فضل و کرم سے یہ
لوگ انہین ہندی رسالون سے یا عمل نگینے مطلب جاننے سے کام ہے عربی ہو یا فارسی
منہہ دیکھنے سے کام پانی ہو یا آرسی **ساتوین تہمت** میت کی ثواب رسانی سے
منع کرتے ہین تفصیل اسکی یہ ہے نہ ثواب رسانی سے منع کرتے ہین تصدیق کی نیت سے کہانا
کہلانا منع کرتے ہین ہان نذر و منت جو کہ عوام کرتے ہین اور ہرگز ثواب رسانی کا ارادہ نہین
رکھتے البتہ اسکو منع کرتے ہین بلکہ ثواب پہنچانے کا طریقہ بتاتے ہین وہ طریقہ یہ ہے
کہ خواہ نقد خواہ جنس خواہ کہانا اپنے مقدور بہر مسکین و محتاجونکو دیوے اس نیت سے
کہ اے پروردگار اس خیر کا ثواب فلانے کی روح کو تو پہونچا دے یا یون کہے کہ اس
نیک عمل کا ثواب مردے کو اور بخشنے کا ثواب بخشنیوالے کو پہنچے اور اس سے زیادہ اس
مقدمہ مین کوئی حرکت نہ کرے کہ شرک اور گناہ سے بچ جاوے کذا فی زاد الآخرۃ
اور نذر ماننا اللہ تعالے کے سوا دوسرے کی اور شیرنی اور کہانا لیجانا قبر کے پاس نذر
کے راہ سے یا میت کی نزدیکی حاصل کرنیکو درست نہین ہے بلکہ بدعت اور مکروہ تحریمی
ہے اور کافرون کی عادت ہے بتون کے حق مین قال فی الدر المختار واعلم ان
النذر الذی یقع للاموات وما یوخذ من الدراہم والشمع والزیت
ونحوہا الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیہم فہو بالاجماع باطل وحرام
مالم یقصد واصرفہا للفقراء الاحیاء وقد ابتلی الناس بذلک ولاسیما
فی ہذہ الاعصار وقد بسط العلامۃ قاسم فی شرح درر البحار ولذا قال
الامام محمد لو کان العوام عبیدی لاعتقتہم بلا ولاء وذلک بانہم

لایعقلون فالکل یذ یعتبرون انتہی ترجمہ جان تو کہ نذر جو مانی جاتی ہی مردون کے واسطے اور لاتے ہین روپئے اور چراغ اور تیل اور مانند اسکے بڑے بڑے اولیاء کی قبرون پاس انکے خوشی چاہنے بس وہ ہی علماء کے نزدیک باطل اور حرام ہین جبتک کہ اسکے ماننے کا ارادہ نہو فقراء کے واسطے اور اس بلا مین پہنسے ہین لوگ خصوصا اس زمانے مین اور خوب کہولکر بیان کیا ہی علامہ قاسم نے درر البحار کے شرح مین اسی سبب سے کہا امام محمد نے اگر ہوون عوام میرے غلام البتہ مین آزاد کرون بدون ولا کے یہ اسواسطے کہ وہ ہی نہین سمجہتے سو اسمین ہوشیار ہوون اور عبرت پکڑین اور فتاوی عالمگیری کا بہی یہی مضمون ہی مگر جہلا نے لوگ ہر چند انکو سمجہا دین پر یہ نذر لغیر اللہ اور کسبیون کی چکنی چپڑی روٹی پلاو زردے کے کہانیوالے بدعت پسند ہرگز نہین مانتے اور عجیب لطیفے انصافا مین کہتے ہین حضرت کو عبد کا لفظ کہنا بے ادبی ہی اور انبیاء اولیاء کو علام الغیوب و کشاف الکروب و متصرف الامور جاننا سنت و جماعت کا عقیدہ ہی اور عرس مین ناچ باجا و پرستش قبور شادی غمی کی رسم مقرری و عید برات کی رسوم جو قدیم سے چلی آتی ہین سو بے تکرار و بے شبہ جائز ہین اور بے سر کے بال کہنے والے ڈاڑہی کترانے اور منڈانے والے موچہہ بڑہانیوالے بیاج خوار رشوت خوار زنا کار غیبتی چغلخوار ہتہی سوتار و یا لڑکون کو پہنانے والے محرم مین فقیر بنیوالے تعزیہ شدہی جہوٹی قبرین طاقچے پوجنے والے شاہ داول شاہ مدار شیخ سدو زین خان لال پری سبز پری وغیرہ کے معتقد بہوانی و کالی کی بکری کہانیوالے نماز دیوالے دیوالی کی رسم کرنیوالے صلح کل کے مذہب والے مرشدون کو قبرون کو سجدہ کرنیوالے مریدون سے سجدہ لینیوالے بندون کو معبود و مع اللہ کہنیوالے قرآن کو بیچنیوالے تسبیح کو منکیان نمازی کو ایڑی کا سجدہ گو زخانہ پاشجامہ کو گود ان کہنیوالے شرع کے منکر اہل سنت و جماعت ہین اور جو حضرت کو بندہ کہے انبیاء اور اولیاء کو حاجت روا مشکلکشا غیب دان نہ جانے اور عرس و قبور کی پوجا و نذر لغیر اللہ و شادی و غمی کے رسوم منع کرے اور سب سر کے بال کہے اور تعزیہ و چلہ پرستی کو برا جانے اور شاہ داول وغیرہ پیرون کی نشین ماننے بہوانی کالکا کالی وغیرہ کے بکرے کو حرام کہے منکر کون

بعقیون کا شریک نہو وے سجدہ لغیر اللہ کو حرام و شرک جاننے بے شرع فقیران کفر کے کلمے بکنے
والون کو اور مشائخ سجدہ لینیوالونکو اور حق پوش علماء کو جنکو خدا اور رسول نے برا کہا
اُنکی مذمت کرے وے وہابیا ور کلبیہ کی جماعت سے خارج بلکہ کافر سبحان اللہ ماشاء اللہ
خوب پہچان وعلامت وہابیون کی اور سنیون کی ٹھرائی ہو اگر انہین علامتون سے ہمکو
وہابی ٹھہراتے ہو تو ہم تو کیا بلکہ علماء سلف طبقہ متقدمین و متاخرین تمہارے نزدیک وہابی
ہوگئے تو الحمد للہ کہ ہمارے ہی کہنے سے ہم لوگ غالب بڑی جماعت والے ٹھرے اور
تم لوگ انہی ہی تقریر سے منکر انبیاء و اولیاء و منکر شفاعت و سنت و شریعت و منکر حدیث
و فقہ سبھے خوب ہی سر کے بل اوندہے منہہ بلکہ چاروں شانے چت گر پڑے ہو **آٹھوین**
تہمت نماز سنت نہین پڑہتے تفصیل اسکی یہ ہے کہ یہ بالکل محض بہتان ہے ہم تو
سنت رسول اللہ پر جان دیتے ہین اور بدعت و بدعتیون سے الگ رہتے ہین چنانچہ اسی
سبب سے ہم لوگ بدعتیون کے نزدیک مطعون ہین ہم بھی اگر انکی مانند تارک سنت و بدعت
پسند ہوکر انسے ملے جلے رہتے تو اتنی بدنامیان کیون اٹھاتے سدہ قبر پرستون کے
ملامت کا نشانہ کیون بنتے الحمد للہ بدنام ہونا دین کے سبب سے اور ہر کسی کا کسی کے طعنے
سہنا یہہ ہی عین دین و اتباع رسول اللہ کی سنت ہے کہ سنیون سے خود بخود ادا ہوتی ہے فللہ
الحمد علی ذلک ۵ ہان البتہ تو کہتے ہین کہ اقامت ہوگئی ہو اور جماعت ہو رہی ہو تو جماعت
مین ملجاوے اور وقتیہ فرض پڑہ لیوے بعدہ سنت کی قضا کرے حدیث اور فقہ کی کتابون
مین یہ مسائل موجود ہین مگر مفتری لوگون کو وہابی کہنے کی ایسی سخت بیماری ہوگئی ہے
کہ کوئی دوا اثر ہی نہین کرتی آخر یہہ مہلک بیماری انکو ہلاک کرکر چھوڑتی ہو بڑا تعجب
ہے کہ ناحق تہمتین بے سروپا تراش کر انکی نسبت ناکردہ گناہون پر کرتے ہین اور اپنا
دین و ایمان برباد دیتے ہین **نوین تہمت** قبرون پر پہول ڈالنا منع کرتے ہین
تفصیل اسکی یہ ہے کہ قبرون پر پہول ڈالنا کتب حدیث و فقہ معتبرہ سے اصلاً ثابت نہین
اور جو لوگ کہ سند اس حدیث کی لیتے ہین کہ حضرت صلعم نے دو قبر والونکو عذاب ہوتے ہوئے
دیکھکر بسبب شفقت نبوی کے ایک جریدہ کیا لیکر اس کو چیر کر دونو قبرون پہ

گاڑ دیا سو شیخ عبدالحق اس حدیث کے نیچے لکھتے ہین کہ بعضے لوگ اس حدیث کو پہول سبزہ
قبر پر ڈالنے کے لئے دستاویز بناتے ہین سو خطابی نے جو عالمونکا امام اور حدیث کے شارحون
کا سردار ہی اسکے دستاویز کو رد کرتے ہین اور انہون نے کہا ہی کہ اس حدیث سے پہول
و سبزہ قبر و نپر چڑہانا ثابت نہین ہوتا اور یہ بات بے اصل ہی صدر اول مین نہ تہی
اور کرمانی نے کہا ہی کہ اس گیلی لکڑی مین تاثیر نہ تہی کہ رافع عذاب ہو وہ برکت خاص
رسول اللہ کے ہاتھ مبارک کی تہی اور عینی شرح صحیح البخاری مین ہی وکذلك
ما يفعله اكثر الناس من وضع ما فيه الرطوبة من الرياحين
والبقول ونحوها على القبور ليس بشيء وانما السنة هي الزيارة ترجمہ
یعنے ایسا ہی جو اکثر لوگ کرتے ہین تر و تازہ پہول اور سبزہ وغیرہ قبرون پر رکہتے ہین
سو کچہ نہین سنت تو زیارت ہی اور فرمایا حضرت نے زوروا القبور فانها تزهد
في الدنيا وتذكر الآخرة یعنے زیارت کرو قبرون کی حال یہ کہ تحقیق زیارت
انکی بے رغبت کرتے ہی دنیا سے اور یاد دلاتے ہی آخرت کو پس جو کام کہ خلاف تزہد
دنیا و تذکر آخرت سے ہو سو زیارت قبور کے مطلب سے خارج ہی اب وہابی ہنسیوالے
ہزار تقریرین کرین یہ بدعتی کہ جن کے دل مین بڑی مضبوطی سے بدعت رچ رہی ہی
ہرگز نہ مانینگے بلکہ عوام الناس کو یہ مغالطہ دینگے کہ یہ رسم سالہا سال سے مسلمانون
مین رائج ہی کسی وہابی کے کہنے سننے سے ہرگز نہ چہوڑا جاہیے **دسوین تہمت**
قرآن خوانی سے منع کرتے ہین تفصیل اسکے یہ ہی کہ مطلق قرآن خوانی سے منع نہین
کرتے صراحۃً تہمت ہی مگر قبر کے گرد اگرد بیٹہکر بلند آواز سے قرآن پڑہنے سے نصاب الاحتساب
مین مکروہ لکہا ہی ان ختم القرآن جهرا بالجماعة ويسمى بالفارسية سيپاره
خوانى مكروه ترجمہ یعنے بیشک ختم قرآن کا بلند آواز سے ساتہ انبوہ کے جسکو
فارسی مین سیپارہ خوانی کہتے ہین مکروہ ہی اور اگر قرآن خوانی منظور ثواب رسانی
ہو تو بغیر مزدوری کے پڑہا جاوے نہین تو عند البعض ثواب نہین چنانچہ نصاب کے
عبارت ہی اجرة القرآن مثل ان يستاجر رجلا ليقرء القرآن على راس القبر

قیل ھذا القرأة لا یستحق بہ الثواب لا للمیت ولا للقاری ترجمہ یعنی مزدوری
قرآن کے جیسا کہ مزدور پکڑے کسی شخص کو تو کہ وہ قرآن پڑہے قبر پر کہا گیا ہے کہ اس پڑہنے کا
ثواب نہین ملتا نہ میت کو نہ پڑہنیوالے کو * اور نصاب الاحتساب مین ہے کہ مقرر کرنا قاری
کا قبر کے پاس بدعت ہے اور اسطرح کی قراءت مین کچہہ ثواب نہین اور نہین کیا اسطرح
کسی خلیفہ یا صحابی نے اور ہدایہ کی کتاب الاجارہ مین ہے اقرءوا القرآن ولا تاکلوا
بہ وفی الشاھان ای بالقرآن یعنے پڑہو قرآن کو اور نہ کہاؤ ساتہہ اسکے اور شاہان
شرح ہدایہ مین ہے یعنے نہ کہاؤ ساتہہ قرآن کے تیس معلوم ہوا کہ یہ کام قاریون کے حق
مین برا ہے اور میت کے حق مین بہی ثواب کا موجب نہین اور طریقہ محمدیہ کے اخیر مین پڑہنا
قرآن کا قبرون پر بیٹہکر اور اسپر مزدوری لینا صاف حرام لکہا ہے اور رد المحتار حاشیہ
در المختار مین حرمت اسکی خوب تحقیق سے لکہی ہے اور جوہرہ والے کے قیاس کو
خوب رد کیا ہے جس نے اجرت تعلیم قرآن پر قیاس کرکے اسکو بہی روا کیا تہا جسکو منظور
ہو ان دونو کتابون مین بہ تحقیق نظر کرے اور یہ دونو کتابین علماء ہندوستان کے
بنائی ہوئی نہین بلکہ طریقہ محمدیہ روم کی ولایت مین بنا اور رد المحتار شام کے ملک
مین وہان تو وہابی کا نام و نشان بہی نہوگا گیارہوین تہمت قبر کے پاس صدقے
سے منع کرتے ہین تفصیل اسکے یہ ہے کہ قبر کے پاس صدقہ دینا تو منع نہین کرتے مگر کہانا قبرون
پر عید و شب برات کو حلوا چپاتے شیرنے وغیرہ لیجانے کو البتہ منع کرتے ہین اور روٹی
و دلیہ خواجہ خضر کے نام سے جو بہادون کے مہینے مین دریا مین ڈالتے ہین انکو منع
کرتے ہین قبرون پر کہانا نذر و نیاز کا لیجانا منع ہے چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا ان زمانے کے
نفسانی علماء کو خدا تعالے نیک توفیق دیوے کہ حق کو باطل کا لباس نہ پہناوین اور
بدعت کی تحسین مین لب نہ ہلاوین اور بدعت پسندون کی خوشامد سے بدعتون کے
رواج کے فتوے نہ دیوین رباعی ای آنکہ بعلم خویشتن مغروری * میدان بیقین کہ از حقیقت
دوری * از علم غرض صحبت دین میباید * چون صحبت دین نباشد قہ مغروری * بارہوین
تہمت پہلے پیرون کے شجرون کو بانٹنے مین منع کرتے ہین تفصیل اسکے یہ ہے کہ

غلط ہی مگر حد سے بڑھ کر تعظیم کرنے کو اور قرآن کے عوض اُسی کی تلاوت کو اور اسکے پاس عود جلانے اور اسکو عطر لگانے کو اور قبر مین رکھنے کو منع کرتے ہین ہان اگر کوئی اپنے مرشدون کے نام یاد کرے یا تبرکاً اپنے پاس رکھے تو قباحت نہین بلکہ موجب خیر و برکت کا ہی مضمون پر پوشیدہ نہی کہ اس عاصی نے صرف تفصیل مضمون کے لکھنے پر کفایت کیا مفصلاً نہ لکھا نہین تو ایک رسالہ دوسرا بنتا اور جوابات انکے منشرح اور دوسری کتابون مین موجود ہین چنانچہ توقیت الایقان و فیض عام و باران رحمت و تفہیم المسائل و ضیاء الایمان و رد اتہامات وغیرہ کتابونمین ہے

فصل تیسری

اس فصل مین وہی مسائل ہین جو ہم مین اور انہین مختلف ہین مسائل کے سوال پر بدعت پسند و انکا جواب ہی اور بدعت شکن کا اسپر رد ہی **سوال** نیاز سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور حضرت غوث اور اولیاء کے درست ہی یا نہین **جواب** نیاز بزرگون کی صحنک و شربت و کھچڑی روٹ چونگا وغیرہ کہانے کے چیزون سے درست ہی **رد** سبحان اللہ بدعت کے چلانے اور سُنت کے مٹانے کی خوب تجویز نکالی ہی نیاز لغیر اللہ جو احادیث و فقہ سے حرام ہی اور باطل اسکو جواز کردیا اور طعامون کی تخصیص سے درست کردی نیاز کے کہانونکی تخصیص کرنا اور اُنکی تعظیم حد سے بڑھ کر کرنا جاہلان کور و عالمان مختلف الظاہر والباطن کا اختراع ہے کہ حضرت بی بی کے نیاز کا نام صحنک اور اسکو مردون نے اور نکاحی عورتون نے نہ کہانا اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی نیاز روٹ چونگے شربت کے سوا دوسرے کہانون پر نہو وغیرہ واہیات کا اعتقاد تو عوام سے بڑھ کر خاص بلکہ خاص الخاص کو جنکو عرف مین بڑے حضرت کہتے ہین یہانتک پہنچا ہی کہ اگر کوئی دیندار دلیل حدیث و قرآن سے ان لوگونکو اس بیہودہ عقائد سے منع کرکے تو بجز انکار و طعن و لعن کے جواب نہین دیتے کیا مقدور کہ اپنے آبائی و اجدادی رسمون میز جو کہ قدیم سے چلی آتی ہین فرق آجاوے بلکہ مقرر کیا ہوا بڑی بیگم صاحبہ و خانم صاحب کے معتبر دادیون سے ہی وہی فرض و واجب ہی اسمین ذرہ بہی تفاوت نہو بڑے حضرت کے تاکید ہوتے ہیں کہ کہانے کی تخصیص مین اور مقرری دنون مین تبدیل نہو اگر کسی نے رجب مہینے کے نیاز گنج کے پیالے اور حضرت امام کا کونڈا اور میران کی مہندی اور حضرت

پیر کے نیاز کھچڑا امام قاسم کا توشہ اصحاب کہف کے چراغان سہ بہری کی گھنگنیان تیرا تیزی
کا طبق شیخ سدو کی مرغی شاہ دولہ کی گائے شیخ عبد الحکیم کی حلیم بو علی قلندر کے گلگلے
سید جلال بخاری کی کہیر چپاتی سوا سیر کے روزہ کی نیاز کے مُرمُرے لال پری کے چنے
کشمش خواجہ نقشبند کا دلیہ خواجہ خضر کا گھوڑا غیبی پیر کا جہاز حضرت جبرئیل کا رتجگہ مدار صاحب
کے تہولی چاریار کی بہتی بیڑے شب برات کو دودہ بتاسے بے بے کے نیاز
سوا من کا روٹ آتش پری کی صحنک گود بہرائی کو مولے بکین ستو اور شادی مین قرآن
خوانی بونٹ چاٹن مین مرثیہ خوانی تیجے دسوین چالیسوین برسی مین سیویان ولیمہ کو کھچڑے
بچے ہے با ہوئے نیاز بھی وغیرہ کرے تو انکے عقیدہ مین ہرگز ادا نہو گے بلکہ جنکے نام کے
جو جو چیزین مقرر ہوتی ہین اگر وہی ہون جب ہی ہوگی بہلا یہ تو فرماؤ کہ کہانا دفن کرنا
اور چراغ نہ بنانا الاوے مین ہاتھ دہونا تیجا دوسرے دن یا چوتھے دن کرنا دسوان نوین
دن کرنا چالیسوین مین تین چار کم کرنا فاتحہ دیتے وقت کہانا میوہ تاس گانجہ افیون
شراب حقہ پانی کپڑے سامنے رکہنا حیض والی فاتحہ کا کہانا نہ پکانا نہ جا جس گہر مین ہو
وہان فاتحہ نہ دلوانا دیگ کو صندل لگانا ناڑا باندہنا فاتحہ کے وقت دیگ کا منہ کہولنا
فاتحہ کے بعد تسلیم کرنا یہ رواتین کونسی فقہ کی کتابون مین ہین اور ان رسمون مین
فرض واجب کے جیسا اہتمام کرنا اسکے کمی بیشی سے ڈرنا کونسا دین آئین ہے یہ حرکتیں
تو ازبسکہ مشابہت کفار نابہنجار کے ہین عاقل مسلمان ایسے بیہودہ حرکات سے باز رہیگا
علاوہ برین ان رسمون کے جواز پر کوئی دلیل کتابون ہوتے تو جواز کہنیوالا البتہ سرخرو
ہوتا مومن کامل وہی ہے جو مٹی ہوئی سنت کو جلا دے اور بدعت رواجی کو مٹا دے
اس تقریر سے کوئی خام و مفتری یہ نہ جانے کہ بزرگون کے ثواب رسانی سے منع
کرتے ہین حاشا وکلا ایسا نہین ہے بلکہ تراشی ہوئی تخصیصون سے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے
منع کرتے ہین اتنا ہی اگر کوئی بزرگون کے ارواح مبارک کو ثواب پہنچانے کے
نیت سے طعام پکا کر مستحقون کو کہلاوے تو یہ نہ سمجہے کہ فلانا ہی کہانا ہو یا فلانا ہی
دن ہو یا فلانے ہی لوگ کہا دین یہ سب قیدین اٹھا دیوے تو بالکل درست ہے

اور جاہی انکا رنہین خداوند عالم سمجھہ ہوے آمین **سوال** عرس کا دن مقرر کرنا کیسا ہی

جواب عرس کا دن مقرر کرنا بزرگونکا عمل ہی موافق حدیث شریف کے مارآہ المؤمنون حسناً فھو عند اللہ حسن یعنے جس چیز کو مومن نیک سمجھین وہ اللہ تعالے کے نزدیک نیک ہی مگر عرس مین ناچ وغیرہ اور صندل وعود بدعت و نامشروع و حرام ہی **رد** مقرر کرنا عرس کا اور ثابت ہونا اُسکا حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے اور خلفای راشدین رضی اللہ عنہم اور ائمہ مجتہدین او رفقہای معتبرین رحمۃ اللہ علیہم سے نہین ہی اور جو کام کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رض اور مجتہدین رح سے متحقق نہووے اُسکو موقوف رکہا چاہئی شرع کے مقدمہ مین ہمکو اعتبار امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رح کا ہی نہ مشائخان لاثیوفی کا قاضی ثنا اللہ پانی پتی نے تفسیر مظہری مین لکھا ہی جسکا معنی یہہ ہی کہ درست نہین ہی جو کرتے ہین جاہل لوگ اولیا اور شہدا کے قبرون کے ساتہہ سجدہ کرنا اُنکو یا طواف کرنا اُنکا یا روشن کرنا وہان چراغ یا بنانا مسجد اُس مقام مین اور جمع ہونا وہان آدمیونکا برسوین دن عید کے وضع پر اور نام رکہنا اُسکا عرس انتہی اور تعجب ہے کہ جواب دینیوالے نے کہا ہی کہ عرس مین ناچ وغیرہ نہووے سنو صاحبو عرس اُسیکا نام مشہور ہی کہ جسمین ناچ باجا اژدحام عوام عود صندل وغیرہ جمیع فساق چیزین موجود ہوین انکے بغیر عرس کہان ہوتا ہی مثلاً اگر اُسدن سب ملکر لاکہہ بار کلمہ طیبہ پڑہین اور اُس بزرگ کو ثواب بخشین یا لاکہہ بار استغفار اُس بزرگ کیواسطے کرین اُسکا نام ہرگز عرس نہ کہینگے اور اگر عرس کے معنے قبر پر لوگونکا جمع ہونا ہی تو اُسکا منع بہی حدیث صحیح سے ثابت ہی چنانچہ مشکوۃ شریف مین نسائی کے روایت سی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی ثابت ہی لا تجعلوا قبری عیداً یعنے مت کرو میری قبر کو عیدگاہ کہ اجتماع سرور و لہو لعب کا ہی اور یہ جمع ہونا موجب غفلت کا ہی پس جبکہ حضرت صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وصحابہ وسلم اپنی قبر شریف پر اژدحام کے اجازت نفرمادین تو دوسری کی قبر پر کسطرح جائز ہووی باوجود اسکے کہ ہمارے زمانہ میں ظاہر ہی کہ اہتمام عرس کا اتنا کرتے ہین کہ اسلام کے کام مؤمنین یعنے جمعہ وجماعت مین تو

عذر ہا ہی نامعقول لاتے ہین مگر زر زر ہی رنجبش صاحب کے عرس کی بیماری اور نوکری و قرضداری وغیرہ کا عذر لانا تو کیا اسکے قضا کو کفر و بدعت جانتے ہین اور عرس کے جگہہ ایسے بُرے کام ہوتے ہین کہ اسکا ذکر لکہنے سے قلم کو بہی شرم آتے ہی مگر بغیر ذکر کے عرس کو جائز کہنے والے نہ شرماوینگے سو انکو شرمانے کے لئے شمۂ احوال عرس کا بیان کرتا ہون کوئی تو کسی کے پگڑی چُرانے کی فکر مین ہی کوئی جیب کترنے کے تدبیر مین کوئی برقعہ والی بی بیون پر ٹکٹکی جماتا ہی کوئی بہتوجی کے ٹہوکر پر غش کہا رہا ہی کوئی عاشورون کی ٹہومری پر لوٹ پوٹ ہو رہا ہی کوئی شیخ جی کی درگاہ کے روبرو کانا پہوسی کر رہا ہی کوئی بزرگ کی قبر کو سجدہ کر رہا ہی کوئی طواف ہی کرتا ہی کوئی ناک گہسنی کر کر دعا مانگتا ہی مجاور سیرون عود جلا رہی ہین کدہر کے زیارت کہان کی عبرت نام دلی کی زیارت کا کام حظ نفسانیت کا اور جائز رکہنے والے نے عرس کے رسم کو جو مارآہ المومنون حسنًا سے ثابت کیا ہی سو اسکا جواب یہ ہی کہ یہ قول علماء مجتہدین و فقہاء معتبرین کے باب مین ہی نہ بیچ اجماع صوفیان صوف پوش و مشائخان دین فروش کے اور بعضے عرس کے شوقین شہوت پرستون کے خاطر سے بڑی تلاش کر کے یہ دلیل لاتے ہین کہ آنحضرتؐ بر سر ہر سال شہداء کے قبور کی زیارت کو جاتے تہے یاتی قبور الشہداء علی رأس کل حول یعنے آتے تہے شہیدون کے قبر و نپر ہر سال کے سرے پر سبحان اللہ بڑی قابلیت خرچ کی سنو یہ حدیث اول تو متصل الاسناد و مرفوع نہین ہی اور صحاح سے بہی نہین اور اگر صحیح بہی ہو تو مجمل ہی معلوم نہین کہ آنحضرتؐ بر سر ہر سال یعنے محرم کو یا بر سر ہر سال موت سے صاحب قبر کے زیارت فرماتے تہے اور اصول کے قاعدے سے مجمل حدیث پر عمل جائز نہین اور اگر اس حدیث کو مبیّن ہی فرض کرین جیسا کہ عرس کے جواز والے فرماتے ہین تو پہر بہی عرس پر دلالت نہین ہو سکتے بلکہ صرف زیارت قبر کے دلالت ہو سکتی ہی اور زیارت قبر کو تو کوئی نہین منع کرتا میان صاحب تمہاری تسلی فقط زیارت سے کب ہوتے ہے اور عرس تو اسی کا نام ہی جب تک قبر پر اودبگند ہر ہو مچلوا نے ضرور ہو وین اور اگر کوئی ہفتہ عشرہ مین زیارت قبور کیا کرے اُسے عرس کون کہیگا اور یہ سب بکھیڑا عرس میلے کا مجاور لوگون نے لگا رکھا ہی بڑے جز

اُسمین ناچ ہی کہ اُسی سبب سے وہان فاسقونکا جماؤ ہوا کرتا ہی دوکانین لگجاتے ہین تماشا دیکہنے کے واسطے جُہنڈ کے جہنڈ چلے آتے ہین اور اُسی سبب سے منیڈ نے زیادہ آتے ہی پہلا ناچ موقوف کرکے اُس سال مجاور صاحب سے پوچہو کہ منیڈ نے کا کیا حال ہی وہ مداعطون کے نام سے روکر کہیگا کہ مفت مین تین سیر عود جل گیا اور خاک بہی نہ ملی

نظم

عرس مجلسہا بکردند شیخہا
میدوند جُہلا چو پروانہ بر آن
اہلِ دنیا مثل حیوان غافلند
می نہند اخلاص با نیکان بدان
نہ کسے را نہی از منکر کنند
تا کہ با مکر و دغا زر میدہند
سخن شیرین ملائم میکنند
نذر و ہدیہ زر بایشان آورند
اہلِ باطل باطلان را میکشند
للخبیثین الخبیثات ست این

مثل ولے تا بگیرند خلق را
میکنند قوال را ملان در آن
نے تامل بہر دانہ مشرک اند
صلح با ہر نیک و بد مردم نہند
کہ مبادا مردمان ان بد برند
مکر و حیلہ میکنند از بہر مال
مردمان صد فریب از وی خورند
تا ریان مزار یا نرا جاذب اند
اہلِ حق از اہلِ حق خوش میشوند

می نہند والے چراغان اندران
دانہ اندازند تبرک اندران
بنشیند شیخ و فقیران زاہدان
تا کہ نیک و بد ثنائی شان کنند
از کلام اولیا سنجے کنند
نفس خود را مینمایند از کمال
تا بداند خلق اینہا کاملند
نوریان مر نوریانرا طالب اند
طیبات آمد ز بہر طیبین

سوال برسے کے فاتحہ درست ہی کہ نہین **جواب**

برسے بعض فتاؤن سے جائز ہوتی ہی اور بزرگون نے اسپر عمل کیا ہی اگرچہ بدعت ہی مگر بدعت حسنہ ہی اور دسوین چالیسوین کا کہانا لغو ہی شرع سے ثابت نہین مگر جبکہ تصدق نافع ہی بشرطیکہ غربا کو کہلادین ر و سنو صاحبو برسے جائز کہنے والے کی طمع باتین دریافت کرو کہ برسے کو جائز اور دسوین چالیسوین کو لغو ٹہرایا ہی کیسا فریبی ہی جسمین برسی جائز ہی اُس فتاوی کا نام تو لکہا ہوتا شاید جائز کہنے والے کے پاس ایسے بزرگون کی کوئی کتاب ہوگی جسمین سب بدعتی کہانے جائز ہین اور یہ عبارت اُسی کتاب کی ہوگی البھنك چكتة بين العصر والمغرب حلال وكل مسكر حرام الا اهلوله مگر اسکا رد ہماری سنت جماعت کی کتاب کشف الغطا و جامع البرکات مین یون ہی کہ آنچہ بعد سالے یا ششماہی و چہلم دزہ و دیم یا طعام مے پزند و آنرا بہانے گفتہ بخشیش

بیکلفند چیزی داخل اعتبار نیست پس معلوم ہوا کہ جیسی وہم و جہل بے اصلی ویسی ہی نہی ہے بے
اصل ہی اور وہ جو لکہا ہی کہ جبکہ تصدق نافع ہی بشرطیکہ غربا کو کہلا وے تو انصاف کیجیے
کہ ہمارے زمانہ مین جو تیجا دسوان وغیرہ کا کہانا کرتے ہین سو رسم ادا کرنے اور حصہ بخرا
برادری مین بانٹنے اور فخر اور نام کو کرتے ہین یا تصدق اموات کی نیت سی اور
غربا کو کہلاتے ہین یا تونگرونکو تورے بہیجتے ہین جب تصدق کی نیت نہو اور مستحقون
کو نملا تو بدعت حسنہ ہوا یا سیئہ اب اسکا جواب تم کچہہ نہ دے سکو گے ہم ہی سنو کہ فتاوی
بزازیہ مین ہی کہ مکروہ ہی طعام پہلے دن اور تیسرے اور ساتوین اور لیجانا کہانا قبرون کے
پاس مقرری دنون مین اور دعوت کرنے قرآن پڑہنے کے اور جمع ہونا نیک لوگون کا
اور قاریونکا ختم قرآن کو اور مکروہ ہی ضیافت لینا مصیبت والی سی کیونکہ یہ سنت ہی خوشی
کے ایام مین نہ غمی مین سو یہ بڑی بدعت ہی اور ایسا ہی ہی مشتملی [شرح منیۃ المصلی] اور فتح القدیر اور نوادر الفتاوی
مین کہ قبول کرنا مردے کیواسطے جو کہانا کرتے ہین بیشک مکروہ ہی تیسرے دن کرین یا
ساتوین یا مہینے یا برس مین کہانا اسکا علما و فضلا کو مکروہ ہی اور ایسا ہی نفع المشام
و قرا خانے وغیرہ معتبر فتاوی مین ہی اور کہا بزازی نے کہ اگر مساکین و فقرا کو کہلاوین
تو جائز ہی اور فرمایا رسول اللہ نے کہانا مردے کے نام کا مارتا ہی دلکو اور جامع البرکات
مین ہی خیرات کی نیت سی مردی کو ثواب پہنچانے کیواسطے جو پکاوین اسکا کہلانا ہی فقرا کے
دوسرونکو جائز نہین اور کچہہ پڑہنا کہانے وغیرہ پر اور ہاتہہ اوٹہانا اسپر بطریق رسم
فاتحہ کے کہانے کے اول یہہ طریق علما سلف سی ماثور نہین سلف کا یہہ دستور تہا کہ کہانے
کے بعد مغفرت کی دعا اہل ضیافت کے لیے کرتے تہے اسیطرح ہی شرح شرعۃ الاسلام مین
یہہ فاتحہ دینا جو عرف مین مشہور ہی اس دستور اور ترتیب کے ساتہہ جو عوام نے معمول کر رکہا ہی
کہ نذر و خیرات کی شیرنی کہانا لا کر سامنے رکہہ ملا کو کہڑا کر کے کچہہ الفاظ مقرری کے بعد
الحمد و قل ہو تہہ اوٹہا کر پڑہتے ہین اور اسکو فاتحہ کہتے ہین اور بغیر اس رسم کے کہانا اور
بانٹنا اس کہانے کا جائز نہین رکہتے بلکہ نقصان کا سبب جانتے ہین سو یہہ طریقہ شرعا
بدعت و مشابہت ہندوؤن کے ہی اور اگلے لوگونکا یہ رواج نہین تہا کما فی

نصاب الاحتساب ان معرفا یقوم فی صف النعال ویقرء بعد الختم ایۃ من الاخلاص ثلثا ومن الفاتحۃ مرۃ وھو قائم والناس قعود انہ بدعۃ ولم ینقل ھذا الصنع من السلف اور زاد الآخرت مین ہی کہ فاتحہ جو عوام کرتے ہین جیسی زمین کو لیپ کر شیرنی یا کہانا وہان رکہکر خوشبو جلاتے ہین اور وہان دب سی کہڑی ہو کر یا بیٹہکر ہاتہہ اُٹہا کر الحمد وغیرہ پڑہتی ہین اور بدون کرنے ان رسمونکی ثواب نہ پہونچنی کا اعتقاد رکہتی ہین یہہ بڑی بدعت ہی فاتحہ دلانیوالے مجتہدونکے **نقل** ہے مالی گانون مین ایک عورت نے بد عتیون کے تراشے ہوئے عرفے کے دن ملّا کو بُلا کر کہا کہ میرے خاوند کو مرد وز مین ملاؤ ملا نے کہا اُسکو مرکے تو دس مہینے ہوئے اب مرد وزمین کیسا ملاؤن خفا ہو کر بولے تم نہین جانتے تو خیر چلو فاتحہ دو ملا بیچارہ ایک لیپی پوتی جگہہ پر کئی قسم کا کہانا اور پانی اور میوہ اور حقہ رکہا ہوا دیکہکر حیران ہوا پر چار پانچ پیسے کے لالچ سے فاتحہ دینے لگا سو وہ مجتہدہ لہنگا اُٹہا کے اس اسبابکے پاس بیٹہہ گئی ملا صاحبنے بہتیرا ہی ہون ہون کیا مگر وہ نہ اُٹہی ملا بیچارہ جون تون ختم کو ختم کرکے پانچ پیسے لیکر وہان سے بہاگا واللہ اعلم مگر قیاس تو اچہا دوڑایا غرضکہ بدعت کے کام کرنے سے یہ فضیحتے و رسوائی ہوتی ہی بعضے پلاؤ کے لالچی کہتے ہین کہ اگر تیجے دسوین کا دن مقرر کرنا روا نہین تو جمعہ و عیدین کا دن مقرر کرنا بہی جائز نہین ماشاء اللہ خوب قابلیت جہاڑی اور خود مجتہد بنکر شرع مین عقل نا معقول کو دخل کرکے خوب دخل در معقولات کیا میانصاحبنے اہوش سنبہالکر بات کرو جمعہ و عیدین وغیرہ تو شریعت کے مقرر کئے ہوئے ہین تم بہی شریعت کی کتابون سے تیجے دسوین وغیرہ کے دن مقرر ہونا ثابت کردو اجی حضرت یہ قیاس مع الفارق ہی کنوئے مین گرے ہوئے کو تو رستی پکڑا کر اوپر کیطرف کہینچ لیا جاتا ہی بہلا بلندی پر جو الٹکا ہو اُسکو نیچے کیطرف کیونکر کہینچینگے ایسے ہی قیاس دوڑانے والون نے شراب اور بیاج اور شیخ سدو کا بکرا اور قصاب و ضیافت کا بکرا برابر کیا شیطان بہی ایسا ہی قیاس کر کر آدم کو سجدہ نہ کرکے ملعون ہوا نعوذ باللہ منہا **سوال** بسم اللہ جو چار سال چار مہینے چار دن کے بعد بچّے کو پڑہاتے ہین سو کیا حکم ہی **جواب** بسم اللہ اس مدت پر پڑہانا بدعت حسنہ ہی رد و

اِس جواب دینیوالے کی نئی شریعت نکالنی اور مجتہد بنی پر صد آفرین ہی اِس بزرگ کے پاس بدعت
حسنہ وہ ہی کہ جو خود کرتا ہی اور حسن جانتا ہی نہین تو بدعت حسنہ کیسی ہو گئی مجمع البحار کے خاتمہ
مین مذکور ہی وقد کتب الی شیخنا الشیخ علی المتقی فیما جرت علیہ عادۃ اکثر
اھل البلاد انھم یبتدؤن بتعلیم الصبیان للقرآن حین یمضی علیہ اربعۃ
سنین واربعۃ اشھر واربعۃ ایام ھل لہ اثر فی الحدیث او فی السلف
فکتب انہ لم یوجد لہ شیٔ یعتمد علیہ یعنی لکھا میرے شیخ کو شیخ علی متقی نے
اِس باب مین کہ یہہ جو اکثر لوگون مین رواج پایا ہی کہ شروع کرتے ہین بچونکو قرآن کی تعلیم
چار سال چار مہینے چار دن پر آیا ہی اِسکے لئے کوئی نشان حدیث مین یا سلف کی کتابون مین
پس لکھا شیخ نے کہ مقرر پایا نہین گیا اِس باب مین کچھہ کہ اعتبار کیا جاوے اور سیر اور جوھرۃ الابرار
ومعرفۃ الحقوق مین ہی کہ چار سال چار ماہ چار دن کے بعد حضرت رسول اللہ صلعم نے
حضرت حسنین رض کو مکتب مین بٹھلایا سو اِسکی کچھہ اصل نہین مجمع البحار کے روایت سکو
معلوم ہوا اور اگر اسکے اصل یعنی حسنین رض کو حضرت رسول مقبول کا اِس مدت پر مکتب مین
بٹھلانا ثابت ہو تو ایسے سنت کے منکر پہر تو بسم اللہ سنت ہوگی بدعت حسنہ کیسی ہوگی سبحان اللہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول و فعل تو بدعت حسنہ ٹھہرا اور بانیان رسم رسومیہ سنت وای برین
دانش و اجتہاد سنت کے منکر ایسے ہی الزام مین مبتلا ہوتے ہین اور حقانے لوگون پر انکار
سنت کی تہمت لیکر آپ ہی منکر سنت ٹھہرتے ہین ہان اتنا تو ثابت ہوا ہی کہ جب کوئی لڑکا عبد المطلب
کے اولاد مین سے پہلے بات کرنے لگتا ہی تو آنحضرت صلعم اِسکو کلمہ توحید اور قل ہو اللہ کی آیت
تعلیم فرماتے اور لڑکے گویائی کچھہ چار سال چار ماہ چار دن پر موقوف نہین بعضا دو
برس مین بعضا کم و زائد مین بات کرنے لگتا ہی مومن کو چاہئے کہ رسول اللہ صلعم کا پیرو رہے
خدا کا قرب حضرت ہی کی پیروی مین ملتا ہی اور اِس سیدہی راہ سے جتنا ادہر ادہر
ہوگا اتنا ہی راہ سے دور ہو کر آخر گمراہ ہوگا ۵ خلاف پیمبر کسے ۵ گزید ۵ کہ ہرگز بمنزل
نخواہد رسید ۵ لا الہ الا اللہ کے ساتھہ محمد رسول اللہ کا تصدیق کرنا اِسی لئے فرض ہی
اور ہر مسلمان کو بہت ضرور ہی کہ ہر امور مین حضرت کا اقتدا کرے اور یہہ بہی جاننے

کہ جسکام سے سُنت قوت پکڑتی ہو وہ کام سنت سے تعلق رکھتا ہے اور جو کام کہ بدعت کو قوت دیوے وہ بدعت سے رکھتا ہے اصول کا قاعدہ ہے کل ما ینجر الی الحرام حرام یعنے جو چیز کہ حرام کیطرف کھینچنے والے ہے وہ حرام ہے غرضکہ پیروی سنت کی بڑی دولت ہے اسی دولت کے ہاتھہ آنے سے عقدے اور نکتے کلام اللہ و کلام الرسول و اقوال فقہا کے کھل جاتے ہین اور سنت کے خلاف سے اور قول صحابہ و مجتہدین کو پس پشت ڈالنے سے بہتر فرقے والون مین ہوتا ہے اسیواسطے بہتر فرقے والون کو اہل سنت وجماعت والے اہل ہوا اور ناجیہ فرقہ کو سُنّی کہتے ہین شیخ مجدد رح فرماتے ہین کہ بدعت کدالی ہے اسلام کی اُکھاڑنیکے بدعتی جو سبب نابینائی کے بدعت کو تر و تازہ دیکھتا ہے کل کو جب نظر تیز ہو گے تو دیکھیگا کہ نتیجہ اُسکا سوائے خسارت اور ندامت کے کچھہ نہین ؎ بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت * کہ با کہ باختۂ عشق در شب دیجور * بزرگان دین فرض و واجب تو ایکطرف مستحبات و مباحات مین بلکہ عادات مین بہایت کیطرح سنت کے ساتھہ رہتے تھے اور بدعت سے بہت ڈرتے تھے غرض حضرت کے قول و فعل کے عاشق تھے حضرت امام زین العابدین نے چاہا کہ پاخانے مین جانے کے لیئے ایک جوڑا کپڑونکا جدا بنا رکھین پھر جب دریافت کیا کہ حضرت ایک ہی لباس رکھتے تھے بیت الخلا کے واسطے لباس مخصوص نتہا فوراً اپنے ارادے سے باز آئے شیخ محی الدین ابن عربی رح فرماتے ہین کہ امام احمد حنبل رح نے عمر بھر تربز نہ کھایا کہ مجھے کسی حدیث سے معلوم نہوا کہ حضرت نے اسکو کسطرح کھایا ہے **تنبیہہ** اندنون مین حضرت کی فرمانے کے موافق اسلام غریب ہوا اسلام کا پایۂ بدعت کی کدالی کے صدمے برداشت نہین کر سکتا اور چراغ سنت کا باد تند بدعت کا متحمل نہین ہوتا یہانتک تو نوبت پہنچی ہے کہ بدعتی لوگ مسلمان سُنّی پر برملا طعن کرتے ہین غرض یہی مسلمان سنت پر عمل کرنے سے عاجز و مطعون ہین ایسی غربت کیوقت مین کوئی بہادر دندان شکن ضرور ہے کہ سنت کو نصرت اور بدعت کو ہزیمت دے اس زمانے مین ہندوالون کی آبائی بناوٹی طریقہ کا پایہ عجب پختہ پتھر پر نقش ہو گیا ہے کہ محمد عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے شریعت کے ٹکر سے ٹوٹتا نہین اور طریقہ محمدیہ کے زور سے پیچھے ہٹتا نہین بلکہ اس دین حق کو پس پا کر دیا ہے اور یہ ناخلف ایسے پیدا ہوئے ہین کہ سلف کی چال کو نیا مذہب اور اپنی تراشی ہوئی چال کو پرانے رسوم کہتے ہین اور اس بناوٹی طریقہ کے مدد

پہونچانیوالے گمراہ جابجا موجود اور اس باطل راہ کے مددگار ہر جگہہ ہویدا ہین اور دین محمدی کا نہ کوئی غمخوار نہ مددگار رہی بلکہ اگر کوئی دیانتدار شریعت کے حکمون کو ظاہر کرنے لگی تو ہر طرف سے مشرک اور بدعت پسند لوگ اسکو مار مار کرتے ہین حتی کہ اس غریب کو کہین امن کی جگہہ نہین ملتی سوای قبر کے یا اسکام سے باز آنیکے برخلاف بدعتیکے کہ ہر کہین اسکی حمایتی موجود ہین بہلا امتحان کیواسطی بدعت یا بدعتیون کی مذمت کر کر دیکہو تو سہی کسطرح سی بدعتیون کے طرفدار لوٹ پڑتے ہین اور چو طرف سی اسکو تنگ کرتے ہین کہ یہ فسادی جماعت مین پہوٹ ڈالتا ہی ہیہات ہیہات کوئی سننیوالا اور انصاف کرنیوالا نہین لیمذ رسول کے احکام ظاہر کرنا فساد ٹہرا اور ہندون کی چال چلنا اسلام اور اتفاق ہوا عجب دور اندہا دہند ہے کہ بد نیکون پر عیب لگا دین بیدین دینداروں کو دبا دین مشرک توحید والون پر طعن کرین بت پرست خدا پرستون کو ڈرا دین جاہل علما سے بیجا بحث کرین عالم جاہلون سی میل رکہین نام کے مسلمان کام کے مسلمانون کو کافر کہین بدعتی سنیونکو غلام رکہین پوری پوری توحید بیان کرنیوالونکو شفاعت و کرامت کا منکر ٹہرا دین صاف صاف طریقہ سنت پر چلنے والونکو منکر رسول و بدمذہب قرار دین تارک سنت کہین ٹہیک ٹہیک اماموں کی قول پر چلنیوالونکو منکر بولین اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ رباعی چکنم چشم آسمان کورست ✤ چکنم گوش روزگار کرست ✤ ہر کجا عالمست مغلوبست ✤ ہر کجا جاہلست معتبرست ✤ حق تعالے مومنونکو خصوصا علماء کو توفیق دیوے کہ ایسی زمانہ پر آفت میں بدعت کی خوف سے لب ہلا دین کہ شیطان اسی ست آویز سے بناء اسلام کی کہانی اور سنی مسلمان کو ہدایت فرماوے کہ ایسے امتحان کیوقت مین بدعتیون کے ڈرانے اور تنگ کرنے سے سنت رسول کو چہوڑ کر بدعتی نہ بنین اور سو شہیدون کی ثواب سے محروم نرہین حتی المقدور سنتونکو جلا دین بدعتونکو مٹا دین مگر اتنا بہی خیال رکہین کہ تہوڑی نیکی بہت بدی کیطرف نہ کہینچے اور فتنہ خفتہ کو بیدار نہ کری کیونکہ آخری زمانہ ہی اور اسلام غریب اور اہل اسلام ضعیف ہین اور افراط و تفریط مین گرفتار نہو وی خیر الامور اوسطہا پر عمل کرے نہین تو مطلب فوت ہوگا اور سنی سنیے سی نکلکر بدعتی

تتمہ عن نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے نواس ابن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے فرمانبرداری کسی مخلوق کو بیچ نافرمانی خالق کے روایت کیا اسکو بیچ شرح السنہ کے

ہنیگا ہماری زمانہ مین بدعت کا ایسا زور ہی کہ سُنت کے نام سی لوگ بہاگتی ہین سنت کا بیان کرو
تو اُسے وہابی معتزلہ کہتے ہین اور بدعت پہ بدعت کئی جاؤ تو خاصے سُنی بلکہ ولی بنجاتے ہین
اول کے زمانے مین ایک سنت چہوٹی سی چہوڑنی سے تارک سنت و بدعتی کہلاتے تہے اور اب
سُنت بجا لانے اور بدعت چہوڑ دینی سے بد مذہب کہلاتے ہین کوئی مسلمان حضرت ص
وصحابہ وتابعین وتبع تابعین اماموں دین و اولیا رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے قول و فعل کے
تحقیقات نہین کرتا اور اتنا نہین جانتا کہ اُن حضرات کے قول و فعل کے مطابق جسکا عمل
ہووی سراج ہی دلوکان عبد احبشیا اور اگر مختلف ہی تو مخالف ہی دلوکان سیدا
قرشیا اے مسلمانون باپ دادا کی رسمون کے بدلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
سنت ہونگے نہین ہی بلکہ سنت رسول تو وہ نعمت ہی کہ اگر دونو جہان بدلے ملجاوی تو بہی سستی ہی
ابن مسعود رض کا فرمودہ ہی کہ بدعتیں ظاہر ہونگی یہانتک کہ جب انمین سے کسی بدعت کو بدل
ڈالین تو لوگ کہینگے کہ سنت بدلگئی حضرت علی رض سے روایت ہی کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے
کہ اسلام مین میری پیٹہہ کسی نے نہ توڑی مگر بدکار عالم اور بدعتی پرہیزگار نے حضرت عبداللہ
بن عمر رض سے روایت ہی کہ کسی امت نے اپنے نبی کے بعد اختلاف نہ کیا مگر یہ کہ اُس امت کے
باطل والی حق والون پر غالب آگئی ابو حذیفہ فرماتے ہین کہ لوگون پر ایک زمانہ آویگا کہ سچا
عالم اُنمین سوئے گدہی کی لاش کے ذلیل رہیگا لوگ اُسکی طرف ہوکر نہ نکلینگے اور مومن بے ایمانو نہین
لونڈے سے بہی زیادہ خوار و ذلیل رہیگا پہا یو یہہ وہی وقت ہی کہ جسکی خبر مخبر صادق
نے اول ہی سے دی صدق اللہ العلی العظیم وصدق رسولہ الکریم علیہ و
علی آلہ التحیۃ والتسلیم **سوال** بزرگونکی منت ومرادکے گونڈے وکندوری وغیرہ
کہانا حلال ہی یا حرام **جواب** منت مرادکا کہانا جائز ہی یا مطلق جائز کہنا خود راے
وخود بینی ہی یہہ منت کے مضمون پر تو خیال کرنا تہا کہ جاہل کہاکرتے ہین اے سید جلال الدین
بخاری اے عجب پتلی اے امام اگر تم میرا فلانا کام کرو تو تمہاری منت کی گونڈی وکندوری وکہیر ادا
کرونگا یہ منت تو مخلوق کے ہی بحرالرائق مین ہے انعقد الاجماع علی حرمۃ نذر المخلوق
ولا ینعقد نذر المخلوق انہ حرام بل سحت ولا یجوز اخذہ واکلہ یعنے

علماکا اتفاق ہی مخلوق کے نذر حرام ہونے پر اور یہہ نذر درست نہین ہوتے اور وہ حرام
ہے بلکہ حرام سے بدتر اور جائز نہین اسکا لینا اور کہانا اور دلیل الصالحین مین ہے النذر
لا یکون الا لله تعالی فمن نذر لنبی او ولی لا یلزم علیہ شیء فان اعطی ذلک
الشیء لاحد من الناس علی تلک النیۃ لا یجوز اخذہ ان علم الاخذ بذلک
فان کان طعاما لا یحل اکلہ وان کان ذبیحۃ فہو میتۃ فان اکلوا وسموا الله
تعالی علیہا کفروا جمیعا وان نذروا الله تعالی فاکلوا اثم وہبوا ثوابہ لاحد
من الناس فذلک یجوز یعنے نذر نہین ہوا کرتے سوا اللہ تعالے کے پہر جو شخص نذر مانے
کسی پیغمبر یا ولی کیواسطے نہین واجب اسپر دینا کسی چیز کا پس اگر دیوے وہ چیز کسیکو لوگون سے
اس نیت پر تو جائز نہین لینا اسکا اگر جانے لینے والا اسکو اگر طعام ہی تو حلال نہین اسکا
کہانا اور اگر حیوان ذبح کیا گیا ہی تو وہ مردار ہی پہر اگر اسکو کہاوین اور اسپر بسم اللہ پڑہین تو
کافر ہوسکے سب اور اگر نذر اللہ کیواسطے مانین پہر کہاوین پہر ثواب اسکا کسیکو بخشین
اور دیوین سو یہ جائز ہی تب جو کوئی نذر کرے نبی یا ولی کیواسطے لازم نہین ہوتا اسپر
کچہہ پس اگر دیوی وہ چیز کسیکو اسی نیت پر لینا روا نہین اگر جانتا ہی پس اگر کہانے کی چیز ہے
تو اسکا کہانا حلال نہین اور اگر جانور مذبوح ہی تو وہ مردار ہی پس اگر کہاوین اور بسم اللہ
کہین اسپر تو سب کافر ہووین اور اگر نذر کرین خدا تعالے کے اور کہاوین اور بخشین اسکا
ثواب کسیکو تو یہ جائز ہی **سوال** مولانا وبالفضل اولنا حاجی الحرمین الشریفین جناب
نواب قطب الدین خانصاحب دہلوی دام مجدہ کا الطعام المنذور لغیر الله حلال ام
حرام وان کان حرام فبای سبب حرام بینوا وتوجروا یعنے طعام منت مانا گیا غیر اللہ
کے لئے حلال ہی یا حرام اور اگر حرام ہی تو کس سبب سے حرام ہی بیان کرو تو اجر دیئے جاؤگے
جواب الحمد لله رب العلمین رب زدنی علما حرام باطل کما فی عامۃ
الکتب والله سبحانہ وتعالی اعلم امر برقمہ المقصر عبد الله بن محمد میر
غنی الحنفی مفتی مکۃ المبرکۃ کان الله لہما حامدا مصلیا مسلما [عبد الله]
یعنے طعام نذر لغیر اللہ کا حرام ہی اور باطل ہے جیسا کہ اکثر کتابون مین موجود ہی اور اللہ تعالے

خوب جانتا ہے حکم کیا لکہنے اسکے کا قصور وار عبد اللہ بن محمد میر غنی حنفی مفتی مکہ معظمہ نے اللہ تعالے ۔ مددگار انکا ہو جیو حمد کر کے اور درود اور سلام کہکر پس معلوم ہوا کہ جواز کا حکم دینے والا عجب خود پسند ہے معلوم نہین کہ یہ مسئلہ اپنے اچہا دسے تراشا ہے یا سینہ بسینہ اسِ تک پہونچا ہے زین کے کامون مین تو رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابعدار رہی چاہئے چنانچہ فرمایا اللہ تعالے نے سورۂ نسا مین فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما سو قسم ہے تیرے رب کی انکو ایمان نہو گا جبتک تجہی کو منصف نہ سمجہین جو جہگڑا اُٹھے آپسمین پہر نپاوین اپنے جی مین خفگی تیرے فیصلے سے اور قبول کرین مانکر یعنے جب کسی عبادت یا دنیا کے معاملہ یا رسم یا عادت کی بات مین لوگونکو آپسمین جہگڑا اُٹہے ایک کہتا ہو کہ یون کیا چاہئے دوسرا کہے یون نہین تو ایسے وقت مین چاہئے کہ حضرت صلعم کو منصف وحاکم ٹہراوین پہر جو حکم کہ حضرت کی حدیث سے ثابت ہے اُسکو بجان و دل قبول کرین خواہ مرضی کے موافق ہو یا مخالف تب مسلمانی کا دعوی سچا ہے اور جو حضرت کے انصاف پر راضی نہو کر چون و چرا کرے وہ مسلمان نہین کافر و منافق ہے اس زمانے مین اکثر ہندوستان کی مسلمانون مین نہ رہی باتین اور نئے عقیدے اور رسمین رائج ہین اور ایک جہان اُسمین گرفتار ہے ع عام کا کیا ذکر کیجے اسجگہہ خاص لوگونکا ہوا ہے حال یہ ٭ پوجنے لاگے کرشن اور رام کو ٭ رہ گیا اسلام باقی نام کو ٭ مثلاً لڑکا پیدا ہوتے بکرا ذبح کرنا نہ جاکے چارپائی پر تیرہ کلام اللہ رکہنا چہٹی کرنا سالار بخش مدار بخش پیر بخش خواجہ بخش نام رکہنا نہ جاکا خون چالیس دن تک کم مین بہی اگر پہنہ ہو تو بہی سکو جانہ تک ناپاک سمجہنا چار برس چار ماہ چار دن پر بسم اللہ پڑہانا ختنہ والے کے ہاتہہ مین لونگ کنگنا باندہنا شادی مین کنگنہ جلوہ سہرا مقنع تیل سرہی سانچق آتشبازی تیرہیان منڈیان ناچ قسم کے کپڑے مہندی رت جگہہ ٹوٹکے ٹونے چوتہے جہکے سہرا لاکہہ اشرفے کا مہر وغیرہ حرکتین کرنا محرم مین گوشت پان چارپائی پر سونا ترک کرنا تعزیہ علم شدہ مہندی ٹہٹی سیج بال صاحب ڈہال صاحب بنانا صفر مین تیرہ دنکو تیز سمجہنا آخری چار شنبہ کے دن سیر کو جانا ربیع الآخر مین حضرت پیر کے مہندی چراغان کرنا جمادی الاولی

مین شاہ مدار کے چلّے کو پوجنا رجب مین ہٹیلی کی نیاز کنڈوری سید جلال بخاری کے
کونڈے کرنا شعبان مین نیا عرفہ ٹھراکر شبی میت کو مردون مین ملانا آتشبازی کرنا تہوار
چپاتے کے سوا کسی دوسرے طعام پر فاتحہ نہ دلوانا چراغ بہت جلانا ہندون کی مانند گنیش
کے پوجا کرنا ذیقعد کے مہینے مین شادی نہ کرنا میت کے ساتھہ توشہ لیجانا سُہاگن کے
جنازے پر لال چادر ڈالنا کنواری کے جنازے کے پایون مین لال ناڑا باندہنا میت کے
چارپائی کو منحوس جانکر اسپر نہ سونا عزرائیل کے نام کو اور سورۂ یٰس کو نحس جاننا قبر
مین شجرہ رکہنا تیجا دہم بیستم چہلم چہ ماہی برسی عرس مقرر کرنا قبرون پر غلاف ڈالنا
بیٹی کو حصہ نہ دینا شگون لینا فال دیکہنا گنڈے تعویذ کرنا قرآن کی آیتین اور قل
ھو اللہ الٹی پڑہنا ہولی دیوالی دسہرا وغیرہ رسوم کفار مین شریک ہونا چہوٹون
بڑونکو السلام علیکم کہنے کو بے ادبی سمجہنا ہمہ اوست کہنا جبر وقدر کے مسائل مین تحقیق
کرنا صحابہ کے معتقدونمین افراط وتفریط کرنا اہلبیت کی محبت مین سستی کرنا اپنے حسب
ونسب پر فخر کرنا بیوہ کے نکاح کو ننگ وعار سمجہنا اور اسکے سوا ہزارہا رسم جو جاری ہین اور
لوگ منع بہی کرتے ہین تو ایسے وقت مین حضرت صلعم کو منصف وحاکم ٹہراکر دریافت کرنا چاہئے
پہر جب حضرت کے قول وفعل اور صحابہ کی چال اور تابعین اور مجتہدین کے اقوال واحوال
سے قطعًا ان کامونکا برا ہونا ثابت ہوجاوے تو خوشی سے چہوڑ دینا چاہیے اور جو دریافت
کر کر ناخوش ہو اور اپنی آبائی واجدادی رسم پر اڑا رہے اور نہ چہوڑے وہ ہرگز مسلمان
نہین بلکہ کافر ومنافق ہے اور اسمین شک نہین کہ یہ سب رسمین تینون زمانون
مین نہین اور جو دین کی بات ان زمانون مین نہو وہ بات مردود ہے افسوس ہے کہ
اکثر تقریبی مسلمان بے علم جو کہ ہندوؤن کی رسم کرتے ہین اور اپنے آپکو بڑا مسلمان
جانتے ہین وہ سب خاص دین پر چلنیوالونکو بیدہڑک وہابی کہتے ہین اور طرفہ بات یہ ہے
کہ یہ تو انکو فقط وہابی ہی کہتے ہین سو یہی بے دلیل ہے اور وہی انکو دلیلون سے ملحد ومرتد
زندیق ہوائی آپ سے بناوٹے مذہب والے بدعتی تو ایسے ہر آپ آپ ہی کہتے ہین
کیونکہ یہ اسلام وکفر کو کہچڑی کرنیوالے اور جمیع اللہ دمعبود کہنے والون کو

ولی جانتے ہین اور انکے عرس و میلے مین شریک رہتے ہین ہندؤنکی جاترا و ہولی دیوالے مین
اور بدعت والون کے ساتھہ تیجے دسوین وغیرہ مین شامل رہتے ہین انکو ستا تو سہل ہے فقط
خالص دین نبوی پر چلنے والے انکے دشمن ہین ہان سچ تو ہے کہ یہ انکی بناوٹی دین کو بگاڑ دیتے
ہین اس سبب سے دشمن سمجھین تو کیا کرین جو انکے ساتھہ شرک و بدعت کے کام مین شریک
و مددگار رہین سے انکے دوست اور جو شرک و بدعت سے الگ رہے اور اس قسم کی برائی
ظاہر کرے وہ دشمن ہے خیر دشمنی انکی بجا ہے لاکن یہ جو بہتان لگاتے ہین سو برا کرتے
ہین یعنے عام کو یہہ کہہ کے بھگا دیتے ہین کہ یہ وہابی پیغمبر و صحابہ و عام و اولیا کے
اور شفاعت و سنت و کرامت کے منکر ہین صدقہ و خیرات و ثواب پہنچانے کو منع کرتے ہین سید
صادق یعنے جناب سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ و عبدالوہاب کو پیغمبر سمجھتے ہین مولوی اسمعیل
غازی شہید فی سبیل اللہ کو مجتہد و امام مذہب جانتے ہین انکی کتاب تقویۃ الایمان کو قرآن و
حدیث سمجھتے ہین درود نہین پڑھتے لا الہ الا اللہ کے ساتھہ محمد رسول اللہ نہین پڑھتے ایسے ایسے
خرافات و واہیات اپنی لال بجھکڑ جاہلونکو سنا سنا کر علما حقانی کے دشمن بناتے ہین اور سراسر
جہوٹہہ بنا بنا کے سچے دیندارونکو بدنام کرکے دونو جہان مین اپنا منہہ کالا کرتے ہین سوکنکے
جلاپی سے خصم کو مارتے ہین ہان صاف ایسا کہتے ہین کہ تم کتاب پر چلو ہم بناوٹی رسمون پر چلتے ہین اگرچہ
تم سچے ہو پر ہم تمہاری نہین مانتے تو مضائقہ نہین دنیا کے عداوت دین کا نام لیکر ظاہر کرنا
مسلمانون کا کام نہین جیسا ملا لڑکے کو مارتا ہے روٹے یا تنخواہ نہ لانے کے سبب سے اور
بہانہ کرتا ہے سبق نہ یاد کرنے کا لاکن وہ بچہ بھی اس ملا کو مکار جان لیتا ہے ایسا
ہی بدعتی سنیون کو مارے حسد کے برا کہتے ہین اور دین کا نام لیکر انپر تہمتین
باندھتے ہین سو دیندار تو انکے فریب سے واقف ہین مگر جاہل لوگ دیکھتے ہین کہ یہہ تو
شرک و بدعت مین اپنے شریک ہر دم اور بڑی کتابون مین سے بدعت کے
کہانے کے جائز ہونے کے فتوے اور عرس برسی تیجا چالیسوان ہلدی مہندی
نیچ باجا بیاج شطرنج افیون بہنگ گانجہ نذر و نیاز بغیر اللہ شیخ سدو شاہ
داول کے منت مراد کونڈے کندوری فال گنڈا وغیرہ کو علاج بناکر کہانے والے

ہین تماشے مین ہمارے ساتہہ رہتے ہین اور وہ لوگ ہمکو برا بلکہ کافر و مشرک و بدعتی بولتے ہین اور یہ ہمارے خوشامدی و طرفدار رہکر جلوانہ ہر آمیز کہلاتے ہین کسیکام مین حرکت نہین کرتے فضل الہی سے سُنیون کو سچے اور بدعتیون کو جہوٹے تو وے جاہل بہی جان لیتے ہین مگر ہر کام مین اپنے شریک رہنے سے اپنے طرفدارونکی طرف ہوجاتی ہین اور حق بولنے والونکو فسادی و دین کے بگاڑنے والے ٹہراتے ہین ظاہر ہے کہ یہ فناہی بناوٹے مذہب والے اگر لالچی نہوتے تو کافرونکی قدمبوسی نکرتے فقرا بے شرع اور بدعتی و رافضی و خارجی و خوجی وغیرہ جو کہ صاف رسول کے شریعت کی اہانت کرتے ہین انسے ملے جلے نہ رہتی اُن سبسے تو شیر و شکر ہین اور اُن سب کو اپنی حمایتی و وسیلے بناکر بدعت شکنون سے لڑتے ہین واہ رے دینداری بینڈ کی چیٹ جہنکا مکروہ سراسر حماقت و جہالت و بیدینی و عداوت و خوشامد و طرفداری و نفسانیت ہے اور افسوس ہے کہ مچہر کے کاٹنے سے بہجہ کی پناہ لیتی ہین اے صاحبو اگر تمہارے نزدیک یہ لوگ بدمذہب ہی مقرر ہوئے تو خیر جیسا دوسرے بدمذہبونکی بہم کچھ نہین کر سکتے ہو اور تم اب چپ چاپ بیٹھے ہو ویسا ہی انسے بہی درگذر کر جانے دو جنداکو سونپو اللہ تعالے ان لوگون سے آپ ہی سمجھ لیگا اور لوگون سے تو گرم جوشیان کرتے ہو انپر روکہی پہیکی ہی مہربانی رکہوگے تو بس ہے مگر کیا درگذر کروگے دوسرے بدمذہبون سے تو یاری چارا ہی ہم مشربی کا ناتا رکہتے ہین وے انکے مددگار ہین انکے طرفدار انکے جہتی جلے مین وے موجود انکے گود بہرانے ہاتہہ بہرانے مین وہ حاضر انسے بگاڑکر کیا اپنی روزی بند کرینگے دینداروںکی طرف ہونے سے ان کو کیا ملیگا اور وے انکو کیون شریک کرینگے اور خدانخواستہ تم انکے سُنی مجلسون مین آکر کیا سُنی ہنوگے یہ لوگ بیچارے حنیفہ سب بدعتیون کی چال سے الگ رہتے ہین

نظم

یہ نہین قائل وزنگی بہبک کے	ایک کے ہین ایک کے ہین ایک کے	انکے ہر یکہ کام مین نیت بخیر
غیر سے نہین مانگتے اُسکے بغیر	رات دن سب سے کرین عجز و نیاز	غیر سے ظاہر کرین اپنا نہ راز
سنّیت نبوی سے بیپروا نہین وے	اہل بدعت سے تو بیگانے ہین وے	رات دن سب سے کرین ہین التجا

گاہ ہین وہ خوف گاہے در رجا
امر بر حق کے ہین دائم یکہ تاز
بس یہ رہتی ہین ہمیشہ مستقیم
عالم اُسکے فیض سے ہی کامیاب
اور شفیع مذنبین ہی مصطفے
دین اُسکا ناسخ ادیان ہوا
بدعتی کا رسم و ہیوت پر عمل
سن تو اے اہل ہوا و بیوفا
اور کتنی سنتین ضائع کیا

حسد و کبر و بغض سے ہین وہ دور
ہر مناہی سے کرین ہین احتراز
شاہ راہ مصطفے کیا خوب ہی
رحمۃ اللعالمین ہے وہ جناب
مرسلونکا وہ ہی سرتاج ہی
نازل اُسکے واسطے قرآن ہوا
سنی ہی اخلاق نبوی پر سدا
کتنے دل توڑے ہین تونے سچ بتا
کوئی بھی دل تو نے ظالم خوش کیا

خاکساری پر نہین ہی کچھ غرور
شرع پیغمبر صراط المستقیم
راہ یہ موصل الی المطلوب ہے
ہادی گمگشتگان ہی مصطفے
جسکا ادنی مرتبہ معراج ہے
سنیونکا دین ناسخ پر عمل
بدعتی نفسانی ہی اہل ہوا
کسکے کسکے دلکو آزردہ کیا
بلکہ پیغمبر کو تو ناخوش کیا

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے پہلے کفار تمام ہنجار حضرت کے ثناخوان تھے جب حضرت اسلام کی دعوت کرنے لگے تب کافرون نے دیکھا اس پیغمبر کی شریعت قبول کرنے سے اور اسکے دین مین آنے سے گھر بار وطن چھٹتا ہی بیدین دوستون آشناؤن خویشونسی لڑنا پڑتا ہی اچھے کہانے اچھے لباس او رسب ہی کے کام اور باپ دادا کی رسمین چھٹتی ہین بڑی لوگونسی رشتیونسی بگاڑنا پڑتا ہی سو نامردون کی ہمت نہ پڑے کیونکہ یہ لوہے کے چنے نامردونسے چبائے نہین جاتے زن مرید دین کو بگاڑنیوالے نذر لغیر اللہ اور بلاؤ کے عاشق کیا دین پر چلینگے نجاست کی مکھیان پروانے کیا جلینگے جو رسول اللہ کے جان نثار ہوتے ہین انکو محبت رسول کے جورو بچون وطن جاگیر ماں باپ دوست آشنا مال و زر عزت و جان سے بڑھکر ہوتی ہی اونکے سنت پر عمل کرنیکے شوقین دنیا و ما فیہا پر لات مارتے ہین اور یہ فریبی ملا ڈرانے سے ہم مذہبونکو رد یا بازیون سے شام روز بہکاتے ہین اور حقانی لوگون پر جان بوجھکر تہمتین باندہ کر انکو وہابی ٹھہراتے ہین اور کہتے ہین کہ وہابی قرآن حدیث کے معنے غلط کرتے ہین اور فقہ کو نہین مانتے رسول کی شفاعت اور ولیونکی کرامت کے منکر ہین سو اسکا سبب یہ ہی کہ تیلے دلون مین صاف عقیدے جمتے نہین رسوم جاہلیت کے محبت مین ایسے چکنا چور ہین کہ فنا فی الرسوم ہو گئے

سچے دین کے باتین قبول کرنا بہت دشوار معلوم ہوتا ہی اگرچہ سب کچھ جانتے ہین مگر لفسر
غالب کے حکومت سے زیر ہین جب جاہلون کے الزام سے ڈرتے ہین تو دیندار قرآن و حدیث پیغمبر
و صحابہ و اجماع و فقہ و تابعین کے تابعدار ونکو وہابی کہنے پر زور مارتے ہین تو اصل کافر
ہین کہ بارہ سو بہتر برس کے سب صحابی مسلمانونکو گویا کہ اپنے نزدیک وہابی سمجھتے
ہین کیونکہ وے بہی قرآن حدیث و فقہ کے تابعدار تھے اور ایسی نیا وٹی رسمون سے
بیزار تہے اب یہ بے تمیزی انہین اندہون کے نصیب ہے کہ خدا و رسول و فقہا کو چہوڑ کر
ہر کسیکو اپنا نبی و ولی و امام و مجتہد ٹہرا کر اسیکی پیروی کرنے لگتے ہین یہ سچے مسلمان
اسی سے تو بدنام ہین کہ بجز قرآن و حدیث و ائمہ و فقہا کے ہر کس و ناکس کے تابعدار
نہین ہوتے غلام علی گنگا رام نہین کہ دین اور باپ دادون کی رسمونکو ملا دین یہ
لوگ خاصے حنیف ملت ابراہیمی پر مضبوط پکے سنی صحابہ و اہل بیت کے پیرو اور جان نثار ہین
اگر اسمین شک ہو تو امتحان کرو کہ دین کے حرارت اور سنت رسول کے رواج دینے کا
شوق اور پوری مسلمانی پر چلنے کا ذوق کنکو ہی اور عقائد کنکا درست ہی کام کے مسلمان
وہابی کہلانے والون کا یا نام کے مسلمان وہابی کہنے والونکا جنکو تم وہابی
کہتے ہو انکا اعتقاد یہ ہی کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنے معبود و
مسجود و قادر و دانا و نفع و نقصان پہنچانے والا مشکل کشا حاجت روا غیب دان
روزی رسان مارنے جلانیوالا سب پر غالب کوئی نہین مگر فقط اللہ اور حضرت محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کے رسول صاحب معراج و شفاعت کے لئے مختار ہین اور مختار سے
خلقت کے سردار سب کے پیشوا اور سب سے افضل و اعلی ہین اور جنکو یہ لوگ بدعتی کہتے ہین
انکے یہ اعتقاد ہین **ابیات** نظام الدین میرا ایمان و دین ہی ✤ وہ ایمان بلکہ رحمن بالیقین
ہے ✤ پنجہ در پنجہ خدا دارم ✤ ما چہ پروائے مصطفے دارم ✤ ہمہ دوست کے قائل ہین تعزیون
قبرونکو سجدہ کرتے ہین شیخ سدو اور داول اور شاہ مدار کو نفع و نقصان پہنچانیوالے
غیب دان مشکلکشا حاجت روا جانتے ہین اور ان عقیدونکو سنی ہونیکے علامت و تصوف
و اجماع اسلام سمجھتے ہین اور شرک فی التصرف و شرک فی العبادت و شرک

فی العلم کو مسلمانی سمجھتے ہین انمین سے ایک بات بہی ایمان کہونے کو بس ہی اور رسول کی
اطاعت کا یہ حال ہی کہ سنت کے نام سی تو چڑہ بلکہ اُسکی ضد مین سیکڑون بدعتین کرتے
ہین کسیکا عقیدہ رافضے کا سا کسیکا خارجی کا کسیکا قدریہ کا کسیکا جبریہ کا کسیکا معتزلہ کا سا ہی
پہر خاصے سُنّی کے سُنّی واہ رے ایمان اتنے باطل عقیدون سے اور صدہا کفر کے کلمہ بکنے سی ایمان
کو ذرہ جنبش نہین ہوتے غرض قرآن اور حدیث اور شریعت اور خدا اور رسول اور قیامت
اور شفاعت اور اولیاؤن اور کرامت اور امامون کے خود منکر ہوکر بیچارے غریب مسلمانون
پر ناحق تہمت لگاتے ہین عجب تماشا ہی کہ اوپر دیکہکر چلین گتے کا سر کچلین اور گتی ہی کو اندہا
کہین **نقل** ہے کہ ایک عالم کسی گانو کی مسجد مین نماز کو گیا کیا دیکہتا ہی کہ وہان ہر نمازی
کے سامنے ایک ایک چُہری کہڑی کی ہوئی ہی اور انکے ساتھہ ایک ایک چوہا بندہا ہوا ہی
چوہی چین چین کر رہی ہین نماز مین خلل انداز ہو رہی ہین اِس عالم نے حیران ہوکر انسی کہا کہ
یہ کیا حرکت بیجا ہی سبہون نے جواب دیا کہ واہ صاحب رسول اللہ کے حکم کو بیجا حرکت کہتے ہو
اِس بیچارہ نے دریای حیرت مین غوطہ کہا کر انسے کہا کہ کونسی فقہ مین یہ بات ہی ذرا بیان
تو کرو وہی جاہل اپنے اجہل اُستاد کی سکہائی ہوئی باتین بکنے لگی کہ فقہ تو ہم جانتے نہین
مگر حدیث مین یہ مضمون ہی تب عالم نے کہا کہ تم عجب مسخرے بیدین ہو کہ فقہ کو حدیث کے
خلاف جانتے ہو خیر حدیث ہی بتاؤ پہر وے جاہل سب اپنے معلم الملکوت کے پاس دوڑے
گئے اُس نیم ملا نے ایک کتاب حدیث کی لاکر یہ حدیث اُس عالم کو بتائی کہ عَلَیْکُمْ
بِالسَّکِیْنَةِ وَالْوَقَارِ یعنے تم پر لازم ہی کہ چین و آرام سے نماز کیطرف جاؤ دوڑ کر
مت جاؤ سو وہ خرے سُم و سگ دُم اسکو یہ سمجہ بیٹہا تہا کہ عَلَیْکُمْ بِالسِّکِّیْنِ وَالْفَارِ یعنی لازم
تم پر چُہری اور چوہی کو تب اِس عالم نے کہا کہ ای کمبخت کیون حدیث کی عبارت خراب کرتا
ہے اور ایسی علم کے بہروسے پر قاضی کے طل بوق بنکر فقہ کا منکر ہوکر محدث بن بیٹہا ہی تو تو
آپ بہی گمراہ ہوا اور تونے ان نادانو نکو بہی گمراہ کیا حق بات سننے سے اور جاہلون
مین آبرو جانے کے سبب سے وہ اجہل اور اسکے شاگرد جاہل سب کے سب ملکر اُس عالم پر لوٹ
پڑے اور اسکو حدیث کا منکر ٹہراکر وہانسی نکالدیا پیغمبر صلعم فرما چکے ہین کہ جب لگ [illegible]

ہونگے عالم اور جاہل کو نہ پہچانینگے تو جاہلون کو اپنا سردار بنا کر اُنسے مسئلے پوچھینگے اور وے
جاہل بغیر علم کے فتوی دیوینگے سو خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسرونکو بھی گمراہ کرینگے اے
یارو اسی مین خیر ہے کہ دین کے مسئلے دیندار بے طمع حقانی عالم سے پوچھکر عمل مین لاؤ اور
جو جماعت کہ حضرت و صحابہ و مجتہدین کے پیروی کرتے ہو اسی جماعت مین ملجانا لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کے یہی نشانے ہے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ علما
امانت دار ہین سولون کے جبتک کہ دنیا مین نہ گھسین اور بادشاہون سے نہ ملین پھر جب دنیا مین
گھسین اور بادشاہون سے ملا رکھین تو بچا کرو اون سے کیونکہ وے دین کے چور ہین سو
اسوقت کے بعضے علما حضرت رسالت پناہ کی امانتداری چھوڑکر اور اہل دولت کی خاطرداری
مین مشغول ہو کر عوام کے اگلے تلّے کرتے ہین اور انکے خاطر خواہ اُنکے مطلب کے موافق
مسئلے بتاتے ہین تاکہ وے معتقد بنے رہین اور مُردون کے نذرون کے کہانے دانے سیو مٹھائی مالیدہ صدقے
وغیرہ سے اُنکو یاد و شاد کیا کرین اسواسطے جو کچھ کہ شرک و بدعت و فسق و فجور عوام لوگون سے
ہوتا ہی سبھی یہ حضرات روا رکھتے ہین اور اُنسے راضی اور انکے شکرگذار رہتے ہین اور انکے
افعال ناشایستہ کو الٹی سیدھی دلیلون سے جائز بتاتے ہین ادنی بات یہ ہے کہ تمام ہند کے
مورد شے تارک الصلوۃ کو پکے مسلمان اور کھرے باایمان ٹھہراتے ہین اگر کوئی غریب مسلمان
قرآن و حدیث و فقہ سے نمازیونکی فضیلت اور بے نمازیونکی مذمت وعظ مین بیان کرے
تو اُس واعظ کے فریادی بے نمازی اپنے علما کے پاس لیجاتے ہین تب وے اُنسے ارشاد
ہوتا ہے کہ اجی وہابی لوگ بے نماز کو کافر کہتے ہین وے تو قرآن و حدیث کے معنے غلط
کرتے ہین نماز کا تارک کیسے کافر ہوگا ہان گنہگار ہے اور تم بڑے بیجا ہو کہ اُنکے وعظ مین
جاکر کافر بنکر آتے ہو سبحان اللہ عمر بھر کے فرض نماز نہ پڑھنے والا مسلمان ہا اور نماز کی تاکید
کرنیوالا تو کیا بلکہ اُسکے وعظ سنیوالا کافر ہوا افسوس ہے کہ حقانی لوگ تو بیچارے ناواقفونکو نماز پر
مستقل اور پکا رہنے کیواسطے آیت اور حدیثین بیان کرکر انکو اپنی نماز پر مضبوط رہنے کے لئے سناتے
ہین اور یہ شیاطین نام کے علما کہ جنکے حق مین اللہ صاحب نے سورۂ جمعہ مین فرمایا ہے مثل الذین
حملوا التورىة ثم لم يحملوها كمثل الحمار يحمل اسفارا یعنے مثل اُنکے جنپر لادی توریت

[illegible] وعن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال خط لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم خطا ثم قال هذا سبيل الله ثم خط خطوطا عن يمينه وعن شماله وقال هذه سبل على كل سبيل منها شيطان يدعو

پھر نہ اٹھائی انہون نے جیسے مثال گدہے کی پیٹھہ پر لے جاتا ہی کتابین اور سورہ مائدہ
مین فرمایا ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الکافرون یعنی اور جو کوئی
حکم نہ کرے اللہ کے اُتارے پر سو وہ ہی لوگ ہین کافر جو لوگ کہ امرا و فقرا کے خوشامدی ہین
حق کو باطل اور باطل کو حق بتاتے ہین خدا کے خوف سے ڈرتے نہین اتنا نہین سمجھے کہ نماز
پڑھنے اور شرک سے بچنے کے تاکید مین قرآن شریف مین جابجا آیتین موجود ہین جیسے نماز
کو خدا تعالے سورہ روم مین فرماتا ہی وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ یعنے
قائم رکھو نماز کو اور مشرکین سے مت بنجاؤ اور صحیح مسلم مین جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت
ہے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ درمیان بندہ کے اور درمیان کفر کے
یعنے فرق چھوڑ دینا نماز کا ہے اور احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین
بریدہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی کہا کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
عہد درمیان ہمارے اور درمیان منافقون کے ہی نماز ہی پس جسنے چھوڑ دی وہ پس تحقیق کافر
ہوا اور ترمذی مین عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی کہ تھے اصحاب
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نہین دیکھتے تھے کسی چیز کو اعمال مین سے چھوڑنا اُسکا کفر سوائے
نماز کی اور احمد اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت کی ہی کہ اُسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اُنہون نے ذکر کیا نماز کا ایکدن
پس فرمایا جو کوئی محافظت کرتا ہی نماز پر ہوگے واسطے اُسکے سبب نورانیت کا اور دلیل اور سبب
مغفرت کا دن قیامت کے اور جو کوئی نہین محافظت کرتا اُسپر نہوگا واسطے اُسکی نور اور نہ دلیل
اور نہ بخشش اور عذاب کیا جائیگا وہ شخص دن قیامت کے ساتھہ قارون اور فرعون اور
ہامان اور ابی بن خلف کے یعنے جو کوئی کہ نماز کبھی ترک نہ کرے اور فرائض اور واجبات اور
سُنتین اور مستحبات اسکے ادا کرے ہوگا وہ شخص قیامت کے دن ساتھہ نبیون اور صدیقون اور
شہداؤن اور صالحین کے اور جو کوئی ترک کرے حشر اُسکا ان بڑے بڑے کافرون مشہور
کے ساتھہ کہ جنکا سخت کفر اللہ تعالے نے کلام اللہ مین بیان فرمایا ہی یعنے قارون اور فرعون
اور ہامان جو کہ وزیر فرعون کا تھا اور ابی بن خلف مشرک تھا دشمن نبی صلے اللہ علیہ

وسلم کا کہ اسکو حضرت نے جنگ احد مین اپنے دست مبارک سے قتل کیا تھا اور وہ اشقیا بہت سے کہلاتا ہے اور اللہ کی ان سب پر پھٹکار ہے پناہ دے اللہ ان سب کافرون سے بے نماز بھی قیامت کے دن نہین سب کے ساتھ ہوگا اور ابن ماجہ مین ابی درداسے روایت ہے کہا کہ وصیت کی مجھکو دوست میرے نے یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے کسیکو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور مت چھوڑ نماز فرض کو جان بوجھکر پس جو کوئی ترک کرے اسکو جان بوجھکر پس تحقیق بری ہوا اُس سے ذمہ اور نہ پی شراب پس تحقیق وہ کنجی ہے ہر برائی کی یعنے جو کوئی ترک کرے اسکو جان بوجھکر بری ہوا اُسسے ذمہ یعنی عہد اسلام کا اور خارج ہوا وہ شخص دائرہ اسلام سے اور معجم کبیر مین ہے کہ تارک نماز جو لاف اسلام کی مارتے ہین سو کہاتے ہین ہمارا ذبیحہ اور نہین پڑھتے ہماری نماز سو کچھ اعتبار نہین انکا منھ پھیرنا ہماری قبلہ کیطرف نماز کے حال کے سوا اور حضرت عمر بن الخطاب اور ابن مسعود اور ابن عباس اور معاذ ابن جبل اور جابر بن عبداللہ اور ابوالدردا رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین اور سوای ان صحابہ کے حضرت امام احمد بن حنبل اور ابو داؤد اور عبداللہ بن المبارک اور امام نخعی اور حکم بن عُیَینَہ اور ابو ایوب السختیانی اور سوا انکے بہت سے تابعین رض اور تبع تابعین رض تارک الصلوٰۃ کو کافر کہتے ہین اور حضرت امام شافعی رح اور امام مالک رح اُسکو قتل کا حکم دیتے ہین اور حضرت امام اعظم رح اُسکو قید ہمیشہ کی لازم گنتے ہین یہانتک کہ توبہ کرے اب یہان اکثر پیرزادے جبکہ جاہلے لوگون سے یہ حدیثین سُنتے ہین تو فوراً کہدیتے ہین کہ کیا امام اعظم صاحب کو اتنا علم نہ تھا جو کہ اُنہون نے بے نماز کو کافر نکہا **جواب** حضرت امام اعظم نے بالفرض اگر کافر نہین فرمایا تو نماز کا ترک کرنا بھی نہین فرمایا بلکہ اُنہون نے بے نماز کو ہمیشہ کی قید کا حکم دیا ہے یہانتک کہ توبہ کرے خیر تارک نماز اگر اتفاقی کافر نہین تو اختلافی کافر تو ہے اب دیکھو کہ باوجود اسقدر نماز کے تاکید قرآن و حدیث و فقہ سے ہوتے ہوئے اسکو سبک اور سہل جان کے چھوڑ دینا اور علماء مجہول نے اپنے خاطر سے انکو بڑا اہلکر بے نماز کی مذمت کرنیوالے کو وہابے وکافر کہنا سراسر حماقت و عداوت ہے

جو حیثیون نے وہابی کے نشانیان ٹھرائے ہین -

جو گڑتی کا چاک سامنے رکہے داڑہی نہ چڑہاوے یا جامہ ٹخنی کے اوپر رکہے بغیر مہندی پہنکری شادی
کرے تیجا دسوان چالیسوان چہماہی برسی کا دن مقرر نہ کرے ثواب پہنچانے کی نیت سے بدون
کہانا مسکینونکو کہلاوے تونگرون قاضیون مفتیون منصفون پیرزادون مولویون رسالدارون
صوبہ دارونکو نہ کہلاوے یا کہانا نہ کہلا کر نقد نہ دیوے یا کپڑے بانٹے یا کسیکا قرض ادا کر کر
ثواب پہنچاوے عرس میلا کونڈا کن ورہی وٹ جو تکہ کہیچڑا حلوا چپاتے سیویان نہ کر کر اسکے
عوض اور کچہہ کہلاوے چہٹے چلہ مونڈن بسم اللہ مقرری دنون مین سالگرہ نکرے بچونکو
چوٹی بدہی بیڑی پیرون کے نام کی نہ ڈالے نفل نماز بیٹہکر نہ پڑہے نماز کے بعد یعنی فاتحہ
نہ پڑہے صلوۃ کے اول جمعہ کے سنتین پڑہے کہانا پانی سامنے رکہکے فاتحہ نہ پڑہے جماعت اور
وقت فرض کے فوت ہونے سے اول کی سنت نہ پڑہکر فرض ادا کرنے کے بعد پڑہے تراویح
کے تسبیحین چلا کر نہ پڑہے حضرت رسول اللہ کو فقط گنہگارونکا شفیع سمجہکر کفار و مشرکون کا
بہی شفیع نہ جانے بزرگون سے حاجات نہ طلب کرے بزرگون کی نذر نہ کرے اللہ ہی کے نذر
کرکے ثواب بزرگونکو پہنچاوے اور انبیا اولیا کو غیب دان مشکلکشا حاجت روا نفع وضرر
پہنچانیوالے دور و نزدیک سے برابر سننے والے نہ جانے شیخ سدو شاہ مدار وغیرہ کی نذر کا بکرا
حرام کہے اول وقت نماز پڑہے سارے سر کے بال رکہے آداب بندگی کورنش تسلیم مجرا نہ کرے فقط
السلام علیکم کہے سالار بخش مدار بخش پیر بخش خواجہ بخش امام بخش دہونڈو گہرٹو نتہو کے نام
بدلکر رکہے نکاح کے بعد ولیمہ کرے تعزیہ علم شدہ نعل ڈہال سیج ٹٹی بنانا فقیر ہونا تعزیون
پاس قبرون پاس کہچڑی شربت لیجانے اور پیر پرستی گور پرستی چلہ پرستی طاقچہ پرستی
سے منع کرے شبرات کا حلوا چپاتے رمضان کی سیویان محرم کے روٹ صفر کی کہنگنیان
گلگلے ربیع الاول کی کہیر چپاتے رجب کے کونڈے پیر کے گیارہوین میت کے جنازے کے
سرہانے دو روٹیان رکہنا قبر پر پہولون کے چادر و غلاف ڈالنا قبرون پر چراغ جلانا
طواف و سجدہ کرنا منتین ماننا سہاگن کے جنازے پر لال کپڑا ڈالنا عرس کرنا منع کرے
بیوہ کے نکاح ثانی کی تاکید کرے نشہ کی چیزین نہ کہاوے بیوی گنجفہ چوسر شطرنج نہ کہیلے
غرض جو شخص کہ سنت کے کام کرے اور بدعت سے دور رہے وہ شخص ان خدا فراموشون

کے نزدیک نہ ہابے ٹہرا اور جو ڈاڑہی منڈا دے یا چڑہا دے پاسجامہ ٹخنون کے نیچے لٹکا دے
شادی مین حلوا جلوا سہرا دسوان بیسوان چہٹی چہلا وغیرہ واہیات کرتا رہے بلکہ سنت
طریقہ احمد اسلام کا رکن سمجہے تو ان نفسانیون کے عقیدے مین وہ بڑا پکا سنت جماعت ہے
اور بڑی جماعت والا کیونکہ بہت سارے لوگ یہ سب کام کرتے ہین اگرچہ کفر و شرک و
بدعت و گناہ ہین اچہا کام کرنیوالے خدا و رسول کے تابعدار ٹہہرے ہین مگر انکی مجتہدون
کے فتوی سے یہ لوگ چہوٹے جماعت والے ہین اور انکی جماعت سے خارج ماشاء اللہ آفرین
برین مسلمانی و ایمانداری مرحبا تو کیا بلکہ زرف برین حق پوشی و طرفداری خدا لعنت کرے
ایسے لوگون پر جنہون نے حضرت کے طریقے کو الٹ پلٹ کر دیا افسوس ہے کہ ان بناوٹی
مذہب والون کو سنت پر عمل کرنے اور شرک و بدعت کے چہوڑنے کیواسطے اگر کوئی سمجہاتے
از روی خیرخواہی کے انکو کہے تو بہت ہی برا مانتے ہین جیسی **نقل** ہے کہ ایک بیمار کے
آس پاس کئی حکیم جمع ہو کے اس بیمار کیواسطے کڑوی کسیلی دوائین جو سکے مفید مرض
کر جنسے اس بیمار کو فائدہ پہنچے تجویز کر رہے تہے وہ بیمار ان دواؤن کے نام سن سنکر
کڑوا ہوتا تہا اس اثنا مین کسی احمق نے کہا کہ اسکو بادام کا حلوا کہلاؤ وہ بیمار اس بات کے
سنتے ہی کہنے لگا کہ ذرا اس حکیم کی بات تو سنو دیکہو تو اسنے اچہی دوا تجویز کی ہے
سو اس بیمار نے بادام کا حلوا اپنے واسطے پسند کیا اگرچہ اسکے حق مین مضر تہا سو ویسے
ہی ان جاہل مشرک اور بدعتیون کو جہالت کے بیماری ہے جو نصیحت کیے کڑوی دوا سے سکڑ جاتے
ہین اور شرک و بدعت کی رسم کے جائز بتانیوالون کو میٹہا بادام کا حلوا سمجہکر انکو اپنا
خیرخواہ جانتے ہین **بسبب** حق کو باطل مت کر دیا کرو خدا کیواسطے * بغض و کینہ چہوڑ دو
یارو خدا کے واسطے * بعضے احمق جو اپنے قیاس پر مسائل دینی مین اجتہاد کر رہے
ہین سو کہتے ہین کہ کسی مقدس کے روح کے نام سے کسی جانور کو مشہور کرنا جائز ہے جیسا
کہ یہ گائے سید احمد کبیر کی ہے یا مرغا رجب سالار کا یا بکرا خواجہ احمد تبسوے کا کیونکہ سعد
صحابی نے کنواں کہدوا کے اپنی والدہ مرحومہ کے نام سے مشہور کر دیا تہا
جواب اس قیاس پر تم جو فلانے بزرگ کا جانور کہا کرتے ہو سو اپنے مونہے

خویشون کے نام کے جانور کیون نہین کرتے کوئی تم مین کا یہہ نہین کہتا کہ اماں کا بکرا بابا دادا
کے گائے دادی کا مرغا دادا کی مرغی دوسرا یہہ کہ انصار سعد بن عبادہ خزرج کے
قبیلے کے سردار تھے وہ دومتہ الجندل کی لڑائی کو حضرت صلعم کے ہمراہ گئے تھے انکی
والدہ عمرہ مسعود کے بیٹی قیس کے پوتے جو مسلمان ہوکر حضرت کی صحبت سے مشرف ہوئی تھین
سو مدینہ منورہ مین یکایک گذرنے لگے یعنے فوت ہونے لگے جانبردن نے کہا کہ وصیت کیجو تب انہون نے کہا کہ کسی
چیز مین وصیت کرون مال جو ہے سو سعد کا ہے بعد ایک مہینے کے سعد حضرت کے ساتھ مدینہ
کو آئے حضرت نے اس بی بی کی قبر پر جنازہ کی نماز پڑھی سعد نے اپنی ماں کے انتقال کے وقت کا
مذکور سنکے حضرت کی جناب مین عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم کیا میری خیرات اسکو فائدہ دیتی
ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہان تب سعد نے کہا کہ فلانا باغ اسکی جانب سے صدقہ ہے یعنے محتاج لوگ اسکا
میوہ کہایا کرین کوئی اس باغ کو کبھی نہ بیچے نہ مالک بنے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ سعد نے
عرض کی کہ میری ماں موئی ہے اسکے حق مین کونسی خیرات بہتر ہے آپ نے فرمایا کہ پانی یہ حدیث
مشکوۃ کے باب فضل الصدقہ کے دوسری فصل مین سعد بن عبادہ کی روایت سے ہے کہ تب
سعد نے ایک کنوا کہدوایا اور کہا کہ یہ کنوان سعد کی ماں کے لئے ہے یعنے انکی نیابت سے
کہدوایا القصہ ان روایتون سے غرض یہ ہے کہ اہل بدعت کو جو مُردون کے باب مین سمجھ
تراشا کرتے ہین اور اس قصے کی سند غلطی سے لاتے ہین سو گنجائش نہ رہی تھا اہل سنت کو تو
پہنچا اسکا مذہب بہی معلوم ہوگیا اور یہ بہی دریافت ہوگیا کہ کسی روایت مین حضرت صلعم نے
سعد کو کنوا کہدوا کر اپنی والدہ کا کرکے مشہور کرنیکو حکم نہین فرمایا نیم ملاؤن نے
جو اس بہتان کو اختیار کیا ہے اسکا سبب شاید یہ ہے کہ ایک بڑے محدث کی فارسی کتاب مین
اس قصے مین کاتب کے غلطی سے گفت کی جگہہ مکو لکہا گیا ہے سو نیم ملا دہوکہا کہا کر تہمت حضرت
پرکر بیٹھے ہین سو اس حدیث سے تیجا دسوان بیسوان چالیسوان ششماہی نہ ماہی
برسی حاضری توشہ صحنک سال بسال کا عرس کہان سے نکلا اور یہ جو نیم ملا ھذہ لام سعد
سے مُردون کا کہانا کہنا جائز کہتے ہین اگر ام سعد کا کنوان کرکے فرض کرین تو بہی مُردے
کا کہانا کہتے کام سبھر قیاس نہین ہوسکتا ہان اگر کسی برتن مین پانی لے کے ام سعد کا کرکے اسکو چہوتا

اور تبرک اور ام سعد کا روح اسپر آنا مان کی اور اس پانی کو یہان بانٹتے ہین وہان ام سعد
کو چیف بہتا ہی کر کے یا ام سعد سے کسی مراد بر آنے کیواسطے پانی چڑہانے کی منت مان کے ام سعد
کا پانی کہا جاتا تو مردے کا کہانا کہنے کا قیاس اسپر صحیح ہوتا تامل کیا چاہئے کہ ہذہ لام سعد کے
عبارت مین لام ملک کے معنے سے نہین ہو سکتا نہ بنانے کے معنے سے نہ ہبہ کے قبض تصرف
کے معنے نہ پینے کے خصوصیت کے واسطے نہ منت چڑہانیکی خصوصیت کے واسطے پہر جب یہ منت نہین
تو باقی رہی وہ خصوصیت کہ انکے ذمے جو نذر تہی اُسکے اداکیواسطے یہ پہلا ہذہ لام سعد کے
قیاس پر کس منچلے نے عمل کر کے کسی کہانے یا کپڑیکو یا جہنڈے کو یا نقشے کو یا کسی پرندے
یا چوپائے کو اپنے موتے باپ دادا یا بہن یا بیٹا بیٹی کا کر کے ٹہرایا اور شہرت دیا ہان
مردے کی جانب سے محض اللہ جل شانہ کی خوشی کیواسطے پیغمبر کے فرمودے کے موافق کچہ خیرات
دینی مستحب ہے پہر اسکو رسم و عادت ٹہرا کے نامودی اور لوگون کے بتانے اور سنانے کیواسطے
عمل مین لانا بیشک شیطانی کام ہے ام سعد کے قصہ کو اس سے کیا نسبت یہ نیم ملا یا خطرۂ ایمان
جو اس حدیث سے دن تیوہار مردوں کا کرنے کا اور منتوں کے حرام کہانے کا فتوی لوگون کو
دیتے ہین سو ان حدیثوں کا مضمون انپر درست آتا ہے اَجْرَأُكُمْ عَلَى الْفَتْوَى اَجْرَأُكُمْ
عَلَى النَّارِ یعنے تم مین کا بڑا ڈہیٹ فتوی پر سو بڑا ڈہیٹ ہے آگ پر اور اَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا
وَاَضَلُّوا یعنی فتوی دے بے علم سو آپ گمراہ ہوئے اور دوسرونکو گمراہ کیا یہہ کسی صحابہ نے
اور تابعی اور کسی دوسرے عالم بلکہ جاہل نے بہی اُس کنوئے کے پانی کو تبرک نہین ٹہرایا
اور کسیطرح آداب اسکو بجا نہین لائے برخلاف بدعتیوں کے جو بزرگون کے نام کے کہانونکو تبرک
سمجہتے ہین اسکے آگے ہاتہ باندہ کر عود جلا کے کچہ پڑہ کے سر جہکا کے آداب بجا لا کے تعظیم
سے کہاتے ہین یہ ان روحونکو چڑہانا تو بعینہ ہندوئونکی رسم ہے اسیکو دیو اپنے بڑونکے
ارواح کا پوجا کہا کرتے ہین یہ شرک بدعتی شعار ہے اسکا نام ظاہر مین چہاترانش کے جاہلوں
کو بہکاتے ہین کہتے ہین کہ یہ فاتحہ ہے تبرک ہے نیاز ہے توشہ ہے صحنک ہے واللہ اعلم
یہما نوجون یعنے اللہ صاحب بہاجاتا ہے جو بہرا ہے انکے دونمین مسئلہ جو جانور
کہ اللہ کے سوا دوسرے کے نام کا مشہور ہو اُسکا کہانا حرام ہے جناب قدوۃ المفسرین

زبدة المحدثین حضرت مولانا شاه عبد العزیز قدس سره العزیز نے استفتا مین جو که زبدة النصایح
فی مسائل الذبایح مین موجود ہی فرماتے ہین مداحل و حرمت ذبیحه بر قصد نیت ذابح ست اگر
به نیت تقرب الی الله یا برای اکل خود یا برای تجارت و دیگر امور مباحه ذبح میکند حلال ست
والا حرام گفت در نیشاپوری زیر قوله تعالی وَمَا اهل بہ لغیر الله گفته علما اگر به تحقیق
مسلمانے ذبح کرد ذبیحه را و قصد کرد بذبح آن تقرب بسوی غیر خدا گردد آن مسلمان مرتد و ذبیحه
او ذبیحه مرتد ست انتهی ذبح کرد کسی برای آمدن میر مانند آن مثل یکے از بزرگان حرام میشود
آن ذبیحه چرا که شهرت داده شد بآن غیر خدا اگرچه ذکر کرد نام خدا را بر آن یعنی بسم الله گفت
واگر ذبح کرد برای مهمان حرام نشود زیرا که مهمانے سنت ابراهیم خلیل الله ست و بزرگے کردن
مهمان بزرگے کردن خدا تعالے ست و وجه فرق میان هر دو صورت آنست که اگر کسی پیش کرد
آن ذبیحه را تا که بخورد از گوشت آن باشد ذبح برای خدا و نفعی برای مهمان یا برای ولیمه
یا برای فائده تجارت و اگر پیش نکرد آن ذبیحه را تا بخورد بلکه ذبح کرد او را برای غیر خدا یا
یا برای بزرگے غیر خدا پس حرام شود یا کافر میشود دو قول اند همچنین ست در بزازیه و شرح وهبانیه گویم
و در کتاب حمادیه مذکور ست که به تحقیق آن ذبیحه مکروه میشود و کافر نمیشود فاعلش زیرا که
به تحقیق ما بدگمانی نمیکنیم بمسلمان که به تحقیق تقرب میکند آن مسلمان بسوی آدمی باین ذبح
کردن و مانند آن در شرح وهبانیه از ذخیره مذکور ست و نظم کرد او را پس گفت و فاعل آن ذبح
همه فقها گفته اند که کافر ست و فضلاے و اسماعیل کافر نمیگویند و همچنین است در مطلوب المومنین و اشباه
والنظائر و در حدیث ست لعنت کرد خدا کسی را که ذبح کرد برای غیر خدا رواه احمد و نیز ملعون
ست هر که ذبح کرد برای غیر خدا رواه ابوداؤد و در غرائب ابی عبید و بستان فقیه و کنز العباد
مذکور ست که به تحقیق جائز نیست ذبح کردن گاو و گوسفند نزد گورها برای قول آنحضرت که
لَا عَقْرَ فِي الْإِسْلَامِ نیست عقر در اسلام یعنی ذبح نزد قبور و همچنین است در کتاب سنن
ابو داؤد و همچنین جائز نیست ذبح کردن بر عمارت نو و نزدیک خریدن سرا یکے چه به تحقیق
پیغمبر صلعم منع فرمودند از ذبیحه هاے جن برای اینکه به تحقیق ایشان را بزرگے میکردند بدین باطل
کرد پیغمبر خدا منع فرمود از ان و همچنین است در کتب شافعیه چنانچه گفته است امام نووی رح

در شرح صحیح مسلم در تفسیر حدیثی که روایت کرده ست آنرا از قول آنحضرت صلعم نفرین کرد خدا کسے را
که نفرین کرد پدر خود را و نفرین کرد خدا کسے را که ذبح کرد برای غیر خدا و اما ذبح کردن برای
غیر خدا پس مراد بآن ذبح اینست که ذبح کرده شود بنام غیر خدا مانند کسیکه ذبح کرد برای بُت
یا صلیب یا برای موسیٰ عم و عیسیٰ عم و کعبه و مانند آن پس همه اینها حرام اند و حلال نمیشود این ذبیحه
برابر ست که باشد ذابح مسلمان یا نصرانی یا یهودی چنانچه تصریح کرده ست برو شافعی رح و اتفاق
کرده اند بر آن اصحاب ما پس اگر اراده کرد ذابح با وجود آن بزرگے مذبوح را برائے غیر
خدا و عبادت را بغیر خدا باشد آن کفر پس اگر باشد ذابح مسلمان پیش از این ذبح کردن گردد
بسبب ذبح مرتد و ذکر کرد شیخ ابراهیم مروزی از اصحاب ما که چیزیکه ذبح کرده شود نزد استقبال
بادشاه برای تقرب بسوی او بتحقیق فتوی داده اند اهل بخارا به تحریم آن مذبوح چرا که او از جمله
ما اهل لغیر الله است و گفت رافعی که چنین نیست که ذبح میکنند آنرا برای طلب خوشنودی
وقت آمدن بادشاه پس آن ذبح کردن مانند ذبح عقیقه است برای پیدائش مولود و مانند
این کفایت نمیکند حرمت را والله اعلم پس اگر گفته شود که قوله تعالے وَمَا لَكُمْ اَنْ لَّا تَاْكُلُوْا
مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ
یعنے چیست مر شما را که نمیخورید از گوشت چیزیکه یاد کرده شد بروی نام خدا تعالے و حالانکه
تفصیل کرد خدا تعالے برای شما آنچه حرام شده بر شما مگر آنچه لاچار شوید بسوی خوردن آن
و همچنین قوله تعالے فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ یعنے
پس بخورید از آنچه یاد کرده شد نام خدا تعالی بروی اگر بقرآن ایمان آورده اید عام ست
شامل چیزے را که قصد کرده شود با و تقرب بسوی خدا و غیر او پس میباشد همه حلال گوئیم این
آیات عام اند مخصوص بآیت دیگر و او قوله تعالے ست در سورهٔ مائده حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ
وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ
وَمَا اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ یعنے حرام کرده شد بر شما مردار و خوردن خون
روان و گوشت خوک و آنچه آواز بر آورده شد غیر خدا تعالے را بآن و آنچه بخفه مرده و آنچه
بسنگ زدن یا مانند آن مرده و آنچه از بلندی افتاده مرده و آنچه بشاخ زدن

حیوانے دیگر ہر دو آنچه درنده او را بخورد مگر آنچه ذبح کنید آنرا از حیوانها مذکور یعنی آنهارا اگر زنده
دریابید و ذبح کنند حلال باشد ونیز حرام ست آنچه ذبح کرده شده بر نصب یعنی نشانهاے پس
اگرچه بتحقیق مردے مسلمان خفه کرد گوسفند را و بسم الله گفت بر آن حلال نشود گوسپند باوجودیکه
نام خدا بر وے مذکور شد وهمچنین وقتیکه ذبح کند گوسفندی را بر نشانے از نشانها یا بر قبری از
قبرها و اراده کند بآن ذبح تقرب بسوی صاحب قبر یا صاحب نشان و بسم الله گوید بر آن گوسفند
حلال نشود و باین آیت صریح و بناے ہمہ آن بر اراده تقرب است بسوئی غیر خدا یا تبدیل کردن
طریق که مشهور ست در ذبح از استعمال آله تیز کرده شده و مانند آن پس دانستیم که بتحقیق قوله تعالی
قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ حواله است بر چیزیکه مذکور ست در آیات دیگر مانند آیه سورهٔ مائده وغیره
و بود وجه نزول این آیت اعتراض مشرکین که میگفتند بمسلمانان بطور الزام که شما میخورید
مردار را و حالانکه کشته است او را خدا و میخورید چیزے را که میکشید از دستهای خود پس ترجیح
دادید شما کشته خود را بر کشته خدا پس جواب داد خدا تعالی از آن باینطور که بتحقیق مردار مذکور
نشده است با او نام خدا پس براے همین حرام کرده شد مردار و همچنین بسنگ مرده شده
و از جای بلند افتاده شده کشته نشد بطوریکه پروانگی داده شد در آن از جانب خدا پس
حرام کرده شد و جانوریکه کشتیم او را بدستهاے خود جز این نیست که گردید حلال براے اینکه
کشتن آن واقع شده است بحکم خدا و موافق طریق مشروع بطوریکه بر آمد از آن خون مسفوح
و باذکر نام خدا پس حلال کردن این و حلال کردن بعینه تعظیم ست براے حکم خدا و اما تقریر
قتل پس مغالطه وهمی ست چراکه همه کشته خدا اند برابر ست که باشد قتل از دستهای ما یا غیر
ما یا بمیرد خود چه نیست موت نزد ما مگر بحکم خدا و براے همین اتفاق کردند اهل سنت وجماعت
که بتحقیق مقتول مرده است بسبب اجل خود والله اعلم و آنچه واقع شده است در بیضاوی وغیره
آن از تفاسیر که مفسران گفته اند وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ای آنچه بلند کرده شود آواز بآن
نزدیک ذبح او برای بت پس مبنی است بر جاری بودن عادت مشرکین در آن زمانه و
براے همین فرق نکردند مفسران در تفاسیر قدیمه میان آنچه ذکر کرده شود نام غیر خدا
بروی و میان آنچه کرده شود ذبح آن نزدیکے بسوے غیر خدا چراکه مشرکین آنوقت

بودند خالص مر کفر بودند وقتیکه قصد میکردند تقرب را بذبح جانوری بسوی غیر خدا ذکر میکردند
بر آن نزد ذبح نام آن غیر بخلاف مشرکان مسلمانان پس اینها آمیزش میکنند میان
کفر و اسلام پس قصد میکنند تقرب را بسبب ذبح بسوی غیر خدا و ذکر میکنند نام خدا را بر آن
عند الذبح پس اول کفریست صریح و دوم کفریست که در صورت اسلام ست و اعتقاد میداشتند
که نیست روا برای ذبح کردن مگر این برابرست که باشد ذبح برای خدا یا برای غیر خدا و البته جاری
شده است این عادت در زمانه ما نیز پس تحقیق ایشان مشهور میکنند که فلان ذبح میکند گاو را
برای سید احمد کبیر مثلاً برابرست که بسم الله بر وی گویند نزدیک گذاردن کارد یا نه و آنچه واقع
شده است در هدایه و مکروه است آنکه ذکر کند با نام خدا تعالی چیزی دیگر را و او این ست
که بگوید وقت ذبح اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانٍ الهی قبول کن از فلان و این سه مسئله اند یکی
آنکه ذکر کند بطریق اتصال نه بطور عطف پس مکروه میشود و حرام نمیشود ذبیحه و او مراد ست
با نچه گفت و مثالش انکه گفته شود بِسْمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ چراکه شرکت یافته
نشد پس نشد ذبح واقع برای غیر خدا مگر آنکه مکروه است ذبیحه بجهت موجود شدن نزدیکی
از روی صورت پس متصور میشود بصورت حرام دوم آنست که ذکر کند بطور وصل بر طریق
عطف و شرکت باینطور که بگوید بِسْمِ اللّٰهِ وَاسْمِ فُلَانٍ یا بگوید بِسْمِ اللّٰهِ وَفُلَانٍ یا بِسْمِ
اللّٰهِ وَمُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ بکسر دال پس حرام میشود ذبیحه چراکه بتحقیق شهرت داده شد آن غیر
خدا و صورت سوم آنست که بگوید ذابح کلامی را که علیحده باشد از نام خدا از روی صورت و معنی
باینطور که بگوید پیش بسم الله گفتن و پیش از افگندن ذبیحه را بر زمین یا بعد ذبح و این باکی
نیست برای آنکه مرویست که پیغمبر صلعم فرموده بعد ذبح اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ هٰذِهٖ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ
مِمَّنْ شَهِدَ لَكَ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِيْ بِالْبَلَاغِ یعنی بار خدایا قبول کن این ذبیحه را از امت
محمد صلعم از کسانیکه گواهی دادند ترا بوحدانیت و مرا برسانیدن رسالت و شرط ذبح آن ذکر
خالص ست صرف بنا بر آنچه ذکر کردیم از آنکه بتحقیق اراده تقرب بسوی غیر خدا حرام کننده است
مر ذبیحه را برابرست که باشد تقرب بطور استقلال یا بطور شرکت وقتیکه شناختی معنی این کلام
را شناختی که البته صاحب هدایه نهاده است مسئله را در صورتیکه چون بنا شد کو نزدیک

بقصد تقرب بسوی غیر خدا بلکه باشد ذکر خالص پس آن وضع مسئله علیحده است از مسئلها که نهاده شده
است در صورتیکه مقصود تقرب بسوی غیر خدا باشد پس البته آن صورت حرام است مطلق و
شناختنی نیز این که آنچه واقع شده است در تفسیر احمدی از تفریع قول وے بر آنچه واقع
شده است در هدایه و نقل کرده است آنرا در تفسیر سیحیا نکه ذکر کردیم و آن تفریع قول وی
ست وَمِنْ هٰهُنَا عُلِمَ اَنَّ الْبَقَرَةَ الْمَنْذُوْرَةَ لِلْاَوْلِيَاءِ كَمَا هُوَ الرَّسْمُ فِيْ زَمَانِنَا
حَلَالٌ طَيِّبٌ لِاَنَّهٗ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ غَيْرِ اللّٰهِ وَقْتَ الذَّبْحِ وَاِنْ كَانُوْا يَنْذُرُوْنَهَا لَهُمْ انتهى
مبنی ست بر غفلت از کلام صاحب هدایه و آن قول ست وَالثَّالِثَةُ اَنْ يَّقُوْلَ مَفْصُوْلًا عَنْهُ
صُوْرَةً وَّمَعْنًى الخ پس البته انفصال معنوی چگونه متصور خواهد شد چون باشند برائے
اولیا پس البته بعینه تقرب ست بسوی غیر خدا پس نیت وشان همیشه است تا وقت ذبح پس
نیست انفصال اشد و معنی هرگز برای آنچه ثابت شده است در قواعد فقه از همیشه ماندن
نیت تا آخر عمل و نیز مبنی ست بر نه فرق کردن میان ذکر خالص که نهاده است صاحب هدایه
مسئله را در آن و میان چیزی که مقصود باشد بوی تقرب بسوی غیر خدا که نهادیم ما مسئله را در آن
و کجاست این از آن والله اعلم آورد تفسیر **فتح العزیز** میں فرماتے ہیں وَمَا
اُهِلَّ بِهٖ یعنے دیگر آن جانور که آواز بر آورده شده و شهرت داده شد در حق آن جانور که
لِغَيْرِ اللّٰهِ یعنے برای غیر خدا است خواه غیر آن بت باشد یا روحی خبیث که بطریق بهوک که بنام او
بدهند و خواه جنے مسلط بر خانه یا مرئیے که بدهن دادن جانور از ایذای سکنه آنجا دست بردار
نشود و یا توپ روانه کردن نمیدهد و خواه پیری یا پیغمبرے را باین وضع جانورے زنده
مقرر کرده دهند که این همه حرام ست و در حدیث صحیح وارد است مَلْعُوْنٌ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ
یعنے هر که بذبح جانور تقرب بغیر خدا نماید ملعون است و خواه در وقت ذبح نام خدا بگیرد یا نه
زیرا که چون شهرت داد که این جانور برای فلانی ست ذکر نام خدا وقت ذبح فائده نکرد
چه آن جانور منسوب بآن غیر گشت و خبثی در وے پیدا گشت که زیاده از خبث مردار است
زیرا که مردار بے ذکر نام خدا جان داده است و جان این جانور را از آن غیر خدا قرار داده
گشته اند و آن عین شرکت و این خبث در وے سرایت کرد دیگر بذکر نام خدا حلال نمیشود مانند

وخوک که اگر بنام خدا مذبوح شوند حلال نمیگردند لهذا این مسئله آنست که جانورا برای غیر جان آفرین
نثار کردن درست نیست و ماکولات و مشروبات و دیگر اموال را نیز اگرچه از راه تقرب لغیر الله
دادن حرام و شرک ست اما اگر از راه تقرب الی الله تعالی بفقرا و مساکین داده ثواب آن
که عائد بدهنده میشود از ان غیر ساختن جائز ست زیرا که انسان را میرسد که ثواب عمل خود را
بغیر خود ببخشد چنانکه میرسد که مال خود را بغیر خود میدهد و جان جانور مملوک آدمی نیست تا او را
بکسی تواند بخشید و نیز دادن مال ازینجهت مستوجب ثواب ست که آدمیان بوی منتفع میشوند
وچون مردها بعد از مفارقت اینجهان قابل انتفاع بعین مال نمانده اند طریق نفع رسانیدن
بآنها در شرع چنین قرار یافت که ثواب اموال را که بمستحقان برسانند بآنها عائد سازند و چون
جان جانور اصلا قابل انتفاع آدمی نیست در زندگی پس از مردگی نیز قابل انتفاع او نباشد
آری اضحیه از طرف مرده کردن در حدیث صحیح آمده است لیکن معنیش همینست که دادن جانور
برای خدا ثوابیکه دارد بآن مرده بخشیده شود نه آنکه ذبح برای مرده کرده آید و بعضی جهال
مسلمین درین مقام کج فهمی میکنند و میگویند که گوشت انچه بنام مردها دادن بلاشبه
جائز ست و ما نیز از ذبح کردن جانور بنام آن مرده همین قدر قصد میکنیم برای فهمانیدن
ایشان یک نکته کافیست که بایشان باید گفت که هرگاه شما ذبح کردن جانور بنام غیر خدا نذر میکنید
اگر عوض آن جانور گوشت بهمان مقدار خریده و پخته بفقرا بخورانید در ذهن شما آن نذر ادا
میشود یا نه اگر میشود راست میگوئید که مقصود شما از ذبح نیز از گوشت خورانیدن برای
ثواب آن مرده بود و الا تقرب بذبح نذر او کرده آید و شرک صریح لازم می آید و در لفظ
این آیت کریمه که در چهار جا از قرآن مجید وارد شده تامل باید کرد که وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ
فرموده اند مَا ذُبِحَ بِاسْمِ لِغَيْرِ اللهِ پس ذبح کردن بنام خدا همراه شهرت دادن و آوازه
برآوردن بآنکه فلانی گاو و فلانی بز فلانی میکند هیچ فائده نمیکند و گوشت آن جانور حلال
نمیگردد و اُهِلَّ را بر ذُبِحَ حمل کردن خلاف لغت و عرفست هرگز اهلال در لغت عرب و عرف
آن دیار وآنوقت بمعنی ذبح نیامده در هیچ شعر و هیچ عبارت بلکه اهلال در لغت عرب بمعنی
بلند کردن آواز و شهرت دادنست چنانچه اهلال ذو هلال و اهلال طفل نو تولد و اهلال

الجواب

بمعنے تلبیح وغیر ذلک مستعملست و اگر کسی بگوید اهلکت لله هرگز معنے ذبحت لله فهمیده نخواهد شد وغیر آنکه اهل را بر ذبح حمل کرده شود پس ذبح لغیر الله مراد خواهد شد ذبح باسم غیر الله از کجا فهمیده شود تا مدعای این مردم حاصل شود پس درین عبارت اهلال بمعنے ذبح گرفتن باز لغیر الله را بجای باسم غیر الله ساختن قریب به تحریف کلام الهی میرسد در نیشاپوری میگوید اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ لَوْ اَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَ ذَبِیْحَةً وَ قَصَدَ بِذَبْحِهَا التَّقَرُّبَ اِلٰی غَیْرِ اللّٰهِ صَارَ مُرْتَدًّا وَ ذَبِیْحَتُهٗ ذَبِیْحَةُ مُرْتَدٍّ انتهی یعنی اجماع کردند علما رح بر اینکه اگر مسلمانے ذبح کرد حیوانے را و قصد کرد بذبح او نزدیک شدن و قرب جستن بسوی غیر خدا تعالے آنکس مرتد گشت وحکم ذبیحهٔ او حکم ذبیحه مرتد باشد فقط و کافران در جاهلیت در وقت برآمدن از خانه در راه بنام بتان آواز میکردند و چون بمکه معظمه میرسیدند طواف خانه کعبه مینمودند این طواف ایشان بتخانه خدا هرگز از ایشان مقبول نبود و لهذا حکم شد که فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا یعنے پس نزدیک نشوند مشرکان بمسجد حرام بعد ازین سال پس درانجا نیز چون آواز بهآوردند و شهرت دادند که این جانور از فلانی ست و بنام فلانی ست و برای او میکنیم و در وقت ذبح بنام خدا ذبح کنانیدند اصلا موجب تیب حلت گشت و تقریرش آنست که نزد عوام طریق ذبح جانور بهر گونه که مقررست متعین ست برای رسانیدن جان جانور برای هر که منظور باشد چنانچه فاتحه و قل و درود خواندن طریق متعین ست برای رسانیدن ماکولات و مشروبات بارواح خواه بقصد رسانیدن ثواب بآن ارواح نمایند یا بقصد تقرب و دفع شر و چاپلوسی و تملق آرے ذکر نام خدا بر آن جانور وقتی فائده میدهد که قصد تقرب بغیر خدا را از دل دور کرده و خلاف آن شهرت و آواز شهرت آواز دیگر دهند که ما ازین کار برگشتیم انتهی کلام المحدث الدهلوی والله اعلم بالصواب

استفتا ما قولهم رحمهم الله درصورتیکه کسے جانداری را برای تقرب لغیر الله ذبح سازد و عند الذبح التسمیه بگوید آن جاندار بسبب ذکر تسمیه حلال میشود یا بسبب تعظیم و تقرب لغیر الله حرام میشود بینوا توجروا

جواب ذبیحه که تقربا و تعظیما لغیر الله ذبح کرده شود حرام گردد و ذکر تسمیه بر خلاف نیت مفید نیست بلکه اینچنین ذابح را اکثر علما نسبت بکفر کرده اند چنانچه در تفسیر نیشاپوری مذکور ست

اجمع العلماء لو ان مسلمًا ذبح ذبیحة وقصد بذبحها التقرب الی غیر الله صار مرتدا وذبیحته مرتد انتہی لیکن اگر کسے جانداری برائے ذبح بغیر الله مقرر سازد وعند الذبح قصد تقرب بغیر خدا از دل دور کند وخالصًا لله آنرا ذبح سازد وآرہی لا از نیت سابقہ حکم عدم وبطلان خواہد گرفت وذبیحہ بیشک حلال خواہد شد زیرا کہ دریں باب معتبر وقت ذبح است ولہذا اکثر مفسرین در تفسیر وما اھل لغیر الله بہ قید عند الذبح بیان کردہ اند قال فی الدر المختار ذبح لقدوم الامیر ونحوہ کواحد من العظماء یحرم لانہ اھل بہ لغیر الله ولو ذکر اسم الله تعالی وایضا ھکذا فی جامع الرموز وقرۃ الانظار وھدایۃ المبتدی والاشباہ وغیرھا

نذیر حسین سید محمد	محمد صدر الدین صدر الصدور	محمد الدین قطب	سید محبوب علی جعفری	محمد کریم الله ۱۳۱۱	فقیر احمد سعید
ہو الخالق	محمد حافظ سید	محمد مخصوص الله	عفی عنہ مملوک علی	عفی عنہ حیدر علی	احمد علی
محمد بن بارک الله	فقیر غلام علی خادم شرع جلی	محمد حسین بٹالوی	احمد الله	حافظ عمر الدین	حافظ محمود

من **نبذۃ النصائح** وما قال من ان النیۃ لا دخل لها فی حلۃ الاشیاء وحرمتها ففیہ انہ یلزم علیہ حلۃ الذبیحۃ لقدوم الامیر والعظماء ولو ذکر اسم الله علیہ وھو مخالف لما فی الدر المختار وقال یحرم لانہ اھل بہ لغیر الله وایضا یلزم علیہ ما یؤخذ من الدراھم والشمع والزیت وغیرھا وینقل الی ضرائح الاولیاء تقربا الیھم مع انہ حرام باجماع المسلمین کما ھو منصوص فی البحر الرائق وغیرہ فانصف ولا تکن من المجادلین ❊ تراب علے عفی عنہ

استفتا علماء دہلی وپنجاب وپشاور

درباب مسئلہ شیئًا لله چہ میفرمایند گروہ حق پژوہ علماء ورثۃ الانبیاء درمعنی این عبارت یاشیخ عبد القادر جیلانی شیئًا لله وآیا در ساختن این عبارت و اسماء دیگر صلحاء دشتل یا بہیکہہ ویا مجدد وغیرہ موجب ثواب است یا موجب کفر وضلالت یا گناہ صغیرہ

یا کبیره و در پس مجوز این امور نماز باید خواند یا نه یا مانع این امور از فرق ضاله و مبتدعه است
از کتب تفاسیر و احادیث و فقه معتبره افتاده ارقام فرمایند **جواب** در صورت مرقومه
باید دانست که از خواندن یا شیخ عبدالقادر شیئاً لله و یا بهیکهه کند ا لغائب هست قباحت
شرکته بچند وجه لازم می آید **اول** اشتراک فی العلم **دوم** اشتراک فی التصرف که این دو وجه
بعبادت متعلق هست **سوم** اشتراک فی العادت اما بیان وجه اول و دوم پس احاطه علمی
چه از دور و چه از نزدیک سراً و جهراً بهر آن از هر اعمی و ذاکر بالسنه مختلفه و شنفتن خاصه خدا تعالی
هست که باین صفت موصوف و مختص هست و همچنین صفت تصرف فی الامور باعتبار جلب نفع
و دفع ضرر و نقصان و بلا خاصه ذات باری هست چه اصول شرک سه است یا بذات او سبحانه تعالی
شریک بیباشید یا در عبادت یا در صفات مانند علم و سمع و بصر و غیره و کسی از مخلوق باری تعالی شانه
نیست و درین چیزها مذکوره و عالم الغیب مطلق او هست جل شانه کما قال الله تعالی وعنده
مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو کذا فی سورة الانعام قال فی المدارک واراد انه هو المتوصل
الی المغیبات وحده لا یتوصل الیها غیره انتهی ما فیه وهکذا فی التفسیر النیشاپوری وقال الله
تعالی قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله الایة لیکن هرگاه کسی از مقبولان درگاه خود را
احیاناً بر غیبات مطلع گرداند اطلاع میشود و الا نه و لهذا آنحضرت صلی الله علیه وسلم را با وجود
فضل و کمالات اشرف المخلوقات و سید الاولین و الآخرین گردانیده باین همه تعلیم فرمود قل لا
املك لنفسی نفعاً ولا ضراً الا ما شاء الله ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما
مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یؤمنون الایة پس ازین آیت کریمه صاف واضح گردید
که قدرت بنده قاصر و علم وی قلیل و صفت بنده همین هست چه هر که بنده باشد صفتش همین خواهد
بود و به ندانستن علم غیب نقصان و عیب نیست آن بنده کامل و مکمل امر بنبیه باظهار العبودیة
حتی لا ینسب الیه نقص ولا یعاب من قبل عدم العلم بالغیب فقال قل لا املك لنفسی نفعاً
ولا ضراً الی آخر الایة وفیه ان قدرته قاصرة وعلمه قلیل وکل من کان عبداً کان کذلك
والقدرة الکاملة والعلم المحیط لیس الا لله تعالی وقال الکلبی ان اهل مکة قالوا یا محمد الا
اخبرك ربك بالسعر الرخیص قبل ان یغلو فتشتری فتربح وبالارض التی ترید ان تجدب

فترتحل عنها الى ما اخصبت فانزل الله تعالى هذه الاية للمراد بالخير فى قوله تعالى ولو كنت اعلم
الغيب لاستكثرت من الخير وهو جلب منافع الدنيا وخيراتها من الخصب والارباح والاكتساب وقيل
المراد به ما يتوصل به الى الدين يعني لو كنت اعلم الغيب لكنت اعلم ان الدعوة الى الدين الحق
تؤثر في هذا ولا تؤثر فى ذلك فكنت اشتغل بدعوة هذا دون ذلك الى اخر ما فى النيشاپوري
وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنه هكذا في معالم التنزيل مثل قول الكلبي وتلزم من كون
غيره غير متصرف فى ملكه بوجه من الوجوه الا بامره كونه عالماً بالكل وكون غيره غير
عالم بالكل الا باعلامه الى اخر ما في التفسير النيشاپوري وقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم والله لا ادري وانا رسول الله ما يفعل بي وبكم رواه البخاري والحكم بطريق الاعم
هو الوجه الاتم والمراد من الامور الدنيوية بالنسبة اليه صلعم وهي الجوع والعطش والشبع
والري والمرض والصحة والفقر والغنى وكذا حال الامة الحاصل انه صلى الله عليه وسلم يريد
نفي علم الغيب عن نفسه وانه ليس بمطلع على المقدر له ولغيره والمكنون من امره وامر غيره لانه متردد
في امره غير متيقن بنجاته لما صح من الاحاديث الى اخر ما في المرقات شرح المشكوة لملا علي القاري
وهكذا في الطيبي ثم اعلم ان الانبياء لم يعلموا المغيبات من الاشياء الا ما علمهم الله تعالى احياناً
وذكر الحنفية تصريحاً بالتكفير باعتقاد ان النبي صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب لمعارضة قوله
تعالى قل لا يعلم من في السموت والارض الغيب الا الله كذا في المسايرة للشيخ الهمام كذا في
شرح فقه اكبر لملا القاري في الخانية والخلاصة لو تزوج بشهادة الله ورسوله لا ينعقد
النكاح ويكفر باعتقاد ان النبي صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب انتهى ما في البحر الرائق في كتاب
النكاح ومولانا شاه عبد العزيز قدس سره در تفسير سورة مزمل ميفرمايد كه متقرب اليه را دو چيز بايد اول احاطه
علمي باذكار قلبيه ولسانيه وكراين با وصف تخالف امكنه وازمنه مدارك والسنة تا ذكر قلبي ولساني
هر كس را معلوم كند دوم قوت نزديك ومدد كه او در آمدن وآنرا بر كردن وحكم صفت او پيدا
كردن كه در عرف شرع آنرا دنو وتدلي ونزول وقرب خوانند واين دو صفت خاصه ذات
پاك الله تعالى است هيچ مخلوق را حاصل نيست از ينجا بعضے كفره در حق بعضے از معبودان خود
وبعضے بيرپرستان از زمره مسلمين در حق پيران خود اين هر دو امر را ثابت ميكنند ومدد وقت

احتیاج بہمین اعتقاد و آنہا استعانت مینمایند انتہی ما فی التفسیر العزیزی پس ازین معلوم شد که ورد یا شیخ
عبد القادر شیئاً لله و یا بہیکہ بجہت حاجت خواستن و در دفع مرض و بلا جستن ازین بزرگان
رحمہم الله تعالی از مسافت بعیده قطع نظر از نزد قبر که بیانش خواهد آمد جائز نیست که درین شرک
لازم می آید که علم غیب به مخلوق ثابت کرده است و ازین اشتراک فی العلم میشود و بہر حال اینچنین
هرگز نباید کرد که ازین شرک پیدا میشود چنانچه از آیات کریمه و احادیث و کتب عقاید هویدا گردید
پس هر که اینچنین اعتقاد در بزرگان دارد که ندا از من در دور میشنوند در هر آن ازین جهت
وظیفه این کلمه میدارد مشرک است بیبی و نماز نباید خواند که عقیده شرکیه میدارد اگرچه بظاهر خود
را مسلم میگوید زیرا که صفت علم غیب را از اماکن قریبه و بعیده سراً و جهراً هر آن که خاصه او عالم الغیب
والشهادة است باعتقاد فاسد خود در جناب انبیاء و اولیاء ثابت میکند که ازین اشتراک فی العلم
لازم می آید بنا بر دعوی باطله اہل باطل او تعالی در سورة یوسف میفرماید و ما یؤمن اکثرهم
بالله الا وهم مشرکون الایه و در تفسیر بیضاوی در سورة احقاف تحت این آیت کریمه
ومن اضل ممن یدعو من دون الله من لا یستجیب له الی یوم القیامة وهم عن دعائهم
غافلون نوشته الجماد و اما عباد مسخرون مشتغلون باحوالهم انتہی ما فی البیضاوی پس ازین
آیت هم ندا کردن غائب از دور اصلاً جائز نیست و هم از نزدیک حیه ایشان باحوال خود مشتغل
اند از ندا و دعا داعی محض غافل اند کما اتضح من البیضاوی ولهذا قال العلامة
التفتازانی فی شرح المقاصد ولا نزاع فی ان المیت لا یسمع انتہی ما فی شرح المقاصد
و در فتح القدیر و کافی و کفایه و غایه و عینی وغیره کتب فقه ازین که میت نمیشنود مشحون اند
پس نزدیک فقه ندا کردن بدرخواست دعا از ایشان مفید و جائز نشد و ازین جهت بسیاری
از فقها طلب دعا از میت انکار کرده اند چنانچه در کشف الغطا شیخ الاسلام نوشته لان المراد
من الکلام الاسماع والمیت لیس باهل للاستماع الا تری قوله تعالی انک لا تسمع الموتی
والی قوله وما انت بمسمع من فی القبور انتہی کلام المحمود العینی فی حاشیة الهدایة فی الحلیه
هر که این اعتقاد از مسافت بعید اولیاء الله را ندا کند که از احوال ما مطلع میشوند و ارواح ایشان بر
ندای من علم پیدا کنند و کشائش رزق و فراخی آن و دفع بلا و نقصان و دفع تنگی میکنند

ديا گور ويا بمكان نشست وبرخاست ايشان صورت ايشان برزخ سازد بشك از زمرهٔ مشركين
ست چنانكه مولانا شاه عبد العزيز قدس سره در تفسير فلا تجعلوا لله اندادا مينويسند چهارم
فرقه پيرپرستان گويند چون مرد بزرگ كه بسبب كمال رياضت ومجاهده مستجاب الدعوات ومقبول
الشفاعت عند الله شده بود ازين جهان ميگذرد روح او را قوتے عظيم ووسعتے بس فخيم بهم ميرسد
هر كه صورت او را برزخ سازد يا در مكان نشست وبرخاست او يا بر گور او سجود وتذلل تمام
نمايد روح او بسبب وسعت واطلاق بر آن مطلع شود ودر دنيا ودر آخرت در حق او شفاعت نمايد
تمام شد عبارت تفسير عزيزي ولهذا قال في البزازية وغيرها من كتب الفتاوى
من قال ان ارواح المشائخ حاضرة تعلم يكفر كذا قال الشيخ فخر الدين ابو سعيد عثمان
الجياني بن سليمان الحنفي في رسالته ومن ظن ان الميت يتصرف في الامور دون الله واعتقد بذلك
كفر كذا في البحر الرائق واستعانت بقبر براى رزق ودفع بلا وطلب ولد وغيره ازين كلمه از ان
بزرگان هرگز روا نيست چه استعانت از غير خدا تعالى درين امور جائز نيست قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم واذا سألت فاسئل الله واذا استعنت فاستعن بالله الى
اخر الحديث كما رواه احمد والترمذي كذا في المشكوة پس آنحضرت صلى الله عليه وسلم
اين كلمه شرط وجزا ارشاد فرمودند پس استعانت كه از مخلوقات كرده ميشود لامحاله مقارن
باستعانت بالله نخواهد بود چه جزا لازم شرط ست وشرط ملزوم او وقاعده كليه از اهل معقول
ومنقول مقرر شده كه وجود ملزوم بدون لازم محالست كذا في المسلم والچلپي وغيرهما پس
خواه مخواه استعانت درين امور مذكوره بمقارنت استعانت خدا تعالى ميبايد واز غير حق تعالى
هرگز جائز نيست واياك نعبد واياك نستعين هم مشعر اينمعنے ست وتقرير بسط درين باب اينست
ودر تحقيق استعانت رساله جداگانه نوشته شد درينجا اشاره از آن كرده شد واگر كسى گويد
كه او تعالى مفاتيح علم همه اشياست كليه وجزئيه در سر آن از مسافت بعيده اوليا الله را داده
وحواله ايشان كرده بنابرين ميدانند وميشنوند پس اين را در تفسير نيشاپوري تحت همين
آيت كريمه وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها الا هو الاية نوشته ولا يمكن ان يكون هذه
المفاتح عند شيء من الممكنات لان المحاط لا يحيط بمحيطه فلا يحيطون الى آخر

تتمه

یا واجب فلا یکون مفتاح العلم لجمیع المعلومات الا عنده انتهی ما فی التفسیر النیشاپوری
و اما بیان اشراک فی العادت یعنی عبادت چنانکه معامله از الله تعالی بعادت خود میکنند چنانکه یا الله یا
کریم میگوید همچنین یا علی یا حسین میگوید بعادت خود قطع نظر از ندا کردن پس اگر این کلمه یا شیخ
عبد القادر شیئاً لله قطع نظر از شنیدن و دانستن ایشان بطور عادت چنانکه میگوید ازین هم
پرهیز کنند که موهم شرک ست و اگر باراده سفارش و شفاعت کردن الله تعالی از ایشان میخواهد
یعنی او تعالی را تشفیع و سفارش کننده دانسته اینچنین میگوید تاهم جائز نیست که شان
او تعالی عظیم و لیس فخیم ست و شاهی مطلق و فعال لما یرید و یفعل ما یشاء رست و کسی از
بندگان مقبولین خود را مختار علی الاطلاق نکرده و اختیار نداده که ترا مختار خزانه رحمت
خود گردانیدم که هرچه خواهی کن و هر که بخواهی بده که بعد ازین حاجت شفاعت خدا تعالی
را گردد و از ان بنده مختار کل او که تو اگر سفارش کنی از فلان بنده که حاجت روائی من کرده
دهد تا سر انجام کار ممکن است آید سبحانه ما اعظم شانه آن جل جلاله را آنچنان نباید فهمید که پادشاه
دنیا از وزیر ذی الاقتدار و الاختیار خود در بعضی امور برای کسی ادنی نوکر خود سفارش
و شفاعت میکنند چونکه آن وزیر عالیقدر مختار کل را بهر حال اختیار نظم و نسق ریاست ملکی و حفاظت
مالی داده ست که اگر خود آن پادشاه در ارتکاب ازین امور مذکوره بی اذن وزیر دخل دهد
در ملک او خلل واقع شود بنابرین مصلحت از سوی مزاجی و تندخوئی او شفاعت ادنی نوکر
خود میخواهد از ان وزیر ظهیر سلطنت خود پس اینطور در جناب الهی اعتقاد نباید داشت
که او تعالی مالک الملک و شاهی و مختار علی الاطلاق ست که درین اعتقاد تنقیص در شان
عظمت نشان او لازم می آید تعالی الله عنه علوا کبیرا چنانکه ابو داود از جبیر بن مطعم روایت
کرده قال اتی رسول الله صلعم اعرابی و قال جهدت الانفس و جاع العیال و نهکت الاموال
و هلکت الانعام فاستسق الله لنا پس طلب باران کن از خدا تعالی فانا نستشفع بک علی الله
بدرستیکه ما طلب شفاعت میکنیم بتو بخدا یعنی ترا شفیع میگیریم و نستشفع بالله علیک و
طلب شفاعت میکنیم بر تو یعنی خدا را شفیع می آریم نزد تو تا طلب باران کنی از وی
قال النبی صلی الله علیه وسلم سبحان الله سبحان الله فما زال یسبح حتی عرف فی وجوه

اصحابہ پس بجائے تسبیح میکرد و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا آنکہ شناختہ شد اثر غضب در وجوہ
اصحاب وے یعنے صحابہ بغضب آنحضرت صلعم متاثر شدند تا در وجوہ ہای ایشان نیز اثر آن ظاہر
شد ثم قال ویحک بیشتر فرمود آنحضرت صلعم وائے بر تو عجب اند تو انہ لا یستشفع
باللہ علی احد بدرستیکہ شان او نیست کہ طلب شفاعت کردہ نشود بخدا بر احدے یعنے او تعالے
شفیع گردانیدہ نمیشود بر کسیکہ شفاعت از آنکس خواہد زیرا کہ مرتبہ شفیع کمتر میباشد از آن کسیکہ
از و شفاعت میخواہد اندری ما اللہ یعنے تو میدانے کہ چیست خدا و صفت عظمت او چیست
ان عرشہ علی سمواتہ ھکذا وقال باصابعہ مثل القبۃ علیہ وانہ لیئط بہ اطیط
الرحل بالراکب یعنے بدرستیکہ عرش با بر داشت عظمت و وسعت او ہر آئینہ آواز میکند
مانند آواز پالان شتر بسوار یعنے عاجز می آید عرش از بر داشت عظمت او تعالے و این تقریر
و تمثیل عظمت الہی ہست بقدر فہم اعرابے پس برائے قبولیت دعا و طلب حاجت روائے از کسی بزرگ
ولی و شہید خدا تعالے را شفیع آوردن باینطور نشاید کہ از ان بزرگ شفاعت خدا تعالے
حاجت خواستن ہمچنانکہ جملہ نستشفع باللہ علیک تا آخر بر آن مشعر ہست کہ درین معنی بے ادبی
او میشود ست از خدا خواہیم توفیق ادب ٭ بے ادب محروم گشت از لطف رب ٭ و منشور لامع النور
وما قدروا اللہ حق قدرہ نیز برین برہان قاطع ست بہر صورت ازین کلمہ گفتن قباحت در
قباحت بنیں مے آید کہ اجتناب از ان ضرور ست و باین اشارہ در درمختار از شرح وہبانیہ آوردہ
ومن قال شیئا للہ بعض یکفر و یخشی علیہ الکفر بعض بقدرہ انتہی ما فیہ و حاشیہ
پس مناسب نیست کہ برینطور بگوید یا اللہ شیئا للشیخ عبد القادر یعنے یا خداوندا
عطا کن و دہ مرا ببرکت شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ چہ اینطریق جائز ست چہ در دعا خواستن
از خدا تعالے بحرمت فلان یا ببرکت فلان مباح ست و بحق فلان نشاید کہ حق کسی بر خدا تعالے
نیست چنانچہ در ہدایہ و شرح وقایہ و دیگر کتب فقہ حنفیہ مذکور ست واللہ اعلم بالصواب فاعتبروا
یا اولی الالباب فقط کتبہ العبد الضعیف طالب الحسنین فی الدارین محمد نذیر حسین عفی عنہ
رب المشرقین و المغربین بجاہ سید الثقلین امام القبلتین جد الحسن والحسین صلی اللہ علیہ وعلیہم
فی الملوین عبارت مولوی نور الحق صاحب دہلوے الجواب

وظیفه فذا بلا شک استعانت و استمداد از غیر الله ست و استعانت و استمداد مذکور نوعے از کفر ست ردّ آن در سورهٔ فاتحه و در تمام قرآن و حدیث مشحون و مخزون ست فقط والله اعلم ان الامة لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیئ لم ینفعوک الا بشیئ قد کتب الله لک **عبارت مولوی غلام رسول صاحب مدرس امرتسر** استعمال کلمهٔ فذا ورا اصل معنے خود بطریق مذکور بیشک ممنوع بلکه کفر ست لیکن بطریق ندبه و شوق چنانچه علامه در شرح تلخیص در بحث انشا مینویسد ممنوع نیست اما ترک اولی ست لایهام الشرک **عبارت مولوی غلام علی صاحب قصوری** جماعه فقها رحمهم الله تعالے خصوصاً حنفیه نفعنا الله ببرکاتهم و برکات علومهم بعضے از کلمات و افعال حکم به کفر کرده چنانکه سوگند بغیر خدا مانند مادر و پدر و جز آن یا بگوید این اثم سخت ست یا گوید چیزے برای خدا بده و امثال آن از انچه در کتب ایشان مسطور ست مدارج النبوة تصنیف عبد الحق دهلوی و حاصل آنکه اینچنین کلمات موهم شرک اند اجتناب از انها موجب ثواب فقط

مواهیر علماء دهلی	سید محمد نذیر حسین	هو الخالق	هو الرب	قطب الدین محمد	هو القادر	برکت الله
	رحمت الله	عبد الرزاق	حفیظ الله	عبد الحکیم	نور الحق	احمد علی
مواهیر علماء پنجاب	احمد الدین بگوی	عبد القادر	عبد الله	غلام رسول قصوری	غلام علی خادم شرع جلی	محمد بن بارک الله لکھوی
	احمد الله	محمد سکین عفی عنه	غلام محی الدین مدرس	سید حسن شاه قادری	سید شهاب الدین	سعد الله
مواهیر علماء پشاور	مفتی محمد احسن الله	مفتی برکت الله	محمد عالم	یار محمد	نصیر احمد	نیاز محمد
	ملا جلال الدین اخوند پشاوری	میر عبد الغیاث	مولانا محمد	فقیر بادشاه گل	جان محمد	قاضی محمود جان

استفتا متضمن بر سه سوال حامداً و مصلیاً سوال اول

یا رسول الله گفتن باعتقاد حضور روح شریف در هر مکان، و هر موضع و ناظر بودنش بحال همه کس

ونا گفتن جائز ست یا نے **سوال دوم** ورد یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ بقصد حصول آرزو و حاجات که
معمول جهال مشائخ این زمانه است که روح شریف شیخ را عالم بعلم محیط متصرف الامور پنداشته
از آن روح بتوسل و شفاعت خدا تعالی انجاح مطالب خود ها میخواهند و وظیفه این کلمات
میکنند جائز ست یا نے **سوال سوم** عبد النبی و عبد الرسول نام نهادن درست ست
یا نے بینوا توجروا **جواب سوال اول** آنکه یا رسول الله باعتقاد دیگر در سوال مذکور
ست گفتن بیشک شرک و کفر ست زیرا که مفاد اعتقاد مذکور اثبات علم محیط با آنحضرت صلی
الله علیه وسلم ست والعلم المحیط لیس الا لله تعالی کما فی التفسیر الکبیر و النیشاپوری و اثبات
آن با آنحضرت صلعم یا با انبیاء علیهم السلام و اولیاء دیگر شرک در صفتی از صفات باریتعالی که علیم ست باشد فی
البیضاوی انه من یشرک بالله فی عبادته او فیما یختص به من الصفات والافعال فقد
حرم الله علیه الجنة یمنع من دخولها کما یمنع المحرم علیه من المحرم فانها دار الموحدین
وماواه النار فانها المعد للمشرکین انتهی و آنچه در بعض اوقات انبیاء و اولیاء را از
بعض مغیبات خبر داده اند منشاء آن علم محیط و حصول قوت دریافت مغیبات نبوده بلکه اعجاز
و کرامت که فعل باریتعالی بخرق عادت ست چنانچه در دیده شیخ عبد الحق دهلوی در ترجمه
مشکوة بذیل والله انی لاری من خلفی کما اری من بین یدی مینویسند یعنی آنکه این دیدن آن
حضرت صلعم از پس بطریق خرق عادت بود بوحی یا الهام و گاه گاه بود نه دائم و موئید این ست آنچه
در خبر آمده که چون ناقه آنحضرت گم شد و در نیافت منافقان گفتند محمد صلعم خبر آسمان میگوید
و نمیداند که ناقه او کجا ست پس فرمود آنحضرت صلعم والله من نمیدانم مگر آنچه بدانا ند مرا پروردگار
من اکنون نمود مرا پروردگار من که وی در فلان جا چنین و چنان ست و چنانچه بود همچنان در رشته
بند شده است و نیز فرموده ست من بشر ام نمیدانم که در پس این دیوار چیست یعنی بے
دانانیدن حق انتهی و بذیل من نسی الصلوة فلیصلها مینویسند اگر گویند چرا بکشف و وحی
و الهام در نیافت گوییم که این فعل باریتعالی ست اگر دریافت از وحی نفرستاد و کشف نکرد چه
توان کرد انتهی و آنچه در بعضے ادعیه ندا و خطاب با آنحضرت صلعم در حضور شریف واقع گردیده
بود و در لال آن عمل بر آن و همچنان جاری مانده و جهش آنست که آن صیغ ها اتفاقا اعلى

اصل همچنان داشته اند و تغییر آنها نپرداخته اکنون احتیاج بطرز محض حکایت نباشد مقصود
ازان اقبال نبود شیخ عبد الحق دهلوی در رساله هشتم تحصیل البرکات فی بیان معنی التحیات
مینویسند اگر گویند که خطاب مر حاضر راست و آنحضرت ص در ینمقام حاضر نیست پس توجیه این
خطاب چه باشد جوابش آنست که چون ورود این کلمه در اصل بعینه در شب معراج بصیغه خطاب
بود و دیگر تغیرش نداد ند و بر همان اصل گذاشتند و در شرح صحیح بخاری میگوید که صحابه در زمان
حیات آنحضرت بصیغه خطاب میگفتند و بعد از زمان حیاتش همچنین میگفتند السلام علی النبی
ورحمة الله وبرکاته نه بلفظ خطاب انتهی و در شرح حصن حصین مولانا محمد حنفی مرقوم ست
قد یقال فی وجه اختیار الخطاب فی السلام علی النبی نحن نتبع لفظ رسول الله صلعم حین علم
الحاضرین من الصحابة کیفیة التسلیم ومن ذهب الی الغیبة توخی ما یوید به اللفظ بحسب
مقام الغیبة وقریب منه قوله تعالی قل للذین کفروا ستغلبون بالتاء والیاء التحتانیة اللفظ المتوعدین
والفوقانیة معنی کذلک بحسب مقام الخطاب وینصر هذا التاویل ما رواه البخاری عن ابن مسعود
رض انه علمنی النبی صلعم وکفی بین کفیه التشهد کما یعلمنی السورة من القرآن التحیات لله
الی قوله السلام علیک وهو بین اظهرنا فلما قبض قلنا السلام علی النبی انتهی و در
تفسیر کبیر ذیل یوم یجمع الله الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب
سطور ست والوجه الرابع فی الجواب انهم قالوا لا علم لنا الا علم لنا تعلق بهم وقت حیاتنا و
لا ندری ما کان منهم بعد وفاتنا والجزاء والثواب انما یحصلان علی الخاتمة وذلک
غیر معلوم لنا فلهذا المعنی قالوا لا علم لنا وقوله انک انت علام الغیوب یشهد بصحة
هذین الجوابین انتهی قاضی حمید الدین ناگوری در توشیح مینویسد منهم الذین یدعون الانبیاء
والاولیاء عند الحوائج والمصائب باعتقاد ان ارواحهم حاضرة تسمع النداء وتعلم
الحوائج وذلک شرک قبیح وجهل صریح قال الله تعالی ومن اضل ممن یدعو من دون
الله الایة و در قاضیخان مینویسد رجل تزوج المرءة بشهادة الله ورسوله کان باطلا
لقوله صلعم لا نکاح الا بالشهود وقیل نکاح یکون بشهادة الله ورسوله فهو فی الشرح
لغو وبعضهم جعلوا ذلک کفرا لانه یعتقد ان الرسول صلعم یعلم الغیب وهو کفر

ودر مختار الفتاوی می نویسد فی البدایع لو تزوج امرأة بشهادة الله ورسوله لا یجوز النکاح
وقال الشیخ الامام ابو القاسم الصفار هذا کفر محض لانه اعتقد ان رسول الله صلعم یعلم
الغیب انتهی ودر بحر الرائق شرح کنز الدقائق می نویسد لو تزوج بشهادة الله ورسوله
لا ینعقد النکاح ویکفر لاعتقاده ان النبی صلعم یعلم الغیب وکذا فی العینی والصدریة و
تحفة القلوب والعقائد السنیة ودر فتاوی بزازیه مرقوم ست من قال ان ارواح المشائخ
حاضرة تعلم یکفر انتهی وملا حسین خباز در مفتاح القلوب می نویسد واز کلمات کفر ست ندا کردن
اموات غائبات را بگمان آنکه حاضر اند مثل یا رسول الله یا عبد القادر ومانند آن انتهی ودر
فتح العزیز ذیل ورتل القرآن ترتیلا مسطور ست درین نوع تقرب متقرب را بیدا دو چیز می آید اول
احاطه علمی باذکار قلبیه ولسانیه ذاکر این با وصف تخالف امکنه واز منه وصدر کرو السنه تا ذکر قلبی
ولسانی هر ذاکر را معلوم کند دوم قوت نزدیک شدن ودر مدد کار او بدآمدن وآنرا اثر کردن و
حکم صفت او پیدا کردن که در عرف شرع آنرا دنو وتدلی ونزول وقرب خوانند واین هردو
صفت خاصه ذات پاک وتعالی ست هیچ مخلوق را حاصل نیست آری کفره در حق بعضی از معبودان
وبعضی پیر پرستان از زمره مسلمین در حق پیران خود امر اول را ثابت میکنند ودر وقت احتیاج
بهمین اعتقاد بآنها استعانت میفهمیدند اما مطرود می باشند ودر حقیقت در اشتباه واقع شده اند
که بیان آنها اشتباه درین مقام اجنبی ست انتهی **وجواب سوال ثانی** آنکه یا شیخ عبد القادر
جیلانی شیئاً لله گفتن از دو وجه ناجائز ست اول بجهت اشتمال بر نداء غائب با اعتقاد احاطه علمی
وهی که شرک فی العلم ست دوم بجهت احتوای این کلام بر لفظ شیئاً لله که مفادش تشفیع ومتوسل
گردانیدن خدا بجناب شیخ عبد القادر جیلانی ومتوسل الیه ومعین قرار دادن شیخ ست واین
تنقیص ذات باری ست وآن صریح کفر ست لیکن چون کلمه مذکوره بنفس لفظ محتمل معنی دیگر هم ست بعض
فقها عدم کفر را وخشیة کفر را ترجیح داده اند وبعض علما وجه تکفیر چنان بیان کرده اند که مفاد
شیئاً لله طلب شیء ست برای خدا وآن اثبات احتیاج خدا ست واین کفر ست اخرج ابو داود
عن جبیر بن مطعم قال اتی رسول الله صلعم اعرابی فقال جهدت الانفس وجاع
العیال ونهکت الاموال وهلکت الانعام فاستسق الله لنا فانا نستشفع بک علی الله

ونستشفع بالله عليك فقال النبي صلعم سبحان الله سبحان الله فما زال يسبح حتى عرف ذلك في وجوه اصحابه ثم قال ويحك انه لا يستشفع بالله على احد شان الله اعظم من ذلك ويحك اتدري ما الله ان عرشه على سمواته لهكذا وقال باصابعه مثل القبة وانه ليئط به اطيط الرحل بالراكب ودر طيبي شرح مشكوة بذيل اين حديث مرقوم ست ولما قيل ان الشفاعة لا تنفع الا من اذن له صار كالشيء المسائل عنه الى ذي سلطان عظيم منع صلعم ان يستشفع بالله تعالى على احد انتهى وفي المرقاة شرح المشكوة لما كان ظاهر هذه العبارة موهما للتساوي في القدر والتساوي في الامر والحال ان الله سبحانه منزه عن الشرك مطلقا وقال تعالى ليس لك من الامر شيء وقال من ذا الذي يشفع عنده الا باذنه وقال ولا يشفعون الا لمن ارتضى انكر النبي صلعم واستعظم الامر لديه وتعجب من هذه النسبة اليه فقال النبي صلعم سبحان الله تنزيها له من المشاركة انتهى وفي الدر المختار كذا قول شيء لله قيل بكفره وفي قيد الزوائد نظم الفرائد من قال شيئا لله بعض يكفره ويخشى عليه الكفر بعض يقيد وفي شرحه ووجه التكفير انه طلب شيئا لله وهو جل وعلى غني عن كل شيء والكل محتاج اليه وفي طوالع الانوار حاشية الدر المختار حاصله ان الناظم ذكر خلافا في مسئلة من قال شيئا لله فبعضهم جزموا بالكفر وبعضهم قال يخشى عليه الكفر وقد علمت ان الراجح عدم الكفر انتهى وقاضي ثناء الله پاني پتي در ترجمه ارشاد الطالبين میفرمایند جهال میگویند که یا شیخ عبد القادر جيلاني شيئا لله يا خواجه شمس الدين ترک پانی پتی شيئا لله جائز نیست انتهى واگر روح حضرت شیخ را متصرف الامور اعتقاد میکنند کفر دیگر ست في البحر الرائق من ظن ان الميت يتصرف في الامور دون الله واعتقد ذلك يكفر انتهى **جواب سوال ثالث** آنکه اگر در تسمیه عبد النبی و عبد الرسول قصد معنے اضافی باشد این تسمیه کفر بود والا غیر جائز في شرح الفقه الاكبر لعلي القاري واما ما اشتهر من التسمية بعبد النبي فظاهره كفر الا ان اراد بالعبد المملوك انتهى وفي شرعة الاسلام ولا يسميه حكيما ولا ابا الحكم ولا ابا عيسى ولا عبد فلان انتهى وفي ملخص الانوار اتفقوا على تحريم تسمية كل اسم معبد لغير الله كعبد عمرو وعبد الكعبة واشباه ذلك انتهى وفي التحفة

لابن حجر المکی ویحرم ملک الملوک لان ذلک لیس لغیر الله تعالی وکذا عبد النبی او الکعبة
او الدار او علی او الحسین لایهام الشرک انتهی وفی المرقاة شرح المشکوة ولا یجوز
نحو عبد الحارث ولا عبد النبی ولا غیره مما شاع فیما بین الناس انتهی وفی حجة الله
البالغة وسمی نفسه عبداً لاولئک کعبد المسیح وعبد العزی وهذا مرض جمهور الیهود
والمشرکین وبعض الغلاة من منافقی دین محمد صلعم یومنا هذا انتهی ونیز حضرت
شاه ولی الله رحمة الله علیه در ترجمه فارسی قرآن میفرمایند که شرک در تسمیه نوعیست از
شرک چنانچه اهل زمان ما غلام فلان وعبد فلان نام می نهند انتهی وحضرت مولانا شاه عبد العزیز
قدس الله سره العزیز در فتح العزیز در بیان انواع مشرکان میفرمایند واز انجمله اند کسانیکه در
نام نهادن خود را بنده فلان وعبد فلان میگویند واین شرک در تسمیه است انتهی کتبه عبده
المسکین **محمد بشیر الدین** عفی عنه

بشیر نذیر احمد ١٢٦٦ | محمد نذیر حسین ١٢٦٦ | قطب الدین ١٢٦٦

سید رحمت علیخان ١٢٥٣ عدالت العالیه سلطانی سراج العلما ضیاء الفقها

ضیاء الدین فقیر خواجه | عبد الرب ١٢٦٧ | نوازش علی ١٢٦٠

محمد یعقوب | الله | محمد برکت الله ١٢٦٨ | بشیر و نذیر احمد ١٢٦٦

قاضی محمد فضل الرحمن خان | عبد الکریم | سید محبوب علی جعفری | مشتاق احمد | محمد بشیر الدین | نصیر الدین

فقیر غلام علی خادم شرع علی | محمد بن محمد | محمد حسین | احمد الله | غلام محی الدین | علاء الدین مسکین

استفتاء از علماء دهلی وپنجاب در باب ضرب الاقدام محمد وفضل علی نبیه الاکرم

ما قولهم رحمهم الله اندرین صورت که بعضے کسان بعد صلوة یازده قدم بطرف عراق میروند برای
حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی الله عنه ومیگویند که این عمل فرموده آنجنابست ومعمول
است در طریقه قادریه چه حکم ست فاعل آنرا مرتکب صغیره است یا کبیره یا کفر یا مستحب
یا مباح **جواب** باید دانست که فضائل وکمالات حضرت شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر

جیلانی و مناقب و مفاخر ایشان مثل آفتاب روشن است و کمالات و کرامات ایشان بحد تواتر رسیده تا آنکه گفته اند ما بلغ مبلغه من احد من شیوخ الآفاق در علم و عمل و زهد و تقوی و حقائق و معارف اکمل کاملین و مقبول بارگاه رب العالمین بودند و عظمت و جلالت مرتبت ایشان بنا بر آنست که در اتباع سنت و تمسک بکتاب الله و رسوله و تثبت فیما شرع الله و رسوله و اقتفای سیرت و اعمال صحابه عظام و توقی تام از محدثات امور و توکل و اعتماد در جمیع احوال بر خدا جلشانه و اخلاص کامل در طاعات و استقامت تمام داشتند پس امریکه خلاف این امور قولاً یا فعلاً از آنجناب وهمی منقول شود آنرا مسلم نباید داشت که از اکابر دین اینچنین نباید مثل آنکه از آنجناب روایت کرده اند که هر که بعد نماز مغرب یازده قدم جانب عراق به تعظیم تمام حرکت کند و روی توجه بآنطرف آورده نام من بر زبان آرد و حاجت خود خواهد حاجت او روا گردد چرا که این فعل خلاف ما ثبت بالکتاب والسنة و طریقة الخلفاء الراشدین المهدیین است که مامور در حق آنها رسول خدا صلی الله علیه وسلم علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین من بعدی و هم بر طبق سیرت و عمل دیگری از اصحاب رسول صلی الله علیه وسلم نیز نبوده که در حق آنها وارد شده اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم بلکه از هیچیک تابعین و تبع تابعین و دیگر اسلاف کرام و ائمه عظام مثل آن منقول و مروی نیست و آنچه عوام این عمل را اعمال مشائخ میگویند قابل التفات نیست چه کسی از مشائخ کرام که اهل علم و فقها و مجتهدین اند مثل آن تصریح نکرده و قول و فعل بعضی غیر موثوق بهم معمول نتوانند شد اتباع سواد اعظم میباید و اگر همچو عمل موجب ثواب و قربت الی الله بودی هر آئینه سلف کرام بلکه خود حضرت شیخ عبد القادر جیلانی تقدیم آن سمت مدینه منوره اختیار کردندی زیرا که هیچیک مزار بر صفحه زمین بزرگتر از مزار فائض الانوار حضرت نبوی صلی الله علیه وسلم نبوده و صحابه رضی الله عنهم در محبت و تعظیم آنحضرت صلی الله علیه وسلم نسبت بما مردم غالب تر بودند و در تحصیل ثواب و ابتغاء مرضات الله حریص تر بودند الحاصل بعد صلوة مفروضه انحراف از قبله کردن و تعیین سمت مزار هیچیک از نبی و ولی نمودن و قدمی چند بهیئت نماز گزارندگان یا تعظیم کنندگان بطرف رفتن و تذلل و خشوع تمام نمودن هرگز درست نیست اگرچه بعضی علما این فعل را شرک

وکفر گفته اند چنانچه روایات آن مرقوم میشود مگر چون حکم کفر بدون جزم این معنی که مرتکب این
فعل مر آن شخص را که روحی التجایوی آورده موثر تام وهاجت روای مستقل انگاشته نمیتوان شد
لامحاله این فعل حرام واثم وگناه عظیم ست آری اگر صرف بروورکعت نماز اقتصار کنند وثواب آن
بروح پر فتوح آنجناب بخشند روا باشد که ثواب اعمال صالحه باتفاق اکثر ائمه بارواح اموات
میرسد واگر بهنگام دعا رو بقبله بتوسل آنجناب دعا بدرگاه او سبحانه کرده باشد هم درست
باشد زیرا که توسل بعلما در دعا درست ست فقط فی دافع المبطلین من تصنیف الفاضل
الکامل علامة الوری افضل المتاخرین ابراهیم بن محمود البلخی الحنفی رحمه الله

ماقول ائمة الدین رضی الله عنهم اجمعین اندر آنچه جماعه عادت خود ساخته اند
وبر آن اصرار مینمایند وممتنع نمیشوند وحجت میگیرند که در شهرهای معظم چنین میکنند ما نیز همچنین
میکنیم مثل یا فلان فلان مشائخ ومثل ضرب اقدام نحو عراق بعد صلوة آیا مجوز این قول احعب بشود
یا نی واین فعل از حرمت بدر آید یا نه وایشان معذور باشند یا نه **جواب** کتبه محمد بن مسعود
الکشانی رحمه الله **فی** کتبه ابو المفاخر بن محمود البلخی رح **فی** کتبه محمد بن طاهر بخاری **فی** کتبه یوسف
بن محمد سمرقندی **فی** کتبه مظفر بن منصور البلخی **فی** کتبه محمد بن فخر الدین الحلوائی **فی** کتبه عبد العزیز
بن نجم الدین شیرازی **فی** کتبه ابراهیم بن اسماعیل النیشاپوری **فی** کتبه محمد بن ابی بکر الهندی
فی کتبه علی بن محمد بن قاضی حمید الدین ناگوری هکذا فی محک الطالبین فی فصل
زیارة القبور للشیخ محمد سعید القادری المعروف بعبد السلام حسام الدین بن
حبیب الله العلوی الارموی الجلانی العربی ثم الکردی رحمة الله علیه قال القاضی
شهاب الملة والدین قد قررنا من قبل ان ضرب الاقدام بعد الصلوة نحو العراق کفر
قائله وفاعله واقعان فی جریمة عظیمة هکذا نقل من تحقیق احکام الفتاوی فی
مدارج السالکین شرح منازل السائرین وما افتری علی المشائخ العظام من نحو ضرب
الاقدام بعد الصلوة نحو العراق فهو کفر اولئک الذین یعلم الله ما فی قلوبهم فاعرض
عنهم وعظهم وقل لهم فی انفسهم قولا بلیغا نیتا لهم ما ابعدهم عن حقیقة الایمان
والله اعلم وعلمه اتم واحکم نمقه العبد المسکین محمد صدر الدین

اعطی الله کتابہ بیمینہ فی یوم الدین فقط

سید رحمت علیخان
عدالت العالیہ سلطان مفتی
سراج العلما رضیا ر الفقہا

سید محمد نذیر حسین ۱۲۶۷

محمد برکت الله ۱۲۶۹

الخالق الخبیر
ہو القادر

نوازش علی ۱۲۶۰

احاب من اجاب

محمد بشیر و نذیر آمده ۱۲۶۷

منیب الدین احمد
فقیر خواجہ

قاضی ۱۲۶۱
محمد فضل الرحمن خان

محمد یعقوب ۱۲۶۷

مسکین علاء الدین

عبد الکریم

محمد بن بارک الله

گنہگار مرزا
الٰہی بخش

عبد العزیز

فقیر غلام علی
خادم شرع علی

جعفری
سید محبوب علی

حق ما اجاب بہ المجیب الفقیر ❊ اصاب من اجاب ❊ المجیب مصیب ❊ الجواب صحیح کتبہ محمد عبد الرزاق
کتبہ الاثیم احمد الدین عفی عنہ ❊ مشتاق احمد ❊ محمد مخدوم عفی عنہ ❊ بن ہدایت النبی سہارنپوری

نعم الجواب و عند المجیب ❊ صح المکتوب ❊ ہذہ المسائل صحیحۃ ❊ ہذا الجواب صحیح فقیر
الراقم عبد القادر ❊ الراقم نور الدین ❊ غلام رسول قصوری ❊ عبد الله

الحق ان ضرب الاقدام نحو العراق ممنوع عند الفقہاء وما نقلوہ عن جناب الشیخ عبد القادر
الجیلی رضی الله عنہ فی بہجۃ الاسرار فمحمول علی السکر لانہ لم یوافق السنۃ کما ہو القاعدۃ المقررۃ
عند المحققین السکر لا یصح المسائل فقیر غلام محمد لاہوری

استفتا در بیان مسئلہ رفع سبابہ

الحمد لله رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین اما بعد باعث تحریر این استفتا آن بود کہ فقیر غلام رسول بن فضیلت پناہ میاں رحیم بخش بن حافظ نظام الدین خادم بعد مطالعہ رسالہ مولانا علی القاری صاحب مرقات شرح مشکوۃ و رسالہ نور الحق بن شیخ عبد الحق دہلوی و رسالہ شیخ علی المتقی و شرحین بر مشکوۃ از شیخ دہلوی و شرح سفر السعادۃ و شرح مولانا علی القاری بر موطا امام محمد شیبانی و تحریرات مولانا عبد العزیز محدث دہلوی و تحریرات محقق قندہاری حبیب الله مقبول الله البارہی و مسوی شرح موطا از مولانا ولی الله دہلوی و در المختار شرح

در مختار مشهور بشامی و طحطاوی شرح در مختار و فتح القدیر شرح هدایه از شیخ ابن همام و عرفانی
شرح مجموعه سلطانی از عنایت الله لاهوری صاحب غایت الحواشی بر شرح وقایه و از کتب صحاح ستة
وغیرها صحیح مسلم مع شرح نووی و ترمذی و نسائی و ابو داؤد و ابن ماجه و موطأ امام مالک و
مشکوٰة المصابیح و سائر کتب فقهیه حنفیه مطالعه کرده دید که رفع انگشت سنت زائده و مستحب
نوشته اند و در احیای این سنت ترغیب داده اند و مواعید اجر جزیل بر آن باحادیث صحیحه
به ثبوت رسانیده در خاطر این حقیر هوس آن شد که بتوفیق الله تعالی بترویج این سنت متروکه
و احیای این سنت مرده احراز ثواب نماید و مردم پنجاب که اکثر از علامات مبتدعین در دو رفض
میدانند و راقم را تشنیع و تقبیح و تضلیل میکنند ازین شناعت آگاه کند که عیاذاً بالله که از
سنت سنیه چه قدر تنفر پیدا شده و منشای آن مطالعه بعضی روایات ضعیفه است که در بعض
کتب وارد شده و چونکه فراغت تحقیق دینیات ندارند بتعصب میخیزند چنانچه مولوی کرم بخش علی پور
که اکثر از علم معقول فراغت کتب دینیه ندارد زیاده در پنجاب مست باز زد و بطعن و تشنیع رافع
لب کشاد و بحرمت قائل شد بگمان آنکه نزد و معقول سنت را رد کرده آید ندانست که بیت
بوریا باف گرچه بافنده است * نبرندش بکارگاه حریر * لهذا از علما در باب سوال که در استفتا
مرتب ساخته تا که متبع سنت سنیه بکسی وجه لغزش نخورد استفتا چه میفرمایند علمای
دین در باب رفع انگشت شهادت در تشهد که صاحب خلاصه کیدانی مسمی بلطف الله النسفی حرام نوشته
و صاحب مسعودی از منیه عدم رفع مذهب طرفین و رفع مشرب ابو یوسف گفته و متصل مینویسد
که رفع مذهب متقدمین است و متاخرین از آن نهی کرده اند و مشوح شعبه با نفی تهمت چراکه روافض
درین غلو کرده اند و بعضی میگویند که مبنی نماز بر سکون و وقار است و این رفع خلاف وقار است بسیاری
از فقها بر عدم رفع علیه الفتوی گفته اند مولانا علی القاری رساله در باب سنیت رفع ساخته
بکتاب و سنت سند گرفته و احادیث صحیحه آورده و مذاهب ائمه ثلثه و اصحاب ما همین گفته و شیخ
عبد الحق دهلوی در شرح سفر السعادت و مدارج النبوة و شرح مشکوة شریف سنیت رفع را ترجیح
داده و علی متقی رساله درین باب تصنیف کرده و صاحب فتح القدیر کمال الدین ابن الهمام که از محققین حنفیه
است گویا روح و جان این مذهب است و نظیرش بعید گذشته در شرح صحیح مسلم عدم رفع را خلاف

درایه و روایه تحریر ساخته واکثر محققین همین راه رفته اند آیا از روی ادلهٔ شرعیه ترجیح کدام جانب است
که بعضے مردمان لعین امر کذب حرام وسنت اند ره را کافر میگویند و رساله ملا علی قاری ہر یان گویند
واقتدا لیس رافع در نماز جائز ندارند و قضا صلوة ماضیه حکم کنند بینوا توجروا جواب

علماء پشاور

يقول العاصي بانواع المعاصي العبد الجاني الحافظ **غلام جيلاني**
غفر الله تعالى له ولاسلافه وتجاوز عن تقصيره واسرافه ان الحق الصريح الذي لا محيص عنه ولا مناص
والصواب المليح الذي يعض عليه بالنواجذ والاضراس هو القول بسنية الاشارة بالمسبحة في
التشهد فالمؤمن يكون دائما عليها على التشهد فورد فيها اخبار كثيرة واثار شهيرة طويناها
على غيرها ويدل عليها نصوص الائمة المجتهدين ونصوص العلماء الراسخين ويكفي للمنصف
للحق العتيد لا للمتعسف العنيد ما اكتب من كتب الثقات وصحف الاثبات قصيرة من طويلة
في التحفة الاشارة مستحبة وهو الاصح على ما ثبت في الحديث ١٢ رمز شرح كنز عن ابي يوسف
انه يعقد الخنصر والبنصر ويحلق الوسطى والابهام ويشير بالسبابة وعن محمد انه صلى الله عليه
وسلم كان يشير ونحن نصنع بصنعه ١٢ رمز شرح كنز مشهور بعيني ذكر ابو يوسف في الامالي
انه يعقد الخنصر والبنصر ويحلق الوسطى والابهام ويشير بالسبابة وذكر محمد انه صلعم كان
يشير ونحن نصنع بصنعه قال وهو قول ابي حنيفة شمني شرح مختصر رج في فتح القدير القول
بالاشارة وانه مروي عن ابي حنيفة كما قال محمد فالقول بعدمها مخالف للرواية والدراية وورد
في صحيح مسلم عن فعله صلى الله عليه وسلم وفي المجتبى لما اتفقت الروايات وعلم من صحابه جميعا كونها
سنة وكذا عن الكوفيين والمدنيين وكثرت الاخبار كان العمل بها اولى بحر الرائق انتظاهرها انها سنة كما
في البرجندي وعند الشافعي يعقد الخنصر والبنصر ويحلق الوسطى بالابهام ويشير بالسبابة عند التلفظ بالشهادتين
مثل هذا جاء عن علمائنا ايضا ١٢ شرح وقاية ذكر محمد في غير رواية الاصول حديثا عن النبي صلعم في الاشارة قال هذا
قولي وقول ابي حنيفة قال الفقيه ابو جعفر ان الاشارة بالسبابة رويناه عن ابي حنيفة وفي الامالي عن ابي يوسف
كما تقدم وعن الحلواني يقيم اصبعه عند قوله لا اله ويضع عند قوله الا الله ليكون النصب كالنفي والوضع
كالاثبات وفي المحيط قيل نرفع سبابة اليمنى في التشهد عند ابي حنيفة ومحمد من السنن ١٢ كفاية قال محمد
نصنع بصنع رسول الله صلعم ونحن نفعل وهذا قول ابي حنيفة وقولنا ١٢ عينا اشارة و ائمه اربعه

محمد شاه ١٢٦٩

شرنبلالیہ ۱۲ مالابد منہ انہ ذکر فی الولوالجیۃ والخلاصۃ الفتوی علی انہ لا یشیر لکنہ قال فی الملتقط والزاہدی
ما یدل علی انہ یفعل الاشارۃ اتفاقا وانما الاختلاف فی الکیفیۃ وذکر فی نسخۃ صحیحۃ من المضمرات
الصحیح انہ یشیر باسبابۃ وھو الظاہر ۱۲ شیخ الاسلام علی شرح وقایۃ فی الملتقط عن ابی نصیر
بن سلام لیس فی الاشارۃ اختلاف العلماء انتہی ولعلہ اراد اختلاف المحققین من العلماء والمتاخرین
منہم ۱۲ مفتاح الصلوۃ لا سبیل الی العمل بالرای مع امکان العمل بالنص ۱۲ شامی فثبت بھذا ان العمل
بالرای انما یکون عند انعدام دلیل سواہ شرعا ۱۲ شامی المعتمد ما صححہ الشراح لا سیما المتاخرین کالکمال
والحلبی والبھنسی والباقانی وشیخ الاسلام الجد وغیرہم انہ یشیر لفعلہ صلعم ونسبوہ لمحمد والامام بل
فی منتقی دررالبحار وشرح غرر الاذکار المفتی بہ عندنا انہ یشیر باسطا اصابعہ کلہا وفی الشرنبلالیۃ
عن البرہان الصحیح انہ یشیر بمسبحتہ وحدھا یرفعہا عند النفی ویضعہا عند الاثبات واحترز بالصحیح
عما قیل لا یشیر لانہ خلاف الدرایۃ والروایۃ وبقولنا بالمسبحۃ عما قیل یعقد
عند الاشارۃ انتہی ۱۲ درمختار **یقول** العاصی بانواع المعاصی احقر العبید **محمد سعید**
عفی عنہ ان الروایات فی مسئلۃ الاشارۃ ظاہرۃ فی التعارض بین النفی والاثبات غنیۃ
عن ارتکاب النقل والجمع بین الشتات لکن کان الاثبات مستنبطا من الاحادیث المفیدۃ للاعتقاد
ولم یسمع للنفی وجہ یصلح للاعتقاد الا انقیاد لا یسوغ لنا الا القول بسنیۃ الاشارۃ ولا یسعنا
الا العمل بہا النیل البشارۃ فالحق ان یاول العبارات الدالۃ علی النفی الی اثبات اصل الاشارۃ و
نفی بعض الکیفیات ویفوض الی علم خالق الارض والسموات ھذا ما یظہر لی فیما سمعتہ ودرایتہ وعند
مفاتیح الغیب لا یعلمہا الا ھو **جواب از علماء پنجاب** رفع سبابہ در تشہد ثابت باحادیث ست
بے اختلاف واختلاف علماء فقہیہ در کیفیت عقد ست **الفقیر الاثیم مولوی احمد الدین**
بگہ والعفو عنہ اقول وباللہ التوفیق قال علی القاری قدس سرہ فی شرح فقہ الکبیر فلم یجو حیا ربنا
سبحانہ الی رای فلان وذوق فلان ووجد فلان فی اصل دیننا ولن نجد من خالف
الکتاب والسنۃ مختلفین مضطربین بل قال اللہ تعالی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت
علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فلا نحتاج فی تکمیلہ الی امر خارج عن الکتاب والسنۃ
کما قال اللہ تعالی ھذا بلاغ للناس وقال اللہ تعالی اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم وقال اللہ

تعالى وما اتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا والى هذا المعنى اشار الطحاوي بقوله فى قول عقيدته
لا ندخل فى ذلك متاولين بآرائنا ولا متوهمين باهوائنا فانه ما سلم فى دينه الا من سلم لله تعالى ورسوله
انتهى ١٢ وليت شعري كيف نترك ما ثبت لنا من الاحاديث المستفيضة والروايات الصحيحة بقول احد
لا نعرف دليله ولا يكلفنا الله باتباع سبيله نعم نواتى بدليل اقوى منها نطبق بها او نعمل بعضها
خصوصًا بما لم يرض لها المحققون من اصحابنا وصرحوا بخلافه وانكروا على عدمها ونقلوا
عن امامنا الاعظم وصاحبيه رضوان الله عليهم اجمعين كما صرح فى فتح القدير ١٢ وقال الشيخ ولي الله
محدث الدهلوي فى شرحه المسوى من احاديث الموطا بعد نقل احاديث الاشارة بالمسبحة فى التشهد قلت
اكثر اهل العلم على اثبات الاشارة بالمسبحة اليمنى عند كلمة التهليل ويشير عند قول لا اله الا الله
وهو الصحيح من مذهب ابي حنيفة ذكره محمد فى الموطا انتهى وقد بسط العلامة القاري فى
شرح المشكوة ونقل شهادة علمائنا الحنفية على رفع الشهادة من شاء فليرجع اليه ولولا
ضيق الوقت لبسطت بسطًا والله يحق الحق ويبطل الباطل ١٢ الراقم الاثيم فقير غلام على
قصوري قوله وبسط اصابعه ذكر محمد رح فى غير رواية الاصول حديثًا عن النبي صلى الله عليه
وسلم فى الاشارة ثم قال هذا قولي وقول ابي حنيفة رح وحكى عن الفقيه ابي جعفر يعقد الخنصر
والبنصر ويحلق الوسطى مع الابهام ويشير بالسبابة وفى الجامع الصغير المرتب وعن ابي يوسف رح
فى املائه يروي الاشارة عن النبي وفسره بما فسره ابو جعفر رح ثم قال وقال غيره من اصحابنا
يشير بثلثة وخمسين ثم قال ان الاشارة رواية عن ابي حنيفة وفى الاملاء عن ابي يوسف رح
كما تقدم وفى قول المدنيين يجب ان يعقد ثلاث وخمسين ويشير بالسبابة وعن الحلواني يقيم
اصبعه عند قول لا اله ويضع عند قول الا الله ليكون النصب كالنفي والوضع كالاثبات
وفى المحيط وقيل رفع سبابة اليد اليمنى فى التشهد عند ابي حنيفة ومحمد والشافعي رحمهم الله تعالى
من السنن وفى ظاهر الاصول لا يرفعها كذا روى عن ابي يوسف قال العلامة نجم الدين الزاهدي
لما اتفقت الروايات عن اصحابنا جميعًا فى كونه سنة وكذا عند الكوفيين والمدنيين وكثرت
الاخبار والآثار كان العمل بها اولى ١٢ كفاية الشعبي حرره حافظ غلام محمد صاحب
لاهوري مسئله اشارت بانگشت شهادت در تشهد نماز ثابت و متحقق ست باحاديث صحيحه و آثار

صریحہ وہم باجماع صحابہ کرام و ائمہ اربعہ وغیرہم علی ماصرح بہ علی القاری فی شرح موطا محمد رح والشیخ المحدث
عبد الحق دہلوی وغیرہما و اختلافیکہ در بعض کتب فقہ از بعض متاخرین حنفیہ منقولست ہیچ اصلی قابل
اعتماد ندارد چنانچہ امام ابن الہمام تصریح باینمعنی فرموده فالحق ان الاشارة سنة زائدة لاریب
فیہا و بسیاری از محققان علماء حنفیہ در اثبات سنیت اشارت رسالہا تالیف کرده اند ۱۲ حررہ
العبد الملتجی الی اللہ محمد بن محمد وہی بارک اللہ عفی عنہ روزی از جناب محمد خلیل الرحمان
خوشابی اللہم اغفرہ کہ استاد استادان ہیچمدان بودند بحلف میشنگارم کہ پرسیده بودم فرمودند کہ من
خود رفع سبابہ نمیکنم مگر کننده را مانع ہم نیستم کہ عمل بحدیث نبوی می آرد و در ینوقت اعتقاد من است
کہ در حق رفع کننده نسبت ناسزا و بدگوئی گناه عظیمیست فکیف اضافة الکفر الی فاعل فعل النبی صلعم
نعوذ باللہ من شرور انفسنا و کسانیکہ رافع را در منصب کفر نصب کردند الامان باللہ خود در چاه
معصیت مجرور شدند کہ بر اہل آثار طاعن آمدند حالانکہ جناب غوثنا القادر جیلانی قدس سره در
غنیہ میفرمایند واعلم ان لاہل البدع علامات یعرفون بہا فعلامة اہل البدع الوقیعة فی
اہل الاثر وعلامة الزنادقة تسمیتہم اہل الاثر الخ **مسئلہ** مومن را حکم بکفر کردن بلا ثبوت
محقق عند الشرع اثبات کفر بر خود است ۱۲ خلاصة الفقہ **الراقم محمد عالم ساکن کہوڑی شاگرد**
مولوی حافظ محمد لاہوری ورود احادیث مصطفی صلعم بلا اشتباه در حق رفع مسبحہ در تشہد
بصحاح ستہ مثل صحیح مسلم کہ مملو از افعال نبویہ است علیہ الصلوة والتحیة و مثل موطا کہ در فن حدیث
نبس مصفاست با ضبط شرائط درجات طبقات و حفظ مراتب ثقات بر عاشقان سنت سید المرسلین اظہر
من الشمس است و مانعین کہ از اشارت نہی میکنند بمنتہی رسند کہ اما افعال خاتم النبیین را منکر قرار داده
نسبت بحرمت میسازند چنانکہ امام محمد در موطا خود مینگارد و بصنع رسول اللہ صلعم ناخذ وہو قول
ابی حنیفة و با وجود این تحقق از قول امام اعظم است بر دارند کہ منع رفع انگشت شہادت میکنند ۱۲
حافظ ولی اللہ لاہوری فی مسئلة کیفیة رفع السبابة اختلف المجتہدون فعند الفتوی
یلیق بالقول حقیقة ان من رفع لایمنع ومن لایرفع لایجبر لکن فعلہ افضل لان ہذا فعل رسول
اللہ صلعم وکتب الاحادیث مشحونة فمن اراد العلم فلیتامل **تحریر مولوی**
غلام رسول ساکن ڈیره اسمعیلخان وفی الشرنبلالیة عن البرہان الصحیح

نمبر ۱
... وعن وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثم جلس فافترش رجلہ الیسری ووضع یدہ الیسری علی فخذه الیسری وحد مرفقہ الایمن علی فخذه الیمنی وقبض ثنتین وحلق حلقة ثم رفع اصبعہ فرایتہ یحرکہا یدعو بہا رواه ابو داود والدارمی

انہ یشیر بمسبحۃ وحدھا یرفعھا عند النفی ویضعھا عند الاثبات واحترز بالصحیح عما قیل
لا یشیر لانہ خلاف الروایۃ والدرایۃ وفی المسبحۃ وحدھا عما قیل یعقد عند الاشارۃ
انتہی وفی العینی عن التحفۃ الاصح انہا مستحبۃ وفی المحیط انہا سنۃ ۱۲ در مختار **تحریر مولوی**
شیر محمد صاحب سلمہ اللہ شاگرد مولوی جان محمد چونکہ سنیت رفع نزد اکثر فقہا و محدثین
ثابت شدہ پس رافع را مرتکب السنۃ گفتہ میشود نہ مرتکب الحرام فضلا ان یکفر و یشتم نعوذ
باللہ منہا **الراقم مولوی عبد العلی الدہلوی** ھذہ الروایات
صحیحۃ والاشارۃ سنۃ **مولوی محمد علی ولد مولوی نظام الدین** فتحکریہ
ھذہ الروایات صحیحۃ لا ریب فیہ **مولوی قدرت اللہ دہلوی** امریکہ وجہ ثبوت
آن بدون ترتب نسخ و تبدیل مشروع بلکہ مسنون باشد بکدام حجت نا مشروع تواند گردید چگونہ
قول غیر معصوم را بر قول معصوم ترجیح میدہند **مولوی حمایت اللہ کشمیری** صدق
رسول اللہ الحمید صلعم لہی اشد علی الشیطان من الحدید **فقیر احمد اللہ کاشمیری**
رفع سبابہ مختلفہ فیہا ست ومن قلد مجتہدا فی مجتہد فیہ فلا انکار ولا عیار علیہ ۱۲ غایۃ
الحواشی شرح وقایہ **تحریر مولانا صاحب نور محمد کہتر** این بندہ خود رفع سبابہ بحلل
مطابق روایت حنفی مذہب میکند و رافع را از روی احادیث صحیحہ و روایات فقہیہ ائمہ علمای
کرام کہ معتقد بندہ اند متسنن متبع میدانند و چونکہ سوای خلاصہ حرمت آن در ہیچ کتابے معلوم
بندہ نشدہ آنرا اعتبار نمی نمیکنم مگر تارک بسبب اختلاف بعضے علماء ہم نیکار نمیشود و تارک سنت
نمیدانند کفر چہ و تکفیر چہ **دستخط مولوی نور محمد جیلانی** منع کردن رفع سبابہ منع میدانم چہ برای خارش
تن منع من ہم جاری نمیشود برای رفع احکام حدیث چگونہ منع کنم اگر کردہ شود بسیارے جائز داشتہ اند و اگر
نکردہ شود ما کوتاہ ہمتان را چہ فرائض متروک مستحبات کدام کس در نظر می آرد متعصبین حنفیہ
انگشتے برای شہادت برہم میزنند و برای خارش تن دست بسیار بر دارند **فقیر عبید اللہ**
ملتانی در مسئلہ رفع سبابہ ہیچ شکی و شبہہ نیست کہ سنت زائدہ است و بر فاعل آن و غیر فاعل آن ہیچ انکارے
نیست کہ سنت زائدہ اقرب بمستحبات است ۱۲ **حررہ مولانا نور الدین چکوڑی** و آنکہ
بعضے میگویند کہ جناب امام ربانی ترجیح عدم رفع نمودہ اند جوابش از شمس الدین مرزا جانجانان

مجدد دی رحمۃ اللہ علیہ **مکتوب پانزدہم در بیان رفع سبابہ نوشتہ شد** نوشتہ بودند
کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ در مکتوبے از مکتوبات خود منع رفع سبابہ کردہ اند دتو با وجود
دعوی محبت بجناب ایشان رفع سبابہ میکنی و محبت را اتباع محبوب لازم ست مجدد ما ادسبحانہ جلت
اتباع کتاب و سنت بر عباد فرض گردانیدہ میفرماید مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَ
رَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ و رسول صلعم میفرماید لا یؤمن احدکم
حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ و حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نائب کامل
آنحضرت اند بنای طریقہ خود را بر اتباع کتاب و سنت گذاشتہ اند و علماء در اثبات رفع سبابہ رسالہا
مشتمل بر احادیث صحیحہ و روایات فقہیہ حنفیہ تصنیف کردہ اند تا بجائیکہ حضرت شاہ یحیی فرزند اصغر
حضرت مجدد نیز درینباب رسالہ تحریر نمودہ اند و در نفی رفع یک حدیث بہ ثبوت نرسید و ترک
رفع از جناب حضرت مجدد بنا بر اجتہاد واقع شدہ و سنت محفوظ از نسخ بر اجتہاد مجتہد مقدم ست و بعد
ثبوت سنت رفع ترک آن باین حجت کہ حضرت مجدد ترک فرمودہ اند معقول نیست و حضرت
مجدد بر ترک سنت تحذیر کثیر فرمودہ اند و حضرت مجدد ہم مذہب حنفی داشتند و امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
گفتہ اذا ثبت الحدیث فہو مذہبی و اترکوا قولی بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پس امید انست کہ حضرت مجدد از ترک این مراتب اجتہادی اخذ باحادیث صحیحہ متغیر نشوند و اگر گویند کہ حضرت
مجدد با آن علم واسع اند احادیث ثبوت رفع مگر آگاہ نبودند گویم تا زمان مبارک حضرت ایشان
این کتب و رسائل در دیار ہند شہرت نیافتہ بود و از نظر مبارک ایشان نگذشتہ کہ ترک نمودہ اند
و گرنہ ہرگز ترک رفع نمیفرمودند کہ ایشان حریص ترین اکابر امت باتباع سنت بودہ اند
و اگر گویند عدم رضای حضرت رسالت علیہ التحیۃ را باین عمل از کشف دریافتہ ترک فرمودہ باشند گویم کہ
کشف در امور طریقہ معتبر ست و در احکام شریعت حجت نیست معہذا در ان مکتوب احتجاج بکشف نکردہ اند
امید آنست کہ این مخالفت جزئی عزیمت قاعدہ کلی ایشان کہ بتجدید تمام ترغیب باتباع پیغمبر علیہ السلام
فرمودہ اند منشر نتائج گردد والسلام **مقامات مظہری** تمام شد عبارت استفتا مولوی
غلام رسول صاحب **بیان برائی چومنے انگوٹھے کا وقت سننے**
اشہد ان محمدا رسول اللہ کے اور اثبات بدعت ہونے اس فعل کے

معلوم کرنا چاہئے کہ بعضے بدعتی نا واقف علم حدیث سے جنکو صحیح اور سقیم اور ضعیف اور قوی مین کچھہ امتیاز نہین وقت سننے کلمہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کے مؤذن سے انگوٹھے چوم کے آنکھون پر لگاتے ہین اور اس فعل کو چند احادیث جھوٹھی اور موضوع اور بناوٹ کی کو کتب طبقہ رابعہ سے حجت لا کر سنت جانتے ہین اور در حقیقت یہہ عمل بدعت ہے سوا ول ان احادیث جھوٹھی اور موضوع اور بناوٹ کی کو کہ جنسے بعضے بدعتی استدلال کرتے ہین سنو اور بعد اسکے حال ان احادیث کا معہ جواب شہادت کے دریافت کرو اور حقیقت مسئلہ کو سمجھو **حدیث پہلی** ان ابا بکر الصدیق لما سمع قول المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ قال اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا و قبل باطن انملتی السبابتین و مسح عینیہ فقال م من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت علیہ شفاعتی یعنے تحقیق حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالے عنہ نے جب سنا قول مؤذن کا اشہد ان محمدا رسول اللہ تو کہا اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا اور بوسہ دیا باطن دو انگشت شہادت کو اور لگا دیا دونو آنکھون کو پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کریگا جیسا کہ کیا دوست میرے نے پس تحقیک واجب ہوگے اُسپر شفاعت میری سو یہہ حدیث جھوٹھی اور بالکل موضوع ہے **حدیث دوسری** قال الخضر ع من قال حین سمع المؤذن یقول اشہد ان محمدا رسول اللہ مرحبا بحبیبی و قرۃ عینی محمد بن عبد اللہ صلعم ثم یقبل ابہامیہ و یجعلہما علی عینیہ لم یعم ولم یرمد ابدا یعنے فرمایا خضر علیہ السلام نے جو شخص کہے جسوقت سنے مؤذن کو کہ کہتا ہے اشہد ان محمدا رسول اللہ یہہ لفظ مرحبا بحبیبی و قرۃ عینی محمد ابن عبد اللہ پہر بوسہ دے دونو انگوٹھون کو اور پہیرے ان دونو کو آنکھون اپنے پر تو نہ اندھا ہوگا اور نہ دُکھینگے آنکھین اُسکی کبھی خدا خراب کرے بنانیوالے کو سو یہہ حدیث بھی بالکل موضوع اور بناوٹ کی ہے **حدیث تیسری** قال الحسن من قال حین سمع المؤذن یقول اشہد ان محمدا رسول اللہ مرحبا بحبیبی و قرۃ عینی محمد بن عبد اللہ و یقبل ابہامیہ و یجعلہما علی عینیہ لم یعم ولم یرمد یعنے فرمایا حسن رضی اللہ عنہ نے جو شخص کہے جسوقت کہ سنے مؤذن کو کہ کہتا ہے اشہد ان محمدا رسول اللہ اسکے یہہ لفظ مرحبا بحبیبی و قرۃ عینی محمد ابن عبد اللہ اور بوسہ دے دونو انگوٹھون کو اور

پہیری اُنکو دو آنکہون اپنے پر تو نہ اندہا ہوگا اور نہ دوکہینگی آنکہین اُسکی سو صریح جہوٹہے حدیث
اور طوفان ہی **حدیث چوتہی** من قبّل عند سماعہ من المؤذن کلمۃ الشہادۃ
ظفری ابہامیہ ومسّہما علی عینیہ وقال عند المس اللہم احفظ حدقتی ونوّرہما ببرکۃ
حدقتی محمد ونورہما لم یعم یعنے جو شخص بوسہ دی وقت سننے کے مؤذن سے کلمہ شہادۃ کو دونو ناخن انگوٹہون
اپنے کو اور لگا دے انکو دونو آنکہین اپنے پر اور کہے وقت لگانے کے اللہم احفظ حدقتی
ونورہما ببرکۃ حدقتی محمد ونورہما نہ اندہا ہوگا سو یہہ بہی جہوٹی حدیث اور بہتان ہی
حدیث پانچوین ان علیاً رضہ کان اذا سمع المؤذن یقول اشہد ان محمداً رسول
اللہ قال ذلک وقال رضیت باللہ ربا وبالاسلام دیناً وبمحمد نبیّاً ویقبل باطن انامل
سبّابتیہ ویضعہما علی عینیہ یعنے تحقیق علی رضہ تہے آپ جب سنتے تہے مؤذن کو کہ کہتا
ہی اشہد ان محمدا رسول اللہ تو فرماتے آپ بہی ویسا ہی اور کہتے رضیت باللہ ربا وبالاسلام
دینا وبمحمد نبیّا اور بوسہ دیتے باطن سرون دو انگشت شہادت کو اور رکہتے انکو اپنی دونو
آنکہون پر سو یہہ بہی بالکل باطل اور جہوٹہی حدیث ہی **حدیث چہٹی** ان رسول اللہ صلعم
قال من قبل ظفری ابہامیہ عند سماع اشہد ان محمدا رسول اللہ فی الاذان انا قائدہ و
مدخلہ فی صفوف الجنۃ یعنے تحقیق رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص بوسہ دی دونو ناخن
انگوٹہون اپنے کو وقت سننے اشہد ان محمدا رسول اللہ کے اذان میں تو میں کہینچنے والا اُوسکا اور داخل
کرنیوالا ہون اُسکا صفون جنت مین سو یہہ بہی جہوٹہی حدیث ہی گویا کہ کسی شیطان نے
رسول اللہ پر بہتان رکہا ہی **حدیث ساتوین** ان رسول اللہ صلعم دخل المسجد فی
عشر المحرم عند الاسطوانۃ حذاء ابی بکر فقام بلال رض فاذّن فلما بلغ اشہد ان محمدا رسول اللہ
فقبّل ابی بکر ظفری ابہامیہ ووضعہما علی عینیہ وقال قرۃ عینی بک یا رسول اللہ فلما
فرغ بلال رض من الاذان توجہ النبی صلعم الی ابی بکر فقال من فعل مثل ما فعلت یا ابی بکر
غفر اللہ تعالی ذنوبہ حدیثہا وقدیمہا وعمدہا وخطأہا یعنے تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم داخل ہوئے بیچ مسجد کے عشرہ محرم مین پاس سطوانہ کے مقابل ابوبکر رض پس کہڑے ہوئے
بلال پس اذان دی انہون نے پہر جب پہنچے بلال اشہد ان محمدا رسول اللہ پر بوسہ دیا ابوبکر

نے دونو ناخن انگوٹھون اپنے کو اور رکھا اُنکو دونو آنکھون اپنی پر اور کہا قرۃ عینی بک یا رسول اللہ پھر جب فراغت ہوئے بلال رض اذان سے تو متوجہ ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم طرف ابوبکر رض پس فرمایا جو شخص کرے جیسا کہ کیا تو نے ای ابوبکر رض بخشدیگا اللہ سب گناہ اُسکے نئے اور پرانے جانے اور انجانے سو یہہ بھی جھوٹھا اور حضرت پر بہتان لگایا ہے

حدیث آٹھوین عن عبد اللّٰہ من سمع المؤذن یقول اشهد ان محمدا رسول اللّٰہ فاجابہ وقال مرحبًا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللّٰہ وقبّل ابهامیہ نفسہ وامرهما علی عینیہ لم یعم ولم یرمد ابدًا یعنے روایت ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ جو شخص سنے مؤذن کو کہ کہتا ہے اشہد ان محمدا رسول اللہ پس جواب دے اُسکو اور کہے مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ اور بوسہ دے دونو انگشت نفس اپنے کو اور پھیرے اُنکو آنکھون اپنی پر نہ اندھا ہوگا نہ آنکھین دُکھینگے اُسکے کبھی سو یہہ بھی بناوٹ ہے

حدیث ناوین روی ان ادم اشتاق الی لقاء محمد صلعم کان فی الجنۃ فاوحی اللّٰہ تعالی الیہ هو من صلبك ویظهر فی اخر الزمان فاظهر اللّٰہ تعالی لہ سورۃ محمد فی صفا ظفری ابهامیہ فمسح علی عینیہ فصار اصلا لذریتہ فلمّا اخبر جبرئیل النبی صلعم هذه القصۃ قال من سمع اسمی فی الاذان فقبل ظفری ابهامیہ ومسح علی عینیہ لم یعم ابدًا یعنے روایت کیا گیا کہ تحقیق آدم مشتاق ہوئے واسطے ملاقات محمد صلعم کے جسوقت کہ تھے بیچ جنت کے پس وحی کی اللہ تعالے نے طرف اُنکے کہ محمد صلعم صلب تیرے سے ہے اور ظاہر ہوگا آخر زمانہ مین پس ظاہر کیا اللہ تعالے نے واسطے آدم علیہ السلام کے سورہ محمد صلعم صفا ئی دونو ناخن انگوٹھون آدم علیہ السلام مین پس لگایا آدم نے دونو آنکھون پر پس ہوا وہ فعل اصل واسطے اولاد آدم کے پھر جب خبر دی حضرت جبرئیل نے نبی صلعم کو اس قصہ کی تب فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جو شخص سنے نام میرا اذان مین پھر بوسہ دے دونو ناخن انگوٹھون اپنے کو اور لگا دے اُنکو دونو آنکھون اپنے پر تو نہ اندھا ہوگا کبھی سبحان اللہ کیا خوب بناوٹ لال احادیث سے ہے کہ ایک حدیث بھی صحیح نہین اور اُنکا کسی معتمد کتاب مین پتہ اور نشان بھی پایا نہین جاتا ہے محققین نے ان سب احادیث مین کلام کر کے تصریح غیر صحیح اور موضوع ہونیکے کر دی ہے تفصیل اُسکے

یہہ ہی کہ اول یہہ سب حدیثین کتب احادیث طبقہ رابعہ سی ہین اور احادیث اس طبقہ کی اس قابل نہین
ہین کہ کسی عقیدہ اور عمل کے ثابت کرنے مین انپر اعتماد کیا جاوے اور انکو متمسک بہی ٹہرایا جاوے
چنانچہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی عجالہ نافعہ مین فرماتے ہین طبقہ رابعہ احادیثی کہ نشان
آنہا در قرون سابقہ معلوم نبود و متاخرین آنرا روایت کردہ اند پس حال آنہا از دو شق
خالی نیست یا سلف تفحص کردند و آنہا را اصلی نیافتند تا مشغول بروایت آنہا میشدند یا یافتند
و دران قدحی و یا علتی دیدند کہ باعث شد ہمہ آنہا را بر ترک روایت آنہا و علی کل تقدیر این
احادیث قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عملی بآنہا تمسک کردہ شود انتہی دوسرے
علامہ شمس الدین ابو الخیر محمد بن وجیہ الدین عبد الرحمان سخاوی نے مقاصد حسنہ مین حدیث پہلی
اور دوسری کو لا یصح لکہا ہے اور ایسا ہی کتاب مجمع البحار مین بہی ہے اور لفظ لا یصح کا معنے
ثابت نہونے کے آتا ہے چنانچہ علامہ فتنی نے اپنے تذکرہ مین لکہا ہے قولنا لم یصح لا یلزم
منہ اثبات العدم وانما ھو اخبار عن عدم الثبوت انتہی یعنے قول ہمارا لم یصح نہین
لازم ہوتا ہے اُسسے اثبات نہونے کا اور نہین ہے وہ قول مگر خبر دیتا ہے نہ ثابت ہونے سے
اور شیخ الاسلام نے ترجمہ صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ در فردوس از حدیث ابی بکر صدیق رض
آوردہ کہ وی چون شنید قول مؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ گفت ہمچنین و بوسید باطن
انملہ دو انگشت سبابہ او مسح کرد بدان دو چشم خود را پس فرمود آنحضرت صلعم کسیکہ بکند مانند تو
پس شفاعت برود اجب شدہ و از حسن بن علی رض آوردہ کہ ہر کہ بگوید نزد سماع این کلمہ از مؤذن مرحبا
بحبیبی و قرۃ عینی محمد بن عبد اللہ و بوسد دو ابہام خود را و بگرداند آنرا بر دو چشم خود نابینا و درد
چشم نباشد ہرگز صحیح نشدہ نزد محدثین چیزی ازان انتہی غرض شیخ الاسلام نے
حدیث پہلی اور تیسری کو نقل کرکے کہا کہ محدثین کے نزدیک نہین صحیح اور ثابت نہین ہوا
ہی کچہہ اسمین سے اور بہی علامہ شمس الدین سخاوی نے اسی مقاصد حسنہ مین بعد نقل حکایت محمد بن
بابا اور قول مجد مصری اور بعض شیوخ عراق یا عجم کے حدیث تیسری اور چوتہی کو ذکر کرکے
کہا ولا یصح فی المرفوع من کل ھذا شیء یعنے نہین ثابت ہی مرفوع مین انمین سے کچہہ اور
ابن ربیع شافعی اور زرقانی مالکی نے کتاب مختصر المقاصد مین اور ابن طاہر فتنی حنفی نے

تذکرہ موضوعات مین بہی ایسا لکہا ہی اور حسن بن علی ہندی صاحب سبل الجنان نے تعلیقات
مشکوۃ المصابیح مین بعد نقل حدیث پہلی اور پانچوین اور نوین کے لکہا ہی کل ما روی فی وضع
الابہامین علی العینین عند سماع الشہادۃ من المؤذن لم یصح انتہی یعنے جو کچہ روایت کیا
گیا ہی رکہنے انگوٹہونمین آنکہون پر وقت سُننے کلمہ شہادت کے موذن سے ثبوت کو نہین پہونچا ہی
اور شیخ فتح محمد برہانپوری نے بعد حدیث پانچوین کے اپنے فتوح مین لکہا ہی اور ردہ صاحب
تذکرۃ الموضوعات ولم یتکلم فیہ بجرح اصلاً کما تکلم فی خبر الصدیق انتہی یعنے
لایا ہی اس حدیث کو صاحب تذکرہ موضوعات مین اور نہین کلام کیا اسمین جیسا کہ کلام کیا
خبر صدیق مین لانا صاحب تذکرہ کا اس حدیث کو بیان موضوعات مین دلیل صریح وضع کی ہی
اور نہ کلام کرنا اُسکا شاید بسبب جلی ہونے وضع اُسکے کے ہی آور ملا علی قاری نے مختصر موضوع
مین بعد نقل کلام سخاوی کے لکہا ہی اگر صحیح ہو جاوے عمل صدیق اکبر تو دلیل کافی ہی واسطے عمل
کرنے ہمارے کے کیونکہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم پکڑو تم سُنت میری اور
سنت خلفاء راشدین کے مگر عمل صدیق اکبر کا بالکل ثبوت کو نہین پہونچا چنانچہ سخاوی نے لکہا ہی تو نہی
کوئی دلیل واسطے عمل کے اور بہی ملا علی قاری نے بعض اور رسالون اپنے مین تصریح موضوع ہونے
ان احادیث کی کی ہی آور امام جلال الدین سیوطی نے کتاب تیسیر المقال مین لکہا ہے کہ
الاحادیث التی رویت فی تقبیل الانامل وجعلہا علی العینین عند سماع اسمہ صلعم عن
المؤذن فی کلمۃ الشہادۃ کلہا موضوعات انتہی یعنے جو حدیثین کہ روایت کی گئی ہین چومنے
انگلیون اور پہیرنے اُنکے مین آنکہون پر وقت سُننے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن
سے کلمہ شہادت مین سب موضوع ہین آور یہی امام نے کتاب الدرۃ المنتشرۃ فی الاحادیث
المنتشرۃ مین ایسا ہی لکہا ہی آور علامہ ابو اسحاق بن عبد الجبار کابلی شرح رسالہ عبد السلام
لاہوری مین بعد نقل حدیث چہٹی اور ساتوین اور آٹہوین کے لکہا ہی قد تکلموا فی احادیث
وضع الابہامین علی العینین فلم یصح شیٔ منہا بروایتہ ضعیفۃ ایضاً ولذا صرح بعضہم
بوضع کلہا یعنے تحقیق کلام کیا ہی محدثین نے حدیثون کے رکہنے انگوٹہون کے بیچ آنکہون پر پس
نہین ثابت ہوا ہی کچہہ اُنمین سے ساتہہ روایت ضعیفہ کے بہی اور اسیواسطے تصریح کی ہے

بعض محدثین نے ساتھہ موضوع ہونے کل احادیث کے اور امام ابو الحسن عبد الغافر فارسی
صاحب مفہم نے شرح صحیح مسلم مین اور مجمع الغرائب نے کتاب اقوال الاکاذیب مین بعد نقل احادیث فردوس
دیلمی کے لکہا ہے والروایات فی ہذا الباب کثیرۃ لا اصل لہا بسند یا ضعیف ایضاً وقال
الحافظ ابو نعیم الاصفہانی ما روی فی ذلک کلہ موضوع انتہی یعنے روایات جو بیچ انگوٹہون
اور رکہنے اُنکے مین آنکہون پر بہت ہین کہ نہین ہے کچہہ اصل اُنکی سند ضعیف سے بہی اور فرمایا
حافظ ابو نعیم اصفہانی نے کہ جو اسمین روایت کی گئی ہین سو سب موضوع ہین اور محمود احمد
عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری کے باب ما یقول اذا سمع المنادی مین لکہا ہے یجب علی السامعین
ترک کل عمل غیر الاجابۃ انتہی ملخصاً یعنے واجب ہے سُننے والون اذان پر چہوڑنا ہر کام کا
سوائے جواب اذان کے اور بہی شرح مذکور کے اسی باب مین لکہا ہے ینبغی ان لا یتکلم السامع
فی خلال الاذان والاقامۃ ولا یقرء القرآن ولا یسلم ولا یرد السلام ولا یشتغل
بشیٔ من الاعمال سوی الاجابۃ انتہی یعنے لائق یہہ ہے کہ کلام نکرے سُننے والا بیچ
اذان اور اقامت کے اور نہ پڑہے قرآن اور نہ سلام کرے اور نہ سلام کا جواب دے اور نہ
مشغول ہو ساتہہ کسی عمل کے سوائے دینے اذان کے اور محمد یعقوب بنبانی نے خیر جاری شرح
صحیح بخاری مین بعد نقل عبارت عینی کے لکہا ہے واعلم انہ یستفاد من کلام العینی المذکور
فیہ منع وضع الابہامین علی العینین عند سماع اشہد ان محمد رسول اللہ انتہی
یعنے جان تو تحقیق مستفاد ہوتا ہے کلام عینی سے جو یہان پر مذکور ہے منع ہونے رکہنے
انگوٹہون کا آنکہون پر وقت سُننے اشہد ان محمد رسول اللہ اور فتوی جامع الروایات مین بعد
نقل حدیث بیہقی کے لکہا ہے این حدیث ملا جلال الدین سیوطی در موضوعات آوردہ است
موجب عمل نیست انتہی اور حضرت شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ العزیز اور مولوی
مرزا حسن علی لکہنوی سے لوگون نے اس مقدمہ مین استفتا کیا تہا دونو نے جواب مین تحریر
فرمایا کہ ہرگز یہہ قول حدیث سے ثابت نہین ہوتا ہے استفتا محدث دہلوی کا یہہ ہے
سوال در وقت اذان و با وقات دیگر ہرگاہ نام محمد صلعم میشنوند ہر دو دست یکجا میبوسند
و بر چشمان می نہند این عمل جائز ست یا نہ **جواب** در وقت اذان سوائے جواب کلمات اذان

چیزی دیگر ثابت نشده ودر وقت ذکر نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوای فرستادن درود
وسلام بر آنحضرت صلعم چیزے دیگر ثابت نشده واین عمل از روی احادیث معتبره در زمانہ
زمانہ خلفای راشدین نبوده پس این عمل را بوقت اذان یا بوقت شنیدن نام آنحضرت
صلعم سنت یا مستحب دانستہ کردن بدعت ست ازین مرا احتراز باید کرد وآنچہ در بعضے
کتب فقہ این مینویسند آن کتب چندان اعتماد ندارند انتہی بلفظہ ملخصاً اور استفتا
محدث لکھنوی کا یہہ ہے **سوال** آنکہ اکثر مردمان بوقت شنیدن محمد رسول اللہ
در اذان ہر دو ناخن انگشت خود را بوسہ داده بر چشم نہند ممنوع ست یا مسنون **جواب**
ممنوع ست واز قبیل بدعت وآنچہ درینباب حدیث از جناب آنحضرت صلعم در عمل کردن
صدیق اکبر رض نقل کنند ہمہ موضوع ست کذا ذکره الشیخ جلال الدین السیوطی وغیره من محدثین
وبحسب روایات فقہ معتبره ہم اصلاً ثبوت ندارد انتہی بلفظہ الحاصل کلام شمس الدین سخاوی اور
ابن طاہر فتنی اور ابن ربیع شافعی اور زرقانی مالکی اور حسن بن علی ہندی اور شیخ
فتح محمد برہانپوری اور ملا علی قاری اور امام جلال الدین سیوطی اور ابو اسحاق کابلے
اور ابو الحسن عبد الغافر فارسی شارح صحیح مسلم اور شیخ الاسلام اور محمود بن احمد عینی اور
شاه عبد العزیز صاحب دہلوی اور مرزا حسن علی محدث لکھنوی وغیره محدثون سے بخوبی ثابت
ہے کہ جو احادیث انگوٹھے چومنے مین لائی جاتی ہین سب موضوع ہین اور یہہ فعل ممنوع اور
غیر مشروع ہے پس قول بعض فقہاء طبقہ رابعہ کا جنہون نے احادیث موضوعہ سے حجت پکڑ
کر اس فعل کو جائز کیا ہے سو ایسا فعل اور قول قابل اعتبار اور لائق التفات کے نہین
ہے بلکہ سراسر بہتان آنحضرت صلعم پر ہے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
من یقل مالم اقل فلیتبوء مقعده من النار یعنے جو کوئی وه بات کہے جو مین نے
نہ کہی ہو تو چاہئے کہ وه بنا لیوے اپنی جگہہ دوزخ مین اور دوسری حدیث مین یون وارد
ہے کہ من عمل عملاً لیس علیہ امرنا فہو رد یعنے جو کوئی کرے ایسا عمل کہ اسپر ہمارا حکم
نہین ہے سو وه مردود ہے

استفتاء متضمن بر شش مسائل

الحمد للہ وسلام علی عباده الذین اصطفے اما بعد میگوید فقیر ابو عبد اللہ

علام العلی القصوی که درینوقت سائلی از شش سوال جواب طلب نموده پس فقیر اظهار اللحق متشبثا
باذیال التوفیق بجواب آن پرداخت **سوال اول** اعتقاد داشتن بانیوجه که ذات سرور
(این عبارت سائل بعینه نقل شد ۱۲)
کاینات درحالت برزخ برا قوال واحوال وعقائد همه امت واقف ومطلع اند وآن
ذات شریف رابر همه احوال امت اطلاع میدهند بای وجه کان صحیح ست یا نیست
واگر نیست کفرست یا فسق هرچه نزد آنصاحب مقررست بنویسند مع سند معتبر وعبارت
کتاب بعینه **جواب اولا** باید دانست که در اثبات امور عقائد ادله قطعیه یقینیه معتبر داشته
اند وادله غیر قطعیه مثل احادیث صحاح وحسان ومتواترات غیر منصوصه وآیات محتمله
مبنی اعتقادیات نمیتوانند شد وآنچه ازینها ثابت شود از معتقدات نمیشمارند ولفظ اعتقاد
بران اطلاق نمیکنند واینقدر که مذکور شد بدیهی الثبوت ومستغنی البیانست چه کتابے از
(بیان معتبر نبودن ادله غیر قطعیه در اعتقادیات ۱۲)
کتب کلام وعقاید از تصریح آن خالی نیست اما چون سائل طالب عبارت کتابست ازینجهت عبارت
(عطف تفسیر ست ۱۲)
شرح فقه الاکبر که حاضر الوقت ست نوشته میشود ودر جواب هر مسئله همین اسلوب ملتزم باشد مولانا
علی قاری قدس سره علیه الرحمة والغفران من باری در فقه اکبر در مسئله عذاب قبر نوشته
وَلَا يَخْفَى اَنَّ الْمُعْتَبَرَ فِي الْعَقَائِدِ هُوَ الْاَدِلَّةُ الْيَقِيْنِيَّةُ وَاَحَادِيْثُ الْاٰحَادِ لَوْ ثَبَتَ اِنَّمَا
تَكُوْنُ ظَنِّيَّةً اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ تَعَدَّدَ طُرُقُهُ بِحَيْثُ صَارَ مُتَوَاتِرًا مَعْنَوِيًّا فَحِيْنَئِذٍ قَدْ تَكُوْنُ
قَطْعِيًّا انتهى بِعَيْنِهٖ وَبِتَمَامِهٖ پس خود مطلع وواقف بودن ذات شریف سرور کائنات
صلے الله علیه وسلم درحالت برزخ بر همه احوال وعقائد امت از حسان هم ثابت نیست
چه جائے صحاح ومتواترات بلکه بحکم لا یعلم الغیب الا الله خلاف آن ثابت ست لیکن اطلاع واو
وعرض احوال شدن بوسائط ملائکه از مواهب لدنیه که از کتب سیر تصنیف قسطلانی ست
مفهوم میشود وشیخ عبد الحق در مدارج النبوة هم از مواهب نقل کرده اما از کتب اصول مثل
بخاری ومسلم وترمذی وابن ماجه وغیره نشانے ازین حدیث پیدا نیست تیس باوجودیکه صحت آن از
کتب اصول حدیث ثابت نمیشود بمجرد نقل ارباب سیر که از هر قسم احادیث دران منقول میشود
اعتماد نمی نشاید سیما در اعتقادیات که مدار آن بر یقینیات ست نعم اگر بسند متصل صحیح ثابت
شود مجال انکار نیست بلکه واجب التسلیم ست باوجود اینهمه هم از ایمانیات ویقینیات نمیتوانند

چه اگر از احاد است مورث ظن است نه یقین علی ما لا یخفی علی الماہرین و اگر از متواتر است باز ہم ازین قسم نخواہد بود کہ جہل و غفلت از ان قادح ایمان و مخل ایقان باشد بلکہ از ان قسم ست اگر ہمہ عمر در خاطر کسے ہم نگذرد مومن کامل تصور تواں نمود تفصیل این اجمال از نقل عبارت شرح فقہ اکبر بعلماء اعلام و فضلاے عالیمقام معلوم میشود و ہذا عبارتہ وههنا مسائل ملحقات لا بد من ذكرها في بيان الاعتقاديات ولو كانت من الامور الخلافيات ليتم به المقاصد ويكمل به العقائد وذلك لان حد اصول الدين علم يبحث فيه عما يجب به الاعتقاد وهو قسمان قسم يقدح الجهل به في الايمان كمعرفة الله تعالى وصفاته الثبوتية والسلبية والرسالة والنبوة وامور الآخرة وقسم لا يضر كتفضيل الانبياء على الملائكة فقد ذكره السبكي في تأليف له لو مكث الانسان مدة عمره لم يخطر بباله تفضيل النبي على الملك لم يسأله الله عنه انتهى وعرف صاحب المقاصد علم الكلام بانه العلم بالعقائد الدينية عن الادلة اليقينية فالقسم الثاني من الملحقات فمن شاء فليقتصر على ما قدمناه ومن شاء زيادة الفائدة منها فليتعلق بما الحقناه فمنها تفضيل بعض الانبياء على بعضهم وهو قطعي بحسب الحكم الاجمالي حيث قال الله تعالى تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض وقال الله تعالى ولقد فضلنا بعض النبيين على بعض اي بمزيد العلم اللدني لا بوجود المال الدنيوي واما بحسب الحكم التفصيلي فالامر ظني والمعتقد المعتمد ان افضل الخلق نبينا حبيب الحق وقد ادعى بعضهم الاجماع على ذلك فقد قال ابن عباس رض ان الله فضل محمدا على اهل السماء وعلى الانبياء وفي حديث مسلم والترمذي عن انس رض انا سيد ولد ادم يوم القيمة ولا فخر وزاد احمد والترمذي وابن ماجة عن ابي سعيد وبيدي لواء الحمد ولا فخر اه پس این عبارت مصرح ست کہ اگر کسے در عمر خود فضیلت بعض انبیاء بر بعض اگرچہ معتقد و معتمد انست کہ لیس احد افضل الخلق وسيد البريات الا نبينا حبيب الحق

محمد صلی اللہ علیہ وسلم مخفور نشود ہمیشہ ازین امر در جہل مطلق باشد قادح ایمان نیست پس
عرض احوال کہ ثبوت آن متحقق نیست از اعتقادیات چگونہ توان شمرد علاوہ آنکہ علماء عقائد
نذکر آن نیز نکنند نہ در مسائل اعتقادیات ونہ در ملحقات آن بلکہ معظم مسائل کلامیہ واکثر
ابحاث آنرا کہ معرکہ آرای اہل ملت است از ضروریات عقائد نمی شمرند قال فی شرح المواقف
ان المسائل التی اختلف فیہا اہل القبلۃ من کون اللہ عالما بعلم او موجدا لفعل العبد
او غیر متحیز ولا فی جہۃ ونحوہا ککونہ مرئیا اولا لم یبحث النبی علیہ السلام من اعتقاد
من حکم باسلامہ فیہا ولا الصحابۃ ولا التابعین فعلم ان صحۃ دین الاسلام لا یتوقف
علی معرفۃ الحق فی تلک المسائل وان الخطاء فیہا لیس قادحا فی حقیقۃ الاسلام
وتفصیل این مسئلہ در رسالۂ خود کلام الرفیع کہ در رد شبہات لہ بتفصیل بیان کردہ شد
فمن شاء فلیرجع الیہا این سوال سائل بعنوان مذکور ناشی است از عدم تتبع کتب عقائد وعدم
توغل در کتب دین **تقریر سوال** باین عنوان باین عبارت احسن بود کہ مطلع بودن سرور
کائنات در حالت برزخ بہمہ اقوال واحوال وعقائد امت بعرض ملائکہ یا بغیر عرض ملائکہ ثابت
است یا نہ واگر ثابت است از امور اعتقادیات است یا نہ واگر از امور اعتقادیات است پس کدام قسم
است از ضروریات فی الدین است کہ جہل وانکار آن قادح در حقیقت اسلام است یا غیر آن کہ انکار
وجہل قادح در حقیقت اسلام نیست درانصورت جواب اینست کہ مطلع بودن آنحضرت بغیر از
وساطت ملائکہ بدیہی البطلان است ومستلزم اثبات علم غیب کہ بحکم آیت وعندہ مفاتح الغیب
لا یعلمہا الا ہو الآیۃ خاصہ علام الغیوب است با نحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وآن شرک جلی
است وبوساطت ملائکہ غیر متیقن وغیر مثبت چراکہ بغیر از ارباب سیر احدے بنقل آن نپرداختہ
وکسے بتصحیح آن تصریح نکردہ بلکہ احادیث بخلاف آن وارد اند ازانجملہ حدیث مسلم کہ
در مشکوۃ شریف در کتاب الطہارت واقع است عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اتی المقبرۃ فقال السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون
وددت انا قد رأینا اخواننا قالوا اولسنا اخوانک یا رسول اللہ قال انتم
اصحابی واخواننا الذین لم یاتوا بعد قالوا کیف تعرف من لم یات بعد من امتک

یا رسول الله فقال ارأیت لو ان رجلا له خیل غر محجلة بین ظهری خیل دهم بهم الا یعرف
خیله قالوا بلی یا رسول الله فانهم یاتون غرا محجلین من الوضوء و انا فرطهم علی
الحوض رواه مسلم ازین حدیث مصرح ست که در صحابه کرام عرض احوال در برزخ متعارف
نبود و نیز ظاهر ست که بعد از ثبوت عرض احوال تشناخت باین علامات جزوی چه احتیاج
بود و از آنجمله حدیث متفق علیه است که در مشکوة در باب الحوض و الشفاعة آمده وعن سهل
ابن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی فرطکم علی الحوض من مر علی شرب
ومن شرب لم یظمأ ابدا لیردن علی اقوام اعرفهم و یعرفونی ثم یحال بینی و بینهم فاقول
انهم منی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن غیر بعدی و این
حدیث نص ست بر نفی عرض احوال هان اگر ثابت شود حدیثی صحیح درینباب یافته شود
واجب التسلیم ست با این همه مستلزم صحت ندای حقیقی نیست چه در صحت حقیقت ندا و خطاب
حضور حقیقی شرط ست نه مطلع بودن بعرض یا بغیر آن نعم عرض صلوة و سلام بوساطت ملائکه
ثابت و متحقق ست چه درینباب احادیث وارد اند که معاضد و متشاهد یکدیگر شده حکم حسان
پیدا کرده اند عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لله ملائکة سیاحین
فی الارض یبلغونی من امتی السلام رواه النسائی والدارمی وغیر ذلک واما حدیث
من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی علی نائیا وکل الله ملکا یبلغنی اه فی سنده الصغیر
کذاب قلت له شواهد کحدیث ان لله ملائکة سیاحین فی الارض یبلغونی من
امتی السلام وغیر ذلک کذا ذکره ابن طاهر فی تذکرته قلت الشهادة لاخر الحدیث
لا لاوله فقط بر خلاصه جواب اینکه مطلع بودن آنحضرت صلعم بر احوال و عرض باطل و اعتقاد
آن شرک و بعرض ملائکه در بعض کتب سیر منقول ست اما چون معارض احادیث صحیحه واقع شده
لائق اعتماد نیست و اثبات مسائل عقائد و اعمال بآن نمیتوان کرد و بفرض صحت مجوز صحت ندای
حقیقی نیست **سوال دوم** اعتقاد کردن که ارواح را ادراکی و سماعی هست و در حالت
برزخ احوال شان مانند احوال شان قبل از موت ست چنانچه احیا را اگر مانعی از ادراک و سماع
و مانند اشتغال باشتغال یا غیر این باشد ادراک و سماع در بعض اوقات نمیکنند همچنان اموات را

ہیچ فرقے نیست ودرمیان ایشان مشروع ست یا غیر مشروع اگر اولست کدام قسم ست واگر
ثانے ست کدام قسمست **جواب** چنانچہ مسئلہ اول از مسائل اعتقاد نبودن این مسئلہ نیز از
مسائل اعتقاد نیست قطع نظر ازینہمہ جوابش آنکہ ارواح مفارقہ را ادراکے بخلق نوعی حیات بقدر
ما یتالم ویتلذذ بہ حاصلست قال الامام الاعظم رض فی الفقہ الاکبر وعادۃ الروح
الی الجسد فی قبرہ حق وقال علی القاری فی شرحہ بعد اتمام القول
اعلم ان اھل الحق اتفقوا علی ان اللہ تعالی یخلق فی المیت نوع حیات فی القبر قدر
ما یتالم ویتلذذ الخ راقم میگوید کہ نیز علی ما فسرہ اکثر المفسرین قولہ تعالی امتنا اثنتین
واحییتنا اثنتین الایۃ بان الموت الاول فی الدنیا والثانی فی القبر والحیات الاول
فی القبر والثانی عند البعث اما بقاء این ادراک از احادیثیکہ در نعیم ارواح وعذاب
آن ومنبسط بودن آنوقت وصول ثواب صدقات وارد اند مفہوم میشود وعلی القاری مع اختلاف
موت وحیات روح نوشتہ وقد دل علی ذلک الاحادیث الواردۃ فی نعیم الارواح
وعذابھا بعد المفارقۃ الی ان یرجعھا اللہ الی اجسادہ انتھی اما سماع موتے پس
ائمہ حنفیہ متفق اند بر نفی آن چنانچہ در کتاب ایمان باتفاق تصریح کردہ اند کہ میت را سماع
نیست وآنکہ شیخ عبدالحق در مشکوۃ نوشتہ اکثر فقہا منکر اند وبعضے فقہا واکثر مشائخ قائل اند
ادعائے محض ست بشہادت یکروایت کہ مفید مدعائش باشد وموجب اذعان سامع گردد تصدیق
دعوی نمودہ بتحقیق معلوم گشتہ کہ در عدم سماع موتے اختلافے نیست اختلافے
کہ ہست در سماع موتے قلیب ست ام المومنین حضرت عائشہ ومن تبعہا ازان منکر اند وبحدیث
خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ ما انت باسمع منہم محمول بر سہو ونسیان کردند وبعضے دیگر آنرا
قبول نمودہ بہ محل اعجاز وخرق عادت فرود آوردہ اند وبجواب از استدلال ام المومنین
پرداختہ اند چنانچہ از مواہب لدنیہ مفہوم میشود ودر نفی سماع مطلق از موتے ہیچ شکے
نیست چنانچہ در رسالہ المعان استقصای روایات نمودہ ایم ودرینجا نبذے ازان
ایراد کردہ میشود واحادیثیکہ در شرح صدور در اثبات سماع موتے وارد اند قابل تمسک
نمیتوان شمرد کہ اکثر احادیث رسائل جلال الدین سیوطی از طبقہ رابع میباشند واحادیث

طبقه رابع قابل آن نیستند که در اثبات عقیده یا عملے تمسک بآن کرده شود چنانچه مولانا شاه عبد العزیز
در عجاله نافعه میفرمایند که مایه تصانیف شیخ جلال الدین سیوطی رح در رسائل و نوادر خود ہمین
کتابهاست پس مادامیکه تصحیح احادیث متحقق نمیشود استدلال بآنها از دواب متحققین نیست حالا
بنقل روایات فقهیه که در عدم سماع موتے در کتب متداوله واقع اند پرداخته می آید در در المختار
بنیته فلو قال ان ضربتك او كسوتك او كلمتك او دخلت عليك او قبلتك تقيد
كل منها بالحيات حتى لو علق بها طلاقا او عتقا لم يحنث بفعلها بميت وعلامه
سید محمد امین معروف بابن عابدین در رد المحتار حاشیه در المختار نوشته اند قوله تقيد
كل منها بالحيات اه اما الضرب فلانه اسم لفعل مؤلم يتصل بالبدن او استعمال الة
التاديب في محل يقبله والايلام والادب لا يتحقق في الميت ولا يرد تعذيب الميت
في قبره لانه توضع في الحيوة عند العامة بقدر ما يحس بالالم والبنية ليست بشرط
عند اهل السنة بل تجعل الحيوة في تلك الاجزاء المتفرقة التي لا يدركها البصر واما
الكسوة فلان التمليك معتبر في مفهومها كما في الكفارة ولهذا لو قال كسوتك
هذا الثوب كان هبة والميت ليس اهلا للتمليك وقال فقيه ابو الليث رح لو كان
بالفارسية ينبغي ان يحنث لانه يراد به اللبس دون التمليك ولا يرد قولهم انه لو
نصب شبكة فتعلق بها صيد بعد موته ملكه لانه مستند الى وقت الحيوة والنصب
او المراد انه على حكم ملكه فتملكه الورثة حقيقة كاهو وايضا هذا ملك لا تمليك هذا
ما ظهر لي واما الكلام فلان المقصود منه الافهام والموت ينافيه ولا يرد ما في الصحيح من
قوله صلعم لاهل قليب بدر هل وجدتم ما وعد ربكم حقا فقال عمر اتكلم الميت
يا رسول الله فقال عليه السلام والذي نفسي بيده ما انتم باسمع من هولاء او
منهم فقد اجاب عنه المشائخ بانه غير ثابت يعني من جهة المعنى وذلك لان العائشة
ردته بقوله تعالى وما انت بمسمع من في القبور انك لا تسمع الموتى وانه انما
قاله على وجه الموعظة للاحياء وبانه مخصوص باولئك تضعيفا للحسرة عليهم
وبانه خصوصية له عليه السلام معجزة لكن يشكل عليهم ما في مسلم ان الميت ليسمع قرع

انما الحسم اذا انصرفوا الا ان يخصوا ذلك باول الوضع في القبر مقدمة للسوال جمعا
بينه وبين الايتين فانه شبه فيهما الكفار بالموتى لافادة عدم سماعهم وهو فرع
سماع الموتى هذا حاصل ماذكره في الفتح ههنا وفي الجنائز ومعنى الجواب الاول انه و
ان صح سنده لكنه معلول من جهة المعنى بعلة تقتضي عدم ثبوته عنه عليه السلام وهي
مخالفة للقران فافهم انتهى ودر جامع صغير نوشته وكذلك الكلام لان معناه الافهام
والموت ينافيه الا ترى الى قوله وما انت بمسمع من القبور ودر هدايه نوشته من قال
ان ضربتك فعبدي حر فمات فضربه فهو على الحيوة لان الضرب اسم لفعل مولم يتصل بالبدن
والايلام لا يتحقق في الميت ومن يعذب في القبر يوضع فيه الحيوة في قول العامة وكذا
الكلام والدخول لان المقصود من الكلام الافهام والموت ينافيه ودر عنايه مينويسد
قوله وكذلك الكلام بان حلف لا يكلم فلانا ولا يدخل دار فلان لان المقصود من الكلام
الافهام وذا بالاسماع وذا لا يتحقق بعد الموت الخ ودر شرح مواقف نوشته كه تجويز كلام علم
وقدرت واراده وسمع وبصر بميت مذهب فرقه صالحيه از معتزله است عبارتش اينست الصالحية
اصحاب الصالحي وهذا من هيهم انهم جوزوا قيام العلم والقدرة والارادة و
السمع والبصر بالميت ويلزمهم جواز ان يكون الناس مع اتصافهم بهذه الصفات
امواتا وان لا يكون تعالى حيا انتهى ودر شرح مقاصد علامه تفتازاني مرقوم ست اما قوله وما انت
بمسمع من في القبور فتمثيل حال الكفرة بحال الموتى ولا نزاع في ان الموتى لا تسمع انتهى
ودر غرائب في تحقيق المذاهب نوشته راى الامام الاعظم ابوحنيفة من ياتي القبور
اهل الصلاح فيسلم ويخاطب ويتكلم ويقول يا اهل القبور هل لكم من خبر وهل عندكم
من اثر اني اتيتكم وناديتكم من شهور وليس سوالي منكم الا الدعاء فهل دريتم ام غفلتم فسمع
ابوحنيفة يقول مخاطبته لهم فقال هل اجابوا لك قال لا فقال سحقا لك وتربت يداك
كيف تكلم اجسادا لا يستطيعون جوابا ولا يملكون شيئا ولا يسمعون صوتا وقرء وما انت بمسمع
من في القبور انتهى ودر فصول في علم الاصول مينويسد لو حلف لا يكلم فلانا وكلمه بعد
الموت او ضربه بعد الموت لا يحنث لعدم مقتضى الافهام والايلام انتهى ودر نظم الدلائل

مینویسد إن الذین فی القبور لا یسمعون ما یکونون موتی انتهی و در شامی مینویسد من
حلف لا یکلم فلانا فکلمه بعد الموت لا یحنث لعدم الاسماع انتهی و در تفسیر منثور
مینویسد اخرج ابو سهل السری بن سهل الجندی النیشاپوری فی الخامس من حدیثه من
طریق عبد القدوس عن ابی صالح عن ابن عباس فی قوله تعالیٰ انک لا تسمع الموتی وما
انت بمسمع من فی القبور قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقف علی القتلی یوم بدر
ویقول هل وجدتم ما وعدکم ربکم حقا یا فلان یا فلان الم تکفر بربک
الم تکذب بنبیک الم تقطع رحمک فقالوا یا رسول اللہ ایسمعون ما تقول
فقال ما انتم باسمع منهم لما اقول فانزل اللہ فانک لا تسمع الموتی وما انت بمسمع
من فی القبور انتهی و در تفسیر بیضاوی نوشته انما یستجیب الذین ای یستجیب الذین یسمعون
بفهم وتامل کقوله تعالیٰ او القی السمع وهو شهید وهولاء کالموتی الذین لا یسمعون
و در جامع القرآن تحت آیه کریمه والموتی یبعثهم اللہ مینویسد ای الکفار کالموتی
لا یسمعون انتهی و در جلالین تحت والموتی مینویسد ای الکفار شبههم بهم فی عدم
السماع انتهی و در نیشاپوری و کشاف تحت آیت کریمه انما یستجیب الذین یسمعون مینویسد یعنی
ان الذین تحرص علی ان یصدقوک بمنزلة الموتی الذین لا یسمعون وانما یستجیب من
سمع انتهی و در معالم التنزیل تحت همین آیت مینویسد ثم نفرط اعراضهم عما یدعون
اللہ کالمیت الذی لا سبیل الی سماعه والصم الذی لا یسمع انتهی بالجمله از کتاب و
سنت و اجماع امت ثابت که موتی را سماع حاصل نیست **سوال سوم** اعتقاد کردن که
از ارواح انبیاء کرام و اولیاء عظام فیض و استفاضه بر گنهگاران جاری است و ایشان را
من جانب اللہ قدرت است که منصوب شده راه هدایت مینمایند یا بدیگر وجه بهر طرح که اراده
باریتعالیٰ باشد از ایشان بر خلق اللہ فیضان است درست است یا نیست **جواب** فیض
و استفاضه یا در افعال اختیاریه معهوده است که درمیان مردم در شراب و طعام و کسوت
و تعلیم و تعلم و اخذ و اعطاء جاری است و این فیض و استفاضه از ارواح مطلقا
متصور نیست بلکه بدیهی البطلان است شرعاً و عقلاً والا لابعث انبیاء مرة بعد اخری

عبث وبیفائده میگردد چه وجود شریف ابو البشر آدم علی نبینا وعلیه السلام تا قیام قیامت
برای کائنات کفایت میکرد و محاربه ومجادله نوح وابراهیم وموسی وعیسی وخاتم الانبیاء
علی نبینا وعلیهم الصلوة والسلام چه ضرور بود مسلّمنا با وجود وجود شریف سرور کائنات
افاده واستفاده وتعلیم وتعلم مردم که از زمان صحابه متواترات ست بیجا میتوان گفت و تا
اینزمان منقول نیست که مسئله از مسائل دین خواجه دین صلوة الله علیه از قبر شریف بیکی تعلیم
فرموده باشد اختلاف صحابه در تعیین کفن ودفن وغسل با وجود موجود بودن عنصر شریف
روحی فداه اختلاف در مسائل دیگر در عبادات ومعاملات که هر یک را در دین راهی دیگر بود و باهم
مختلف الا ماشاء الله ومحاربات ومنازعات شان وهمچنین اختلاف تابعین وتبع تابعین
از ائمه مجتهدین ومفسرین ومحدثین چنانچه بر ماهرین مسائل دین مخفی نیست در کدام محل فرود
توان آورد بلکه کارخانه قیاس واجتهاد واستنباطات وتتبع روایات احادیث وفقه درهم
برهم میشود ونیست آنرا اثری الّا در ذهن کسانیکه مغلوب ووهام ومنکوب خیالات
منام اند ولا عبرة بهم یا در امور غیر اختیاریه از اقبال وادبار واحیا رد اماتت وترزیق
وتخلیق وغیر ذلک انیهم بدیهیة البطلان ست ویا در دعا واستغفار وانیهم بحکم حدیث
واذا مات ابن آدم انقطع عمله الحدیث یعنی ترتب آثار واجابت آن نه نفس عمل
جب مرتا ہے ابن آدم قطع ہوتا ہے عمل اس کا
که آن ثابت ست بطریق تلذذ واعتبار چنانچه در حدیث معراج وحدیث رایت موسی یصلی
فی القبر واقعست وبحکم حدیث صحیح مسلم عن جابر قال قیل لعائشة ان ناسا یتناولون
اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی ابابکر وعمر وقالت ما تعجبون من هذه
انقطع عنهم العمل فاحب ان لا ینقطع ونیز بحکم روایت فقه که در شرح وقایه در باب جنائز
نوشته وانما قال فی الاول الاسلام وفی الثانی الایمان لان الاسلام والایمان
وان کانا متحدین فالاسلام مبنی عن الانقیاد فکانه دعا فی حال الحیات للایمان و
الانقیاد واما عند الوفات فقد دعا بالتوفی علی الایمان وهو التصدیق
والاقرار وهو العمل فغیر موجود فی حال الوفات وبعده انتهی واستفتاء
عالم ربانی خلیفه ثانی که با وجود قرب قبر جناب رسول الله صلی الله علیه وسلم وحی بودن

انحضرت در قبر شریف چنانچه بعضے متاخرین باثبات آن پرداخته اند که از طلب دعا و
استغفار از حضرت خواجه عالم اعراض نموده بحضرت عباس رجوع نمودند و بحضور صحابه کرام
که اجماع سکوتی تعبیر از انست گفتند اللهم انا کنا نتوسل بنبیک ونحن الآن
نتوسل بعم نبیک چنانچه در صحیح بخاری واقعست مؤید آنست یا بانیطریق که در وجود
شریف ایشان تاثیرے ودیعت نهادند که ببرکت شریف آن ذرات عالم فیضیاب میشوند
واز خطیرهٔ قدس مستفیض میگردند واین طریق مسلم ست وحدیث ابدال بهم ترزقون وبهم
تمطرون را با آنکه صحیح نیست بدین محل فرود آوردند **سوال چهارم** استمداد از اهل قبور
محض بانیوجه که با حضرت دعا کنید برائے حصول مطالب مشروع ست یا غیر مشروع ذلک
کذلک **جواب** این سوال در جواب سوال دوم وسوم مندرج ست چراکه گفتن یا حضرت
سماع را میخواهد وسماع از اهل قبور منتفی ست کما مر ونیز بر دعاے اهل قبور اثری مترتب نیست
چنانچه گذشت پس طلب دعا از ایشان لغو افتاد **سوال پنجم** سفر کردن برائے
امکنه متبرکه بقصد حصول تیمن مستحب است یا بدعت ذلک کذلک **جواب** سفر کردن بقصد
تحصیل برکت بطرف امکنه ثلاثه بحکم حدیث صحیح لاتشد الرحال منصوص ست وبجز آن اگر
متبرک بودن آن بیقین ثابت ست مثل طور وحوالیه شام وقبور انبیا غیر قبر خاتم النبیین مختلف
فیه متصور نیز وفقیر بحکم لاتشد الرحال عدم جواز ست واگر متبرک بودن آن بیقین ثابت
نیست بلکه مظنون ست مثل قبور مشاهیر زمان هم داخل اختلاف مذکور ست اگر معبود خلائق
ومسجود عوام ومظهر ظهور بدعات ومحرمات از چراغان وگنبد وقبات ورقص مغنیات و
بنگ نوشی وشراب خواری نیست واگر معبود ومسجود خلائق ست حکم وثن دارد واحتراز از آن واجب
واگر مظهر بدعات است پس حضور در ظهور بدعات محظور کما لا یخفی چنانچه حضرت شاه ولی الله
دهلوی در بلاغ المبین تصریح کرده اند وهم آنحضرت صلے الله علیه وسلم فرموده اند ودر صحیح
موجود ست فرمودند آنحضرت صلے الله علیه وسلم لا تتخذوا قبری وثنا یعنی
مسازید گور مرا بتے ونیز بجناب الهی مناجات میکردند وعرض مینمودند اللهم لا تجعل
قبری وثنا یعنی اے بارخدایا نگردانے قبر مرا بتے که پرستش کرده شود واز اینجا

دریافت شد کہ وثن از صنم عام ست کہ اطلاق وی بر صورت و غیر صورت کردہ اند و نیز دریافت شد کہ قبر ہم بر تقدیر پرستش در اوثان داخل ست و قولہ تعالے فاجتنبوا الرجس من الاوثان یعنے پرہیز کنید از پلیدی بتان و در مصنف خود ابو بکر بن شیبہ کہ از محدثین سلف ست آوردہ اند کہ مردے در مدینہ منورہ قریب روضہ قبر شریف سرور عالم صلعم ایستادہ چیزے عرض میکرد زین العابدین علی بن حسین او را منع فرمود و گفت آن سرور فرمودہ است کہ لا تتخذ واقبری وثنا از ینجا از چنین حدیث بہ یقین دریافت میشود کہ بت پرستان رو برو بتان خود میکنند اصلاً از ان چیزہا پیش قبور نباید نمود کہ بعد کردن این کار رو برو قبور آن قبور بے شبہ در عداد اوثان داخل میشود کہ اجتناب از آنہا واجب ست خواجہ بہاء الدین نقشبند رح کہ طریقہ او را سر بسر اتباع پیغمبر گفتہ اند در ہمین معنے میگوید **شعر** تو تا کے گور مردان را پرستی * بگرد کار مردان کن درستی * انتہی **سوال ششم** آنچہ در تقویۃ الایمان و نصیحت المسلمین از فوائد و عقائد اند موافق معتقد مین اہل سنت جماعت اند یا نیست

جواب آنچہ فوائد و عقائد در تقویۃ الایمان و نصیحت المسلمین بعد از تراجم آیات و احادیث واقعہ اند بعینہ مطابق مضمون آیات و احادیث اند اگر فرقے ہست فرق اجمال و تفصیل ست اگر تفسیر بیضاوی و مدارک و جلالین و معالم و شرح مشکوۃ و ترجمہ آن بکطرف نہادہ اول معنے آیات و احادیث کہ در تقویۃ الایمان و نصیحت المسلمین وارد ست با معان نظر از کتب مذکورہ دریافتہ باز ترجمہ و فائدہ آن کہ بزبان اردو ست ملاحظہ کنند لطف این ہر دو رسالہ آنوقت خواہند دریافت و معلوم خواہند کرد کہ از معانی معانی متفقہ اہل سنت جماعت اختیار کردہ و ہم جواب اعتراضات کہ بنظر ظاہر آیت و حدیث کہ بر عقائد اہل سنت وارند مد نظر داشتہ راقم کرہ مرۃ این معاملہ نمودہ ہر بار فائدہ دیگر بر داشتہ واللہ الموفق والمعین ومنہ الھدایۃ والھام الیقین واخر دعوینا ان الحمد للہ رب العلمین **از آنجا کہ این فتوی** کہ باتفاق علماء ہند مرقوم ست خیلے باین جواب سوال مناسبت داشت لہذا بطریق تتمہ درینجا درج نمودہ شد اللھم تقبل منا انک انت السمیع العلیم

استفتاء علماء دہلے و پنجاب

دربابِ تقویۃ الایمان و نصیحت المسلمین سوال علماء دین و فضلاء
محققین موحدین سے یہہ ہے کہ کتاب مسمی تقویۃ الایمان تصنیف مولوی اسماعیل صاحب
کی اور کتاب نصیحۃ المسلمین مولوی خورم علی صاحب کے جسمین شرک کی بُرائی کا بیان ہے
اِن دونو کا کیا حال ہے آیا اُنپر عمل کرنا اور اُنکے موافق عقیدہ رکھنا ہدایت ہے یا
گمراہی اور اُنکا مضمون موافق اہل سنت کے ہے یا نہین اور جو شخص کہ اُنکے مضمون کو
اور انپر عمل کرنیوالونکو بسبب اِس تصنیف کے اور عمل کے کافر اور گمراہ کہے اُسکا کیا حال ہے
اور اُسکے پیچھے نماز درست ہے یا نہین بینوا توجروا **جواب** نصیحۃ المسلمین اِس
فقیر کے نظر سے نہین گذری اور نہ اُسکے مصنف کا حال تفصیلے معلوم ہے لیکن اگر اُس کتاب
مین شرک کی بُرائے کا بیان ہے تو اُسکے اچھے ہونے مین کسکو کلام ہے اور تقویۃ الایمان
کو نظر اجمال سے دیکھا ہے باعتبار اصول اور اصل مقصود کے بہت خوب ہے اور
مولوی اسماعیل صاحب کو ایسا دیکھا کہ پھر کسیکو ایسا نہ دیکھا یہہ لوگ اُنمین سے ہین کہ جنکے حق
مین حق سبحانہ تعالے نے فرمایا وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ اُمَّةٌ يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور یہہ فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ
هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَةَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ پس جو اُنکو
کافر اور گمراہ کہے وہ آپ گمراہ ہے واللہ اعلم بالصواب [مُہر: محمد صدرالدین] مہر سلالۃ
المحققین عمدۃ المدققین مولانا مفتی صدرالدین خان صاحب دہلوی ٭ سائل کہتا ہے کہ کتاب
تقویۃ الایمان تصنیف مولوی اسماعیل صاحب کے اور کتاب نصیحۃ المسلمین مولوی خرم علی
صاحب کے جسمین شرک کے بُرائی کا بیان ہے الی آخرہ فقط **الجواب** سب خاص و عام پر
ظاہر ہے کہ شرک ایسی بُری بلا ہے جسکے دفع اور مٹانیکو اور اُسکے مذمت کے بیانکو سب
انبیاء اور رسول حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ تک علی نبینا و علیہم السلام
بھیجے گئے اور سب صحیفے اور کتابین آسمانی اور فرامین رحمانی توریت سے لیکر فرقان تک
اِسی شرک کی بُرائی و مذمت کے بیانمین نازل ہوئے اور جو شخص زباندان عربی و فنِ

علوم دین ماہر قواعد اصول شرع متین اول سے آخر تک قرآن شریف کو غور سے تلاوت
کرے اور اُسکے مضامین عالے پر اپنی فکر صحیح اور سلیم نظر خرچ کرے اس مطلب کو صراحۃً پاویگا
کہ مراد اور مقصود اور مہتم بالشان حضرت رب العالمین جل ذکرہ کا نزول قرآن سے یہہ
دفع شرک اور اظہار توحید اور اثبات وحدانیت اپنی ذات پاک کا ہے اور یہی خلاصہ مضمون
سب اذکار اور سب اوراد بیان حقہ اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کا جسکو سب انبیاء اور اولیاء
مقربین اور صوفیہ صافیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نفی اور اثبات سے تعبیر و بیان فرماتے
ہین باقی مضامین اثبات رسالت و احکام معاد و احکام عبادات و معاش وغیرہ مبادے اور
وسائل تحصیل اُسی توحید ذاتے اور صفاتے حضرت رب العالمین کے ہین اور یہہ توحید
ذاتے اور صفاتے حضرت رب الارباب کی بلا فرق و تفاوت کہ سب دینون مذہبون حقہ میں
چلے آتی ہے کسی دین مین اسکا نسخ اور تبدیل نہین ہوا اور کلام برکت التیام حضرت
خیر الاولین والآخرین رسول رب العالمین کا جو جو کتابون وغیرہ مین مندرج ہے جسکو
صحاح ستہ کہتے ہین وہ سب اسی شرک و بدعت کے دفع اور اظہار توحید ذاتی اور صفاتی اور
اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سُنت رسول اللہ مین باواز بلند ناطق ہے اور حضرت خلفاے
راشدین اور سب صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور علماء مجتہدین اور محدثین اور
صوفیہ صافیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین دفع شرک و بدعت اور اثبات توحید ذاتے اور
صفاتے اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ مین جس جس قدر سعی اور کوشش
کر گئے ہین مطالعہ کتابون اُنکے سے واضح و لائح ہے شکر اللہ سعیہم اور متاخرین مثل
امام غزالے اور امام رازی اور شیخ محی الدین عربی اور حضرت قطب الاقطاب عبد القادر
جیلانے اور حضرت مجدد الف ثانے اور شاہ عبد الحق محدث دہلوی اور شاہ ولی اللہ
محدث اور شاہ عبد العزیز شاہ رفیع الدین شاہ عبد القادر محققین علماء دہلی نے اسے
دفع شرک اور بدعت مین اور اثبات توحید ذاتے اور صفاتے مین اور اعلاء کلمۃ اللہ
اور احیاء سنت رسول اللہ مین طرح طرح سے مضمون رنگا رنگ بیان فرمائے ہین جسکو
کچھہ شک و شبہہ ہو ان لوگون سابقین کے کتابین ملاحظہ کرین الغرض اس مضمون میں

یعنے بیان مذمت و برائی شرک و بدعت اور اثبات توحید ذاتے اور صفاتی حضرت واجب الوجود فائض الجود اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ مین حی آسمانے اور کلام نبوے اور جماہیر اہلسنت وجماعت از سلف تا خلف متفق اور متحد ہین کسیکو اسمین مجال اختلاف اور انحراف کا نہین کیونکہ یہہ عین ایمان ہے اسکا خلاف دین و ایمان کا خلاف ہے پہر اب غور کیا چاہئے کہ جب یہہ امر مانند آفتاب کے واضح ہوگیا کہ کتاب تقویۃ الایمان تصنیف مولوی اسمعیل صاحب مغفور و مرحوم کے یا اور کوئی رسالہ مولوی خورم علی وغیرہ کا جسمین دفع شرک اور بدعت اور اثبات توحید ذاتے اور صفاتے اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ کا بیان موافق قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے ہوئی وہ سراسر مطابق مذہب اہلسنت وجماعت کے ہے اُسپر عمل کرنا اور اُسکے موافق عقیدہ رکہنا عین ہدایت ہے مخالف اُسکا مخالف اہلسنت وجماعت کا ہے جسنے تقویۃ الایمان کو اور رسالہ نصیحۃ المسلمین کو مطالعہ کیا اُسمین اول سے آخر تک آیات قرآن اور صحاح احادیث نبوی مندرج ہین اقرار اُنپر عین ایمان اور انحراف اور اعراض اُنسے عین کفر ہے مولوی خورم علی اپنے تحریر رسالہ مین وبیان مسائل مین اکثر تابع تحریر اور تقریر مولانا صاحب کے ہین اور تحریر وتقریر مولانا صاحب کے تقویۃ الایمان مین مثل تحریر وتقریر امام رازی مفسر تفسیر کبیر کے ہے اور مسائل اور احکام مندرجہ تقویۃ الایمان موافق کتب سلف اہلسنت کے ہین اور جبکہ یہہ مضمون عالی مقصود اعظم متفق علیہ جماعت انبیاء اور اولیاء اور علماء اولین و آخرین کا یعنے مضمون دفع شرک و بدعت اور اثبات توحید ذاتے وصفاتے اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ اشرف مقاصد دینی قرار پایا پہر غور کیا چاہئے کہ جو کتاب محتوی اور حامل اس مضمون شریف کو ہے وہ کس مرتبہ کو اشرف اور لائق تعظیم وتکریم ہوگے اور تقویۃ الایمان مین اول سے آخر تک یہی مضمون شریف مندرج ہے الحمد للہ کہ شرافت اس کتاب کی کس عالی درجہ مین علی الرغم مخالفان ثابت ہوگئی اب جو منکر اور مخالف ہے تقویۃ الایمان کا لازم آیا اُسپر انکار اور خلاف مضمون شریف توحید ذاتے اور صفاتی حضرت واجب الوجود کا اور جسپر لازم آیا یہہ انکار وہ شامل ہوا اشد اور اغلظ کفار اور منافقین مین

پھر کیونکر ایسے بدعقیدہ کے پیچھے نماز اہلسنت کی درست ہوگی ہان اگر وہ یون تقریر کرین کہ ہمکو
بعضے مسائل فرعیہ مندرجہ تقویۃ الایمان مین شک وشبہہ ہی انشاء اللہ تعالی ہم اسکے شک
وشبہہ کو رفع کر دینگے تین برس پہلے اسنے فضل امام بداونی نے دس شبہے تقویۃ الایمان
اور صراط مستقیم پر جو تصانیف مولوی اسمعیل صاحب مرحوم کے ہین لکھکر ایک رسالہ مقولات
عشر نام مشہور کیا تہا سو اسکے جواب اور رفع شکوک مین ہمنے ایک کتاب تنشر نام فارسی
زبان مین لکھدی ہی جس صاحب کو شوق ہووے اسکا مطالعہ کرے تو واضح ہو کہ اب چند
اوصاف اور محامد حضرت مولوی اسمعیل صاحب مغفور و مرحوم مصنف اس کتاب کے ذکر کرتا ہون
اس راقم الحروف نے حضرت ممدوح کو بخوبی دیکھا اور فیوض و برکات بہانے انکے صحبت سے اور
انوار ایمانی نے انکی مجالس وعظ و نصیحت مین پائی اور ہزارون منکرین خدا اور رسول کے
مقر اور ہزارون فاسقین ام الخمر اور زانی بدکار انکی صحبت کے برکت سے تائب اور پارسا
ہوگئی حضرت مولانا حافظ قرآن مجید ضابط احادیث رسول حمید حاجی الحرمین الشریفین
عالم ربانی باعمل عارف معارف سبحانی باخبر غازی مجاہد فی سبیل اللہ مہاجر فی محبۃ رسول اللہ
قامع بنیان شرک و بدعت باعث احیاء سنت حامی دین و ملت غرض کہ اپنی جان و مال عزت
و آبرو کو اس جامع الاصفات نے محض محبت خدا و رسول مین نثار کر کے رتبہ شہادت کبرے
حاصل کیا اللہم اوصلہ فی درجات رضوانک بفضلک ورحمتک آمین نزدیک محبین کے مولانا مرحوم
مرتبہ اولیاء کاملین کا سا رکہتے ہین اوصاف اولیاؤن سابقین کے سب انمین پائے جاتے ہین
کیونکہ موافق شرع شریف کے ولی خدا کا اور مقبول رسول کا وہی ہی کہ جسکے صحبت مین محبت خدا
اور رسول کے زیادہ ہووے اور ایمان صیقل پاوے گناہ چھوٹین عبادت بڑہے اللہ جلشانہ
کا خوف اور رسول مقبول کے راہ کی محبت دلمین بڑہے دنیا سے بیزاری اور آخرت
کے کامونمین شوق زیادہ ہووے سو یہہ سب خوبیان حضرت مولانا ممدوح کی صحبت
مین تہین اور انکی تصنیفات کتابونمین پائی جاتے ہین جن لوگون کو دیدہ بصیرت
اور نور ایمان اللہ کی ہدایت سے ہی وہ دریافت کرتے ہین اور جو لوگ بغاوت اور
شقاوت ازلی مین گرفتار ہین وہ اس نور کے دیکھنے سے محروم اور بے نصیب

ہین ایسون کے شان مین یہہ صادق ہے اولئک کالانعام بل ہم اضل سبیلا
اکثر اوقات فرقلے واشارات رحمانے اور احادیث صادقہ حضرت رسول مقبول کے مولانا
کے حال صافی پر منطبق و صحیح منطون ہین بخوف تطویل بعض کو ذکر کرتا ہون قال اللہ تعالی
ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ
الایۃ لاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون
فرحین بما آتاہم اللہ من فضلہ الایۃ الغرض مولانا صاحب کا شہید ہونا اللہ کے
راہ مین اور عالم دیندار متقی اور پرہیزگار اور محدث اور حافظ قرآن ہونا مانند آفتاب کے
ثابت ہے اور وہ جو حدیث مین وارد ہے العلماء ورثۃ الانبیاء وہ ایسے ہی علماء کے
شان مین ہے فنعم ما قیل فمن سب العلماء فکانما سب الانبیاء ومن سب
الانبیاء فدخل فی حزب اعداء اللہ ورسولہ فاولئک حزب الشیطان الا ان
حزب الشیطان ہم الخاسرون فقط کافر اور بے ایمان کہنا اور برا جاننا ایسے عالمون دیندار
کو اور انکی کتابون کو کہ جسمین بالکل آیاتین قرآنے اور حدیثین نبوی مندرج ہین برا کہنا
اشد فسق ہے بلکہ خوف کفر کا ہے ایسے عقیدے والے پر ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین
اس روایت کو بیچ باب بیان کلمات ارتداد کے ذکر کیا ہے وفی الخلاصۃ من ابغض عالما
من غیر سبب ظاہر خیف علیہ الکفر وقیل یکفر باستخفاف العلماء وہو مستلزم
لاستخفاف الانبیاء علیہم السلام لان العلماء ورثۃ الانبیاء انتہی ملخصا اور
نماز پڑہنا اور اقتدا کرنا ایسے عقیدے والے کے پیچھے جسکا فسق اور بدعت حد کفر کو پہونچا ہے
جائز اور درست نہین جیسا کہ شرح عقائد نسفی مین المنع عن الصلوۃ خلف المبتدع
محمول علی الکراہۃ اذ لاکلام فی کراہۃ الصلوۃ خلف الفاسق والمبتدع ہذا
اذا لم یود الفسق او البدعۃ الی حد الکفر فاما اذا ادی فلا کلام فی عدم جواز
الصلوۃ فقط واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم واکمل کتبہ العبد المسکین محمد تقی
ختم اللہ لہ بالحسنی | محمد تقی خان | مہر مولوی محمد تقی خان صاحب دہلوی جامع معقول و منقول
| محمد نذیر حسین | مہر مولوی صاحب بقیۃ السلف حجۃ الخلف حافظ الحدیث مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی

[فقیر خواجہ ضیاء الدین] مہر خواجہ مولوی ضیاء الدین احمد واعظ دہلوی سلمہ اللہ تعالے

یہہ جواب صحیح اور بہت خوب لکہا ہی مجیب نے اور جناب مولانا اسمعیل علیہ الرحمۃ مصداق اس آیت کریمہ کے ہین ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التوراۃ والانجیل والقران ومن اوفی بعھدہ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذلک ھو الفوز العظیم ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ اللہ نے خرید لی مسلمانون سی اُنکے جانین ومال اس قیمت پر کہ اُنکو بہشت ہی لڑتے ہین اللہ کے راہ مین پہر مارتے ہین اور مرتے ہین وعدہ ہو چکا اُسکے ذمہ پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن مین اور کون ہی قول کا پورا اللہ سے زیادہ سو خوشیان کرو اس معاملت پر جو تمنے کی ہی اُسسے اور یہی ہی بڑی مراد ملنے فقط

[قطب الدین خان] مہر نواب قطب الدین خانصاحب سلمہ ربہ [حفیظ اللہ حسبۃ اللہ] مہر مولانا حفیظ اللہ صاحب دہلوی

یہہ دونو جواب جو مجیبین فاضلین نے لکہے ہین نسبت کرنا ساتہہ بد اعتقادی اور کفر وغیرہ کلمات نا ملائم کے ایسے فاضل اجل واکمل واتقے واورع قامع شرک و بدعت ومجاہد فی سبیل اللہ یعنی مولنا وبالفضل اولنا مولوی اسمعیل علیہ الرحمۃ کو سراسر کذب و بہتان ہی اکثر لوگ اُنکے فیض بیان سے موفق بصوم وصلوۃ اور مجتنب شرک و بدعات سی ہوئی اور کنہ اُنکی تصانیف کا دریافت کرنا کام ہر کسی کم استعداد وخفاش منش کا نہین یہہ جناب مقدس تو متصف بجمیع حسنات علماء ربانی حقانی سے اور متبع سنت نبوی سی تہے اور مصداق اس آیت کریمہ کے یثبت اللہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ نہ مورد اوصاف ذمیمہ کے لیکن حقتعالے لغزش دیتا ہی راہ راست سے بے انصافونکو ویضل اللہ الظالمین ویفعل اللہ ما یشاء ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ❊ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ❊ برا کہنا ہر مسلمان کو نا فرمانی ہی خدا جل اسمہ کی خصوصًا ایسے اعلم اوحد العصر کو سباب المسلم فسوق اور داخل ہونا ہی اس وعید مین ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدھما ۱۲ فاعلم ان المقولات العشرۃ التی کتبھا افضل الرسول کلہا مردودۃ خارجۃ عن عقائد اھل السنۃ والجماعۃ فمن لہ طبیعۃ بالغۃ وقریحۃ بازغۃ ینکشف بھا من قرائن الفنون اتخاذھا

الہ دیوبند من ابناء — مہر مولوی رامپوری | محمد علی — مہر مولوی محمد علی رامپوری | محمد حسن — مہر مولوی محمد حسن | ابو الحامد عبد الاحد — مہر مولوی محمد عبد الاحد رامپوری | سید رحمت علیخان لی عفا الله عنه العالیہ سلیمانی سراج العلما ضیاء الفقہا — مہر مفتی سلیمان نے سید رحمت علیخان مرحوم دہلوی

مولانا محمد اسمعیل صاحب اور مولوی خورم علی صاحب حق پر تھے اور کتابیں انکی شرک اور بدعت کے برائی ہے اور آیتین قرآن شریف کے ہین اسکا ترجمہ ہے پھر جو کوئی انکو نسبت گمراہی کے کرے یا انکے کتابونکو برا کہے وہ خود گمراہ ہے اور برا ہے فقط جواب درست ہے اور جو کوئی مولوی اسمعیل صاحب ولی کامل کو کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہے اور مصداق ہے حدیث من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربۃ فقط

محمد اکبر علیخان | الخالق الحکیم ہو القادر

زبانے بسیار کسان شنیدہ ام کہ پیشتر از وجود باجود مولانا مرحوم باوجود کثرت علماء وصوفیان کہ دم تقرب باخدا تعالے میزدند قلت نمازیان بدین درجہ بود کہ بروز جمعۃ الوداع در جامع دہلوی والان او ہم خالے میبودند صرف ببرکت ذات والا صفات مولانا صاحب نمازیان بکثرت آمدند وخوب میدانم ومرا تجربہ ایست کہ در خانہاے شرفاء وعلماء وصوفیان مراسم کہ در ہندوستان علی الاعلان جاری بودند دیگر اعتقاد وشراک لابد از حق میدانستند ویا از استحسان او درمیگذشتند وظاہر ست کہ حج کردند وبیوہ را نکاح کنانیدند وبدرجہ شہادت رسیدند پس کسیکہ ہمچو عالم باعمل را بے حجت مخاصمت کند کافر باشد ومن ابغض عالما او فقیہا من غیر سبب ظاہر خیف علیہ الکفر اہ ومن خاصم فقیہا فی حادثۃ وبین القضیۃ لہ وجہا شرعیا فقال المخاصم این دانشمندی ممکن با من تر دوت بجانب علیہ الکفر واذا کان القضیۃ یذکر شیئا من العلم او یروی حدیثا صحیحا فقال آخر این ہیچ نیست او رد ہ اہ فہذا کفر فقط واللہ تعالے اعلم وعلمہ اتم

محمد نسیم — مہر مولوی محمد نسیم سونپتی

جواب حضرت استاذی سیدی مفتی محمد صدر الدین صاحب کا معہ تقریظات سب حضرات کے حق ہے اور ماذا بعد الحق الا الضلال اور مولوی اسمعیل صاحب حاجی اور مہاجر اور مجاہد اور شہید اور حافظ اور عالم اور محیے الدین تھے اور مصداق تھے اس آیت کریمہ کے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پس انکو کافر کہنے والا خود کافر ہے

اور مصدق ہی اس حدیث کا من عادی لی ولیا فقد بارزنی الله بالمحاربة امد کتاب
تقویۃ الایمان لب لباب ہی قرآن اور حدیث کا تو منکر اور طاعن اسکا منکر ہی قرآن اور
حدیث کا اور جس صاحب کو تقویۃ الایمان کے کسی بات پر کچھ اعتراض ہو اسکو لازم ہی کہ اپنی
شک اور اعتراض کو ہماری سامنی بیان کرے نہ یہہ کہ مجمل دعوی سی اہل حق کے تکفیر اور
تغلیط کرے * نمقہ العبد الاحقر ابو سعید محمد المدعو بہ حسین رزقہ الله اتباع سید الثقلین
محمد حسین ۱۲۷۱ مولوی اسمٰعیل صاحب کے کافر کہنیوالے کا کفر رجوع کرتا ہی طرف اسکیکے محمد عبد الحکیم
ساکن عظیم آباد پٹنہ * مکفر مولوی اسمٰعیل صاحب کا خود کافر ہی * حررہ خادم حسین عفی اللہ
ساکن اعظم گڈہ * مکفر مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کا خود کافر ہی * حررہ عبد المفتاق
الی الله الہادی الاحد المدعو بہ بخشش احمد القاضی فوری عفی عنہ (مہر: بخشش احمد قاضی) مہر جناب
عدالت مآب جامع معقول و منقول حضرت قاضی بخشش احمد صاحب سلمہ متوطن قاضی پور پوربہ ۔ مکفر
مولوی اسمٰعیل صاحب کا خود کافر و مردود ہی تقویۃ الایمان سراسر خلاصہ قرآن و حدیث
ہی ۔ حررہ محمد اسد علی متوطن اسلام آباد از اضلاع کلکتہ صدر ۔ (مہر: اسد علی) مکفر مولوے
اسمٰعیل صاحب کا خود کافر ہی * راقم سید محمد ابراہیم غفر الله لہ ساکن بڑہ فقط مولوی اسمٰعیل
حاجی شہید فی سبیل الله مہاجر الی الله کا حال جو اپنے والد ماجد مولوی محمد عبد الخالق مرحوم
سی اور علماء سی جو سنا گیا وہ ایسا نہیں کہ یہہ صفحہ قرطاس اسکے تحریر کو وفا کری حضرات
کو انکے اشتیاق میں یہی کہتے سنا ۔ وہ صورتین الٰہی کس ملک بستیان ہین * اب جنکے
دیکھنے کو آنکھین ترستیان ہین * اور انکے وصف قرآن شریف اور حدیث سی ثابت
و ظاہر ہوتے ہین ان الذین امنوا والذین ہاجروا وجاہدوا فی سبیل الله
اولئک یرجون رحمۃ الله والله غفور رحیم پھر ایسے شخص کو جو کافر کہے وہ کمال
خسران اور ضلال مین ہی ینبغی لہ ان یتوب ویدعون یتوب الله علیہ (مہر: محمد عبد الرب)
مہر مولوی عبد الرب صاحب دہلوی عمدۃ الواعظین سلمہ ربہ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب
شہید محدث غازی دہلوی رحمہ الله تعالے در اعتقاد ما از علماء ربانی و علماء حقانی
بودہ اند و کتاب ایشان تقویۃ الایمان بنظر این احقر گذشتہ کتابے بس عجیب و غریب ست

جزاه الله تعالیٰ عنا وعن سائر المسلمین خیر الجزاء فی الدارین وتکفیر کنندگان ایشان برادران تکفیر کنندگان خلفاء ثلثه رضی الله تعالیٰ عنهم اند هداهم الله تعالیٰ (مہر: بار الٰہی مصطفےٰ محمد و آلہ) مُہر ہولوے حافظ محمد بن مولانا بارک الله صاحب ساکن لکھوکے ضلع فیروزپور متعلق پنجاب ❊ سائل میگوید کہ ہر دو کتاب برای استیصال شرک و بدعت اند و موید توحید و اتباع سنت پس خوبی این امر چہ شک ست و چہ شبہہ پس اعتراض معترضین بر فہمید خود ست کہ بسبیہ زوری تاویلات فاسد مخالف اہل سنت و جماعت مینمایند هداهم الله تعالیٰ الی الصراط المستقیم از کار رد مر قبات ہمہ بتفصیل نوشتہ اند فقیر **عبد الله المشہور بغلام رسول** بارہا گفتہ ام بار دگر میگویم ❊ کہ من دل شدہ این رہ نہ بخود میپویم ❊ در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند ❊ آنچہ استاد ازل گفت بگو میگویم ❊ کہ کتاب تقویۃ الایمان بیشک موجب تقویۃ الایمان ایمانست ونصیحۃ المسلمین بلا ریب نصیحۃ المسلمین و خیر خواہی شان است کہ در ہند و عرب و خراسان موجب احیاء سنت نبویہ و امحاء بدعات و رسوم شرکیہ گردیدہ اما مصنف الاول رحمہ الله فقل من اجتمع فیہ ما اجتمع فیہ من الفضائل والکمالات کان کما سمعنا عالماً عاملاً حافظاً ومفسراً ومحدثاً فقیہاً واعظاً ومهاجراً قد اشتری الله نفسہ بان لہ الجنۃ وفضلہ الله علی القاعدین درجۃ وکذا مصنف الثانی ثبت انہ کان محدثاً فقیہاً متورعاً فمن عادیہما فقد بارز الله بالمحاربۃ وانا احقر الخلیقۃ بل لا شئ فی الحقیقۃ احمد الله جعل الله آخرہ خیراً من اولاہ فقط ذلک کذالک لا ریب فیہ وایضاً سمعت بہذہ الوجہ من لسان شاہ عبد الغنی مسکین محمود عفی عنہ ❊ ما کتب فی هذا القرطاس من مناقب امام الشریعۃ قامع البدعۃ محی السنۃ رسول الله ماحی آثار الشرک والکفر محمد اسمعیل الدہلوی الغازی الشہید قدس الله سرہ فہی قطرۃ من بحرها و رشفۃ من دیمہا الله درکاتبہا و محررها واما تقویۃ الایمان فما رآہ هذا المسکین بالنظر التفصیلی لکنی رأیت فی مقید متنا نکتب فی دفع الشرک و قمع البدعۃ فلا ریب فی صحتہ واما نصیحۃ المسلمین فما رأیتہ الی الآن فلو کتب ایضاً علی نمط تقویۃ الایمان فہو شقیقہ فی الصحۃ

تتمہ ... ابی یوسف رح الی مائۃ وخمسین کما فی ضوء السراج وعن ابی مطیع الی مائۃ وسبع ... کما فی الینابیع وفی ظاهر المذهب الی موت الاقران کما فی الهدایۃ وهذا مروی عن محمد رح فقیل موت جمیع الاقران فی جمیع البلاد وقیل فی بلدہ وهذا ارفق وقال شیخ الاسلام هذا احوط واقیس کما فی الذخیرۃ وقال بعضهم مفوض الی رای القاضی کما فی الینابیع

وقد سمعت من حال مصنفہ انہ کان عالماً محدثاً ورعاً فتکفیرہ مولاء الابرار الاتقیاء لایاتی الا من هو
من الاشرار والفجار الراقم احقر الانام میر حسن شاہ قادری (فقیر سید حسن شاہ) عمدۃ المحققین
زبدۃ المتاخرین شمس العلماء وقمر الاتقیاء مولانا محمد اسمعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ حق پر تھے اور
کتابوں میں انکے شرک اور بدعت کی برائی ہے اور آیات قرآن شریف کا ترجمہ ہے پھر
جو کوئی انکو نسبت گمراہی کے کرے یا انکے کتابوں کو برا کہے وہ خود گمراہ ہے عیاذاً باللہ
من ذلک ؛ الراقم صوفی شاہ بٹالوی ـ آنکہ حضرات علماء دین در جواب این سوال افادہ
فرمودہ اند باعتقاد فقیر ہمہ حق ست اما ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؛ چشمۂ آفتاب را
چہ گناہ ؛ ولا یلتفت الی متفوهات المتعصبین فانهم خائفون فی الدین وانا العبد
المسکین حافظ عمر الدین هوشیار پوری عفا اللہ عنہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بر ناظرین
این پرچہ قرطاس پوشیدہ مباد کہ کتاب تقویۃ الایمان نصیحۃ المسلمین ہر دو در رد شرک
و بدعت و اثبات توحید و سنت بے نظیر اند و مولوی اسمعیل صاحب مغفور و مرحوم کہ کمالات
ایشان اظهر من الشمس و در راہ خدا شہید شدہ اند و در حق شہداء خدا تعالے میفرماید
ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون
و این فقیر از استاد و پیر خویش کہ اسم سامی شان عبد الغنی ست صفت و ثناء مولوی
صاحب موصوف بگوش خویش شنیدہ است پس در حق چنین عالم ربانی بدگمان بودن نباید
و از خدا تعالے خوف باید نمود کہ آخر رفتن ست امروز باشد یا فردا پس کسی کہ چنین کتب
و چنین مولوی را بد گوید او خود گمراہ ست بلکہ خوف ایمان ہم ہست الراقم کمترین عباد اللہ
محمد قدرت اللہ دہلوی یکم ماہ محرم الحرام ۱۳۰۸ہجری ما حرر علی هذا القرطاس معمول
ومقبول عند الشرع علی لسان فحول الافاضل من الناس کیف لا وقد کان مولانا اسمعیل
علیہ رحمۃ اللہ الجلیل مصداقاً لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الناس وفی ذلک ظاهر
من مؤلفاتہ الشریفۃ الدالۃ علی امر الدین سیما النسخۃ المبارکۃ المشهورۃ بین الاعیان
الموسومۃ بتقویۃ الایمان ولا ریب ان هذہ النسخۃ الکریمۃ مملوۃ من توحید
رب الانام وسنۃ سید المرسلین علیہ السلام ولا عبرۃ لمن انکر ما فیہا من المسائل

التوحید و اتباع السنن و ترهیب عن البدعات المذمومة و الرسوم الشنیعة و الشرک
القبیح و لا یعبا بمن کفر مسلماً حافظاً و اعظاً محدثاً و مفسراً و شهیداً فی سبیل الله و
حکم بضلالته بل یرجع الکفر و الضلالة الیه فبقی انه هل یجوز الصلوٰة خلف من کفر
مثل ذلک الفاضل ام لا و المعتمد عند الفقهاء لا کما فی غایة المعتبرات و انا الفقیر
الحقیر محب العلماء العرفاء بالله حمایت الله عفی عنه و عن من احبه لله آنچه در کتاب
تقویة الایمان رئیس المحدثین و تاج المفسرین غازی و مجاهد و حاجی و شهید فی سبیل الله
جناب مولانا صاحب اسمعیل رحمة الله علیه و علی اتباعه ارقام فرموده اند عین موافق
سنت و کتاب ست و نصیحة المسلمین در رفع شرک و بدعت مثلها کتبه احقر العباد الراجی الی
مغفرت رب العالمین شهاب الدین احمد عفی عنه (مهر: سید شهاب الدین احمد) ما کتب فی هذه الاجوبة
من الفضائل لمولانا الشهید المرحوم الغازی الباذل ماله و نفسه فی سبیل الله و حقیقة
تالیفه المسماة بتقویة الایمان فهو حق و حقیق خلافه لا یلیق کتبه مسکین نظام الدین
ساکن ڈیره افغانان ماحرده رئیس المحدثین و تاج المفسرین مولانا محمد اسمعیل
الشهید الدهلوی رحمه الله تعالیٰ فی تقویة الایمان و مولینا مولوی خرم علی
فی نصیحة المسلمین عین مذهب اهل السنة و الجماعة و انی معتقد لهما اعتقاداً راسخاً
جازماً و انا الفقیر المذنب المسکین سعد الدین اللاهوری عفی عنه ذنوبه
و عیوبه انی قد اطلعت بعض ما فی هذه القرطاس فرایتها صحیحاً کما قال و حرره مولانا
محمد صدر الدین سلمه الله تعالیٰ علی رؤس المؤمنین فقد کتبه عاجز فقیر ابراهیم عفی
عنه ۞ ثم الحمد لله الذی ذکرنی ذکرا بعد تحریر هذه التقریر و ما انسانیه الا الشیطان
ان اذکره و هو ذکر یوم کنت فی حضرت وقتی و اوستادی مولائی سیدی سندی
مولنا فضل امام رحمة الله علیه و کان تذکرة فی بحث الذی فی مولینا شهید و
مولائی فضل حق غفر الله ذنوبهما و ستر عیوبهما فقال اوستادی لا ینبغی لولدی
و قرة عینی فضل حق ان یبحث مع الذی هو امام محققی عصره و مدققی دهره و هو صادق
فی دعواه سبحان ربک رب العزت عما یصفون و سلام علی المرسلین و الحمد لله رب

العالمین وتمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لامبدل لکلماتہ وھو السمیع العلیم
العبد محمد ابراھیم ساکن ٹہنڈہ ۔ ما کتبہ العلماء فی حق تقویۃ الایمان وفضیلۃ
الفاضل النحریر الاسماعیل صحیح وکذا الاشبہ فی نصیحۃ المسلمین وفی فضل مصنفہ
فقط فقیر عبد اللہ ساکن قصبہ سوڑیانی تمت تمام شد بقلم
بندہ پیر محمد امین آبادی عفی عنہ

خاتمۃ الطبع

التماس ہی خدمت بہائی مسلمانون دیندارون کے یہہ ہی کہ اول سی آخر تک کتاب کو بنظر انصاف ملاحظہ فرماوین اور اگر کسی عبارت مین شک وشبہ ہو تو اسکو اصل کے ساتہہ مطابق کرین اگر موافق ہو تو تمسک کر کر عمل مین لاوین اور اگر مقتضائے بشرے کہین سہو وخطا پاوین تو بقلم اصلاح درست فرماوین مگر زبردستی سے پڑہنے کے لفظ کو بران کہنی والے کی مانند تبدیل وتحریف نکرین اور فضل الہی سے امید تو یہ ہی کہ اس کتاب کو دیندار لوگ اپنی حق مین سبب نجات کا سمجہکر مسرور ہونگی اللہ تعالے سب بہائی مسلمانون کو اسپر عمل کرنیکی توفیق دے اور شرک اور بدعت کے عقائد سی کہ جسمین ایک جہان پہنسا ہی بچاوے آمین یا رب العالمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تاریخ خادم العلماء شرع محمدی شیخ محی الدین تاجر مہتمم ہذا الکتاب

بدعتیون کے رد مین ہی یہ کتاب	خوب ہین اسکے دلائل لاجواب	اسمین ہی مضمون آیات وخبر
اور روایت فقہ جو ہین معتبر	جسکو ہو انکار اسکے سر بلا	جان تو وہ شرک مین ہی مبتلا
جسنے اسکو ہی مرض جہلک لگا	ہی بہت مشکل کہ ہو اسکو شفا	رہنما اسکا ہی شیطان لعین
جسکے کہنے پر ہوا اسکو یقین	اسکا کہنا مانتی ہین یہ خبیث	منکر آیات وقرآن وحدیث
مانتے مشرک نہین تقریر سے	عالمون کے پند اور تقریر سے	گرچہ سمجہا دین نہین آکر رسول
پر نہین ممکن کہ مانین یہ جہول	عہد پیغمبر مین جو تہے مشرکین	مانتے کہنا نہ تہے اکثر لعین
انکو سمجہایا نبی نے عمر بہر	پر نہ کچہہ دلمین ہوا انکے اثر	معجزے ہر چند دکہلاتے رہے
راہ حق ہر چند بتلاتے رہے	پر نہ دل انکا ادہر مائل ہوا	گرچہ قرآن سب کا سب نازل ہوا

وہ ہی اب قرآن حدیثین ہین عیان
پر نہین یہ ماتی مردود ہین
ہے مبارک نام منجی المومنین

ہے نہین یہ ماتی ہین جاہلان
ختم کر اب محی الدین اپنا سخن
نافع ہر خاص و عام مسلمین

اب بہی وہ ہی حکم حق موجود ہین
خود سمجھ لیویگا اُسسے ذوالمنن
کاٹ سر نادان کا ہو کامیاب

ہین دلیلین اسکے مثل آفتاب
۱۲ ۹۴

ولہ

چہپا جس وقت یہہ نسخہ عجیبہ
سر سنت سے دل نے کہہ دیا یہ

جبہی تاریخ کے تب فکر ہوئی
نہ مشرک جائیگا جنت مین کوئی
۱۲ ۹۴

تاریخ طبعزاد جامع معقول و منقول مولوی غلام العلی قصوری

مبارک اہل ایمان را کہ حاصل
طراز تختۂ عرش برین گشت
ز الوان مسائل ریزہ ریزہ
بتوفیق الٰہی محے دین گشت

فراغ از طبع منجی المومنین گشت
بتضمین مسائل چون ثریا
شدہ مجموعہ و کچکول دین گشت
تصور ہی خیال سال طبعش

بیاض صفحہ از رنگ سواد شر
نشان لوح چرخ ہفتمین گشت
ز طبعش شیخ محے الدین تاجر
سحرگہ چون عزیزی جبین گشت

سروشش از سر صدق اینچنین گفت
کہ محی الدین منجی المومنین گشت
۱۲ ۹۴

اشتہار

واضح ہو کہ یہ کتاب منجی المومنین بموجب قانون بستم ۱۸۶۷ء اور نیز بباعث اِسکے کہ داخل بہی جسٹری گورنمنٹ ہو چکی ہے بدون اجازت احقر البریہ کے کوئی صاحب اس کے چہاپنے کا قصد نفرماوی

العبد
شیخ محی الدین تاجر کتب

رسالہ تنبیہ المشرکین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمیشہ سے سنی ہے ایمان والا
نبی کا مطیع ہے یہ پہچان والا
کہیں بدعتی جنکو ہیں وہابی
نہیں ہیں یہ انکے شرارے کبابے
خدا اور نبی کا ہے تابع وہابی
طریق جہالت کا قاطع وہابی
رسول خدا پر ہے قربان وہابی
اور آل نبی پر ہے قربان وہابی
کریں بدعتوں سے سنی نفرت وہابی
کہے خاص سنی کو جلکر وہابی
سمجھتا نہیں ہے یہ مجہول مطلق
لگاتا ہے تہمت یہ کیوں انکو احمق
غضب ہے کہ ہیں تعزیہ دار سنی
وہابی سے ہیں ایسے بیزار سنی
ہیں بدعت شعار انکی قاتل وہابی
پھر اٹکر کے کچھ کچھ بکے ہے شرابی
ارے بدعتی تجھ پہ لعنت خدا کی

رہے راست پر ہے وہ قرآن والا
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
وہی ہیں حقیقت میں پیرو صحابی
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
ہے شرک اور بدعت کا مانع وہابی
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
طریق نبی پر ہے قربان وہابی
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
ہوئی انکی رسموں کے انسے خرابی
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
کہ سنت نبی کے ہیں جنمیں دقایق
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
ہیں مہندی سے سانچق کے سزاوار سنی
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
کریں مشرکوں کی ہویا تنک خرابی
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
فرشتوں کی اور خلق ارض و سما کی

ہے بس دیندار و نمیں وہ شان والا
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا
منافق کے جیسا تہ مذہب کا لے
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا
رسوم کفر کا ہے دافع وہابی
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا
صحابہ نبی پر ہے قربان وہابی
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا
اسیو اسطے شر سے تو اہے لہابی
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا
نہیں چھوڑتا جو کہ سنی ہے صادق
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا
چھپی چلہ کے ہیں کرن ہار سنی
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا
کہ بہا گیں تو بہاگا نہ جادو نتابی
کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا
کہ ضد تونے سنت سے خیر الوری کے

کیا اور وہابی یہ ثابت خطا کے	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
ہین چارون مذاہب کے قائل وہابی	ہین چارون طریقون پہ مائل وہابی	جو حق ہی اسکے ہین سائل وہابی
نہین کہتے کچھ بے دلائل وہابی	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
وہابی تو قرآن کو مانتے ہین	حدیث نبی کو بدل جانتے ہین	فقہ کے کتابونکو پہچانتے ہین
یہ بدعتی مسائل بہت جہانتے ہین	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
نہین باپ دادون کی رسمون پہ اڑتے	نہ تیمور بابر کے سندین پکڑتے	نہ پیشانی شدون کے آگے رگڑتے
نہ تابوت لکڑی کے یہ پاؤن پڑتے	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
نہین پوجتے داول و شیخ سدو	نہین مانتے تعزیہ اور علم کو	جو ہین مانتے انکو سمجھین ہین بدخو
وہابی جو ہوگا وہی ہوگا حقگو	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
وہابی تو بندہ ہین پیرو خدا کے	وہ ہین خاص امت رسول خدا کے	یہ سب ہین مطیع شریعت صفا کے
ہین پیرو صحابہ رسول خدا کے	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
حدیث اور قرآن پہ انکا عمل ہی	صحابہ کے قولون پہ انکا عمل ہی	فقہ کے کتابون پہ انکا عمل ہی
موحد جو ہو شرک سی بے خلل ہی	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
میان بدعتی جو کہاتا ہی سننے	غلط آپکو وہ بتاتا ہی سننے	نذر غیر اللہ کے گہر مین گننے
بہلا کیونکر ہوا اسکو نسبت یہ سنی	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
جنہین بدعتی بولتے ہین وہابی	مطیع وہ نبی ہین مطیع وہ صحابی	یہ سب بدعتی ہین ہوائی لہابی
مخالف نبی اور مخالف صحابی	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
وہابی کہی سنئے پاک دین کو	شفاعت کا منکر کہی مومنین کو	کہے تارک سنت اہل یقین کو
بہلا کیا کہی کوئی ایسا اہل کین کو	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
غم و شادی جنکی ہنود ونکی مانند	عقائد ہو جنکا یہود ونکی مانند	لباس و چلن جنکا گبرونکی مانند
کریں متہم سبکو مجنون کی مانند	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
یہ سب گفتگو حاسدون کی غلط ہی	یہ شر اور غلو مفسدون کی غلط ہی	یہ تہمت شریرونکی بالکل غلط ہی
محض افترا جہوٹھ بہتان غلط ہی	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا

پہلا ہمنے مانا اسے چلہ پرستو	کہ ہم ہیں وہابی اور سنی تمہیں ہو	نعل اور پنجہ کو ثابت تو کردو
نذر غیر اللہ کو جائز بتادو	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
قبر کا طواف اور عرس اور میلا	چھہ ماہی و برسی چھٹی و چلا	کہڑی چوکے کنگنہ و جلوا و سہرا
فقہ کے کتابوں میں کسنے ہے بتلا	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
نہیں ہے وہابی جنہیں تم ہو کہتے	وہ سب رسم کو غیر جائز ہیں کہتے	حدیثوں سے اور فقہ سے ہیں بتاتے
نہ تم جیسے منہ زوریاں ہیں کرتے	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
ارے منطقے کھول صغری کبرے	یا توضیح و تلویح و تہذیب بتلا	شرح سلم و بازغہ اور صدرا
رواجی مسائل کسی میں بھی بتلا	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
تمہاری نہیں دین کا کچھ ٹھکانہ	نہیں تمکو معلوم اپنا بیگانہ	ہے بہکانیوالا تمہارا دیوانہ
تمہارا ہے مذہب نیا اور زمانہ	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
ہمارا خدا ایک معبود برحق	نہیں کوئی اسکا ساجھی خدائی میں مطلق	کلام اسکا قرآن نبی اسکا برحق
تمامی صحابہ نبی کے ہیں برحق	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
وہابی نہیں پوجتے شیخ سدو	بری کا طبق جانتے ہیں نہ ہنڑو	نہ میران کا بکرا کبھی کھاتے ہیں وو
نہیں بھرتے وہ گھوٹ چالیسویں کو	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
کھلاتے ہیں لیکن فقیر و گدا کو	ثواب اسکا پہنچاتے ہیں میتوں کو	نہیں پڑھتے گانجے پہ الحمد و قل کو
نہیں مانتے تعزیا و رعلم کو	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
با انصاف دیکھو تو ہے کون منکر	شفاعت و سنت کا ہے کون منکر	فقہ اور حدیثوں کا ہے کون منکر
امامت کرامت کا ہے کون منکر	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
تمہیں منکر انبیا ٹھہرتے ہو	تمہیں منکر اولیا ٹھہرتے ہو	تمہیں منکر رہ ہدی ٹھہرتے ہو
شیاطین کے تم پیشوا ٹھہرتے ہو	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
خدا کے نذر ہے خدا کے عبادت	وہی ہے برآرندہ جملہ حاجت	خلیفہ ہیں چار کے حق خلافت
شہیدان کیے حق ہیں برحق عبادت	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
نبی کے تھے حق معجزے اور رسالت	امامان حق اور برحق امامت	تمامی ولی کے ہیں برحق کرامت

جہنم مین ہی انکی منکر کے شامت
نبی کو نہی جانتے ہین وہابی لے
بڑے پیر کو مانتے ہین وہابی لے
شفاعت کرامت کا منکر ہی کافر
مسلمان پہ تہمت لگاتا ہی کافر
سمجھتا نہین حق کو حق جو ہی مرتد
ابوجہل کا ہی وہ کافر ہی مرشد
حسن بند کراب زبان قلم کو
عجب کیا زیادہ شرارت ہو انکو
دعا کر خدا سے کہ اے ربّ اکبر
رکھہ انکو تو مضبوط راہ نبی پر
فریب و روسوس خناسیون سے
بچا نا خدایا سبھی ملحدون سے

وہابی لے کا معنا ہی رحمان والا
صحابہؓ کو حق مانتے ہین وہابی لے
وہابی لے کا معنا ہی رحمان والا
نبی کے طریقے کا منکر ہی کافر
وہابی لے کا معنا ہی رحمانو الا
وہ بہکاتا ہی لوگونکو جو ہی مفسد
وہابی لے کا معنا ہی رحمان والا
کہانتک تمہے سمجھا دیگا مفسد انکو
وہابی لے کا معنا ہی رحمان والا
تصدق محمدؐ شفیع روز محشر
وہابی لے کا معنا ہی رحمان والا
بہی مردانیون سے چیلسانیون سے
وہابی لے کا معنا ہی رحمان والا

کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
ولی کو ولی جانتے ہین جو ہوالا
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
بڑے پیر کو جو کہے بد ہے ہوالا
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
خلل ڈالے اسلام مین جو ہوالا
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان جو بہرا
نہین فائدہ ہوگا کچھہ جانو والا
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان یہ تہا
مسلمان عاجز ہین اپنا کرانو والا
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان
نہ بہی شریرون سے پوچھا نوالا
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان رجام والا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہابی تصدق کرین جان خدا پر
تصدق کرین آل خیر الورا پر
خدا سے وہ خوش انسے راضی خدا ہی
عوض اسکا فردوس اعلی خدا ہی
سنو دل لگا اعتقاد وہابی لے
نہ پوچھینگے حق کے سوا یہ وہابی لے
دعا کے یہ حضرت ذی میری غفار
جو پوجے وہ کافر ہی بدکار مردار
سزا دادر جہنم پوجنے مین ہی کیا انکو

تصدق شفیع الامم مصطفی پر
وہابی لے کا معنا ہی رحمان والا
خوشی کا سبب پیرو مصطفیؐ ہی
وہابی لے کا معنا ہی رحمانو الا
یہ پیرو نبی ہین یہ پیرو صحابی
وہابی لے کا معنا ہی رحمان والا
نہ کریو مری قبر کو بت تو زنہار
وہابی لے کا معنا ہی رحمان والا
پیغمبر کے یا غیر کے ہو ہبل از

تصدق سب اصحاب اہل صفا پر
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
انہون سے بہی دین روشن ہوا بدتر
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
کرین قتل یا قید انکو لٹھا ہمکو
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
کہ تا اسکو پوجین نہ آکر کے بت سے
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
جو پوجین قبر ان کا حق مین جہنم والا

نہین وہ صنم فی الحقیقت ہین پہاڑ	وہ نے کا معنا ہی رہما نوالا	کچھہ اور ہی سمجہا ہی شیطانوالا
بہت ہند کی لوگ جاہل مسلمان	صریحا نہین پوجتی بت کسی آن	مگر پوجتی ہین یہ قبرونکو شیطان
وہ ہی قربت انکی حق مین بہی جانا	وہ نے کا معنا ہی رہما نوالا	کچھہ اور ہی سمجہا ہی شیطانوالا
سمجہو لو دعا جب سے کی ہی اسطور	تو پہر اولیا انسی راضی ہون کس طور	مسلمان کرین عقل و دانش سی کچھہ غور
یہ ہی راست یاہی یہ نارست بطور	وہ نے کا معنا ہی رہما نوالا	کچھہ اور ہی سمجہا ہی شیطانوالا
مقابر پہ مردونکو جانا صحیح ہی	نہین اسکا منکر کوئی مسلمین ہے	وہ نے مگر پوجنے سے بری ہی
جو پوجے وہ مردود مشرک صریح ہی	وہ نے کا معنا ہی رہما نوالا	کچھہ اور ہی سمجہا ہی شیطانوالا
مزار اک ولی متقی کا ہی مشہور	لقب گنج بخش انکا مرحوم مغفور	وہان مرد اور عورتونکا ہی دستور
کرین سجدہ اسکو نزدیک اور دور	وہ نے کا معنا ہی رہما نوالا	کچھہ اور ہی سمجہا ہی شیطانوالا
طواف اور رکوع اسکا کرتے ہین بہول	چڑہاتے ہین مٹہائی و مالیدہ و پہول	کہین باندہکر ہاتہ ہین پیر مقبول
ہمین دیو اولاد دینی سی مت بہول	وہ نے کا معنا ہی رہما نوالا	کچھہ اور ہی سمجہا ہی شیطانوالا
سبہی بدعتی جاکی پوجی ہین اسکو	نذر اسکی مانتین یہ تشام سحر کو	فقط نام لیتی نہین اسکا بدخو
طلا سا تہہ داتا انکا رین سیہ رو	وہ نے کا معنا ہی رہما نوالا	کچھہ اور ہی سمجہا ہی شیطانوالا
سنگار اپنا کر کسبیان بہی جاویز	نذر انکی مانی ہوئی جا چڑہاویز	مجاورسی یہ عرض اپنی کراویز
تونگر کوئی ہمکو داتا ملاوین	وہ نے کا معنا ہی رہما نوالا	کچھہ اور ہی سمجہا ہی شیطانوالا
جمعرات کو نانگہ انکے جاتے	رکابی یا پاؤ کے انپر چڑہاتے	مزار انکا وہ چومکر سر جہکاتے
تندر پانچ بیسون کے انپر رکہاتی	وہ نے کا معنا ہی رہما نوالا	کچھہ اور ہی سمجہا ہی شیطانوالا
کہی باندہکر ہاتہ مردار بدکار	کہ تو جی تمہاری ہی مدت سی پیار	ملا دو اسی عقل کا کور زر دار
چڑہاونگی تمپر غلاف ایک ہی جدار	وہ نے کا معنا ہی رہما نوالا	کچھہ اور ہی سمجہا ہی شیطانوالا
سوا اسکے اک دیگ لاکر چڑہاؤن	سرفرازنہ لونڈہی کی جسپر وزیاؤن	تمہاری مجاور سبہونکو کہلاؤن
نذر ہی نقت کی تمپہ چادر چڑہاؤن	وہ نے کا معنا ہی رہما نوالا	کچھہ اور ہی سمجہا ہی شیطانوالا
جمعرات آتی کو مجرا کراؤن	تماشا بڑی ہی رنگ ڈھنگ کا سب کو دکہاؤن	سبہی شہر کے کسبیونکو بلاؤن
لگا ڈہیر نذر و لنگا درگاہ بہراؤن	وہ نے کا معنا ہی رہما نوالا	کچھہ اور ہی سمجہا ہی شیطانوالا

تمہاری مین لونڈی ہون باندی کہا ہون
مراوین سبھی کس سے پوری کراؤن
تمہین میرے داتا تمہین ہین ہمارے
وہ درگاہ والا سے مطلب ہمارے
بکین ایسے بدذات واہی تباہی
لگاتے ہین تہمت لیتون پیدا ہوئے
سلف سر پہ تہمت ہی انکے لئے پر
ولی متقی سب ہین بیزار ان سے
نہین ہمین کچھہ اختیار اس لئے کا
میری قبر کو پوجنا تم یہان آ کر
یہ سب مشرکین منکرین اولیا ہین
وہان جاکے یارو نہین ملتی سند ہین
کہین خصم دیوث کو یہ بد انجام
کرین شست رو انسے بدفعل بدکام
نہین مقبرونکی مجاور مسلمان
نہین مانتی نام کے یہ مسلمان
مکلف بنا مقبری قبر اوپر
یہ کرتے ہین دشمن خدا اور پیغمبر
بہلا کوئی پوچھے ان مسخرونکو
کہ لگتا ہی جاڑا دیا گرمے انکو
نہین باز آتے جو نیت سے انکے
حرام انکے نزدیک نیت ہی انکی
سنو ہی یہ فرمان کس بیشوا کا

تمہارا یہ در چھوڑ کس پہ جاؤن
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
سبھے ہین تم سے مطالب سنوارے
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
مزار اس ولی پر کرین سجیا ہے
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
کرین تو جیونکی یہ نسبت نہ تکرار
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
صنم کیطرح پوجتے ہین جو صندلہا
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
مزار انکا پوجین یہ دشمن خدا ہین
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
زیارت کو جائینگی ہم تو سحر شام
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
پہر کہتے ہین پیغمبر سے جہلا ہی نادان
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
کرین عرس میلا ہر سال انہیں
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
کہ قبرونکو چادر چڑہاتے جو تم ہو
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
بتائین ہمین وہ کہ امت ہین کسکے
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
خدا کے نبی خاتم الانبیا کا

تمہین چھوڑ کر کسکے لونڈی سدا ہون
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
نذر صدقہ لیتی جو تیری گذاری
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
نہین خوف عقبیٰ کہ ہو روسیاہی
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
خدا کے یہ منکر ہین منکر پیغمبر
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
نہین زندگے مین کہا اسنے یہ تہا
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
بہت عورتین فاحشہ سجیا ہین
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
نکل گہر سے یار کو زینت فرجام
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
ہوا حکم حاکم کا جو ہم کو فرمان
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
مخالف نبی ہین جو بدعات بدتر
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
بتاؤ تو کس نے سکہایا ہی تمکو
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
مسلمان مومن ہم امت ہین جنکے
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
جو قبرون پہ جا کر دیئے ہین جلاتا

نہ بھی شخص لعنت خدا کی ہین آتا
جلاتے ہین منکر چراغات صدہا
کہین ہیر کے حاجات یا پیر برلا
کرکر ناک سجدہ کرین مقبرونکو
سحر شام انکو تکا رین سیہ رو
وہیر و تکل مین ہر سال میلہ کراتی
سجا در اٹہا ل انکو چوماتین
یہ ہین بدعتی دشمن دین ہمارے
منافق بڑا زور بدعت پہ مارے
یہ ہین بدعتی آگ و باجے کے مشتاق
نہین انتو یہ شیاطین آفاق
مخالف شریعت کہین باپ دادے
بہی جو کہین شیخ و سید سپاہی
وہابے نہین پوجتے سیتلا کو
نہ بغدادی اجمیرے سالار شاہ کو
کہین یہ نبی اور ولی غیبدان ہین
یہ سب مشرکین منکرین کا قرآن ہین
کہین مشرکین بدترین خلق مردود
وہ برلاتے ہین کچھ نہین انکی مقصود
پٹن پاک جا دین گروہ صد گروہا
بہشتے کہین سکو جو اس سے گذرا
بہشتے نہین بدعتی ہین یہ مردا
عقائد خبیثہ سے ہوگا وہ فی النار

وہابے کا معنا ہی رحمان والا
کراتے ہین اسجا یہ کیسی کا مجرا
وہابے کا معنا ہی رحمانوالا
تبرک سمجھ جو مین جو کہٹ کی ودر
وہابے کا معنا ہی رحمانوالا
وہان جو منی عورتین ٹل جائین
وہابے کا معنا ہی رحمانوالا
بجین انکی شادی مین طبلی نقارے
وہابے کا معنا ہی رحمان والا
غمرے بلاوین طوائف یہ فساق
وہابے کا معنا ہی رحمانوالا
نہین مارتے ہمین دم بہن بہائی
وہابے کا معنا ہی رحمانوالا
نہ پنجہ نہ جہنڈے نہ غیر خدا کو
وہابے کا معنا ہی رحمانوالا
بہر حال و ہر لحظ سب رازدان ہین
وہابے کا معنا ہی رحمانوالا
نبی اور ولی سب بچارے ہین معبود
وہابے کا معنا ہی رحمانوالا
کرین عرس و میلا وہان خوب بپا
وہابے کا معنا ہی رحمانوالا
بہشتے ہو بدعتی اے خبردار
وہابے کا معنا ہی رحمانوالا

کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
پکڑ کر غلاف ور اٹہا ہاتہہ اسجا
کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
مطالب طلب اس سے کرتے ہین بدخو
کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
خصم جورو سب ہیر بہا ہی کہا تہیز
کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
نکرٹ باندہ و گانا پہرین شہر سارے
کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
جو کچھ امرد بہی آیا ز خلاق
کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
کرین سب سوہاگت وا ہی تباہی
کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
نہ قبرونکو پوجین نہ بت تعزیہ کو
کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
خبر انکو سب ہی جو عیاں ہر نہان ہین
کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
ہمارے سبھی ہین یہ دنیا کے مقصود
کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
بہشتے بنایا ہی دروازہ اسجا
کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
عمر بہر مین توبہ نہ کی جسنے یکبار
کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا

بہت عورتین ہند کی ہین خبیثات
پہرین رات دن مقبرون پہ ہیہات
طواف مسجد کرین مقبرون کو
چڑہاوا تمہارا مین لاؤنگی خوش ہو
اگر اتفاقاً یہ قدرت خدا ہو
رفیق اسکی جو ہین وہ بہکا دیں سب
چڑہاتے ہین ہندو بتون پر بکرے
چڑہاوین یہ قبرون پہ بیبیان بکرے
یہ ہندو رکہین پودیان سب سرونپر
یہ پہناوین لڑکون کو بدہی ستمگر
یہ ہندو بتون پاس گاوین بجاوین
یہ بعضے کرتے ہین بعضے چڑہاوین
یہ ہندو بنا مورتین پوجتی ہین
مسانی و گگے کو یہ پوجتے ہین
یہ ہندو جپین رام و رادہ کو سانے
مسلمان بناوین اماموں کی باڑی
یہ ہندو جگن ناتہ کاشی کو جاوین
یہ پیرونکی قسمین کرین ور کراوین
یہ ہندو بلا ر استار ہی بجاوین
محرم مین یہ سیپ کر منہ سجاوین
دیوالے مین ہندو چراغان جلائین
سحر شام قبرون پہ یہ سر جہکائین
یہ ہندو عبادتمین گاوین بجاوین

خصم انکی بڑہکر کے ہین ایسی فردات
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
چڑہا پہول مانگین دعا انسے بدخو
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
انہین جو نہین ہو حمل اس مشہر کرکو
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
مسلمان چڑہاوین ہین قبرون پہ چوڑے
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
مسلمان کہین چوٹیان سر پہ اکثر
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
مسلمان قبرون پہ مجرا کراوین
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
تصور سے یہ صورتین پوجتی ہین
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
مسلمان جپین پیر الکے مارے
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
مسلمان لنگا ہی و اجمیر جاوین
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
مسلمان طنبورا و ڈہولک بجاوین
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
یہ ہر دن چراغونسی قبرین بہرائین
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
مسلمان محفل مین ڈہولک سناوین

نہین انکو کرتے منع از زیارت
کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
اجی قبر والے مجھے بیٹا کر دو
کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
بہلا کرکے حق پوجے غیر الہ کو
کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
چڑہاوین وہ دیوے پہ پوری کچوری
کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
گلو مین وہ زنار پہنی ہین بدتر
کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
وہ داڑہی منڈا کرکے موچہین چڑہاوین
کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
مہا دیو کا لنگ وہ پوجتی ہین
کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
بناتے ہین وہ لوگ ٹہاکر دوارے
کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
وہ گنگا و جمنا کی قسمین جو کہاوین
کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
وہ ہولی مین پڑوا کہین جو کیا کرین
کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
وہ صنمون کو جا سیس ہر دن نوائین
کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
وہ ہر سال بہیجے سراہد کراوین

کریں گیارہوین پھر ماہ کہلا ہیں | وہ نے کا معنا ہی رحمانوالا | کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
یہ ہندو رکہین برت شمس و قمر کا | مسلمان روزہ رکہین پہر پہر کا | رکہین برت وہ کاشی مہ چندر کا
یہ روزہ رکہین شاہ علی شیر نر کا | وہ نے کا معنا ہی رحمانوالا | کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
یہ ہندو بتون پر چڑھاتے ہین اچھرونٹ | مسلمان مزاروں پہ مالیدہ و روٹ | بتون پاس اللہ کو مارتے ہین وہ چوٹ
نقارے بجاویں قبرون پہ حروف | وہ نے کا معنا ہی رحمانوالا | کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
جو ہندو ہین ہوتے ہیں بے باندھتے ہین | مسلمان لنگوٹی بہی باندھتے ہین | وہ خنزیر کہا تا مسیح جانتے ہین
رباخور یہ ہین نہین مانتے ہین | وہ نے کا معنا ہی رحمانوالا | کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
یہ ہندو کہین تہیر وتکو خدا ہین | مسلمان مطیع جو انہین کے سبد ہین | کہین تعزیونکو چیا جیت روا ہین
یہ مردود مشرک سبھی بیجا ہین | وہ نے کا معنا ہی رحمانوالا | کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
نہین فرق ان کافرون مشرکونکا | قدم بر قدم ہندوؤنکی ہین سب چال | نہین فرق اک بال کا انکا انکا
حشر مشرکون کا فرونکا ہو یکجا | وہ نے کا معنا ہی رحمانوالا | کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
کہین مشرکین شیعونکو وہابی | وہ ایسی چڑتے ہین مشرک تنابے | ہو نہیں دین مین مشرکون سی جدا بے
نہین چھوڑتے شرک مطلق لہا بے | وہ نے کا معنا ہی رحمانوالا | کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
محمد نبی جو شفیع دوسرا ہے | تمازونکی حق مین یہ اسنے کہا ہی | جو عہد اہو تارک وہ کافر ہوا ہی
یہی ترجمہ قول خیر الورا ہے | وہ نے کا معنا ہی رحمانوالا | کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
غرض طعن خلقت سی ہمکو نہین ہے | غرض کچھ مخالف سی ہمکو نہین ہے | غرض انکی عوت کی ہمکو نہین ہے
غرض چڑ وہابی کے ہمکو نہین ہے | وہ نے کا معنا ہی رحمانوالا | کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
وہابی کا معنا جو الٹا بتا دین | ذرا پوچھو انسی لغت مین کہا دین | سزا انکا دین لعنت اللہ سی پا دین
یہ قرآن مین ہی کہو تو دکہا دین | وہ نے کا معنا ہی رحمانوالا | کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
رہین مسجدون کسبیو نمین یہ ملان | بہر پیر چہوٹے ہین کہا کہا کے ملان | غم دین سے دنیا سی فارغ ہین ملان
صریح دیکھہ مردار کہاتے ہین ملان | وہ نے کا معنا ہی رحمانوالا | کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
یہ ظالم ہین انپر خدا کا غضب ہے | غضب ہے تہین انکی بدعات سب ہے | خصوصا جو دسواں چالیسواں ہے
یتیمو نکا سب مال کہاتے ہین جو | وہ نے کا معنا ہی رحمانوالا | کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا

نہین انکو ایمان اُسے برابر
نمازین اگر فوت ہون کچہہ نہو ڈر
جسے چاہی بخشے وہ مالک ہے غفار
تو پہر دوزخی بہی نہو کوئی بدکار
غضب ہی کہ ملاؤن نے دین ڈبویا
کہین حکم اقدام کا اُنسے ہویا
یہ ہی گفتگو حق مین سب مشرکین کے
نہ اہل شریعت کسی اہل دین کے
یہ بل گفتگو حق مین عت گرین ہی
بحق مشرکین بلکہ سب ملحدین ہی
بڑی بہائی ملوث ہین پیر بذات
جبر جنیتون سے لیتے ہین بدذات
برس پیچھے لین سالیانہ مقرر
نہین اِنکا لگا کچھہ ذرا ڈر
مرید انکی جو ہین کہین اُنکو باہم
ہم ہی ہونگی مختار جنت کے اُسم
نہین گہر مین پردہ ذرا پیر جی سے
نہین کرتا الفت مرا مرد مجہہ سے
وظیفہ پڑہین پیر پیرو علی کا
کہین سنتے اور دیکھتے ہین یہ سب جا
فراغت یہ جب پاچہہ پوجا سی پائین
جو بہائی ہین کوئی اسے وہ نہیائین
پہر انکو آنی مین باہر سے آوے

کفن چور کہاتے ہین مین ہین مشہور
وہابی کا معنا ہی رحما نوالا
زمین مین ہر مالکا وہی ہیگا مختار
وہابی کا معنا ہی رحما نوالا
غضب انکے فتوی نسی شیطان دیا
وہابی کا معنا ہی رحما نوالا
نہ حقانیون کے ذرا ہ یقین کے
وہابی کا معنا ہی رحما نوالا
بحق دین اسلام کے منکرین ہی
وہابی کا معنا ہی رحما نوالا
طوائف مرید انکی ہوتے ہین نیرات
وہابی کا معنا ہی رحما نوالا
مریدون پلیدون سی بدذات بدتر
وہابی کا معنا ہی رحما نوالا
تمہاری گناہ بخشوائینگے سب ہم
وہابی کا معنا ہی رحما نوالا
بہو بیٹیو نکو نہین شرم اُنسے
وہابی کا معنا ہی رحما نوالا
خدا کے سوا شیخ پیرو ولی کا
وہابی کا معنا ہی رحما نوالا
مریدونکو حکم گدی سجہائین
وہابی کا معنا ہی رحما نوالا
کہ منشی کے گہر مین لگا ہی بلاؤ

بلاؤ و مثنجن کو دوڑین بہادر
کچہہ اَور ہی سمجہا ہی شیطا نوالا
مگر جبکہ ملان کی بخشش ہوئی یار
کچہہ اَور ہی سمجہا ہی شیطا نوالا
سمجہہ شیخ جیلان یہ تہمت ہی گویا
کچہہ اَور ہی سمجہا ہی شیطا نوالا
نہ علما ہی فخر اول و آخرین کے
کچہہ اَور ہی سمجہا ہی شیطا نوالا
بحق پیر و ملاؤن احداث دین ہی
کچہہ اَور ہی سمجہا ہی شیطا نوالا
نیاز انکی منڈہی کہلائی وہی سات
کچہہ اَور ہی سمجہا ہی شیطا نوالا
نہین شرم انکو نہین ننگ نے ڈر
کچہہ اَور ہی سمجہا ہی شیطا نوالا
نہین قبر اور حشر کا تمکو کچہہ غم
کچہہ اَور ہی سمجہا ہی شیطا نوالا
کہین پیر جی دیجو تعویذ لسے
کچہہ اَور ہی سمجہا ہی شیطا نوالا
مثل ہندوؤن رام الحمین جتی کا
کچہہ اَور ہی سمجہا ہی شیطا نوالا
کہا کٹ کے تسبیح کے وہ دام لائیں
کچہہ اَور ہی سمجہا ہی شیطا نوالا
منشی جب خفی نسی نہ تن مین سماوے

RARE BOOK NOT TO BE ISSUED

کبہی ہی کام وہان جلد جلد او
مکلف وہان فرش و بالین لگی ہون
کوئی پاؤن پر گر پڑی کچھ جھکی ہون
گھڑی بعد اُسی گھڑی ایک بدذات
میسر ہوگئے دختر و یا پسر خوش ذات
اُسیوقت وہ فالنامہ منگا کر
تیرے پسر ہو نذر گذران لاکر
اسیطرح سب اژ اپنا بتا دین
مسلمان پکے یہ سُننے کہا دین
اگر منشے جیوسی کہے کوئی یہ بات
نکاح اسکا کرو تو ہے یہ بڑی بات
اُٹھا ناک تیوڑہی چڑہا ماصیبہ پر
نکاح ثانی کرتے کمینے ہین اکثر
وہ پھر کر کرے منشی جیوسی یہ ظاہر
بلاریب سنت کا منکر ہو فی النار
کہین منشی جیو ہم ہین سید بخاری
ہماری نہین عقل تم جیسی ہارے
غرض یہ بکین لیئے ہی تباہی
گرنبیے وہ کہ طعن سنت یہ داہی
رسول خدا کا مراتب ہے برتر
زیادہ پہر ہین ہم شرافت کا اُنپر
نکاح دختران رسول خدا کا
شرافت انسی بڑہکر ہے دشمن خدا کا

وہ لے کا معنا ہے رحمان والا
محلے کے عورات سب منتظر ہون
وہ لے کا معنا ہے رحمان والا
مدت رہی تمہارے سنو میری حالات
وہ لے کا معنا ہے رحمان والا
وہین اُسکی خانو نہین اُنگلی کہا
وہ لے کا معنا ہے رحمان والا
کوئی خبر غم کوئی شادی سنا دین
وہ لے کا معنا ہے رحمان والا
ہوئی راندنی کو گذری برس سات
وہ لے کا معنا ہے رحمان والا
کہین منشی جیو اُسکو گستاخ ہو کر
وہ لے کا معنا ہے رحمان والا
نہ کلمے کفر کا کرو صاف اقرار
وہ لے کا معنا ہے رحمان والا
نہین رسم ثانی نکاح کی ہمارے
وہ لے کا معنا ہے رحمان والا
مغل سید و شیخ و افغان دنیا گئے
وہ لے کا معنا ہے رحمان والا
بشر سب ہے بل سب شہون سے ہے بڑھکر
وہ لے کا معنا ہے رحمانوالا
رقیہ و کلثوم ہر دو صفا کا
وہ لے کا معنا ہے رحمان والا

کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
اُسی دیکھکر سب کے سب اُٹھ کھڑے ہون
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
مین ہون حاملہ مجھکو بتلاؤ یہ بات
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
کہین پہر جیو اُسکو لیسے بنا کر
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
غرض سبکی سب کچھ بکین اور بکا دین
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
نہین فکر و غم اسکا رہتا ہے دن رات
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
نہین بات پہر ایسی کہنا سمجھکر
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
نہ ظالم ہوتا نہ ہو تم یہ پیکار
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
نہین شیخ ہم بلکہ شرفا ہین ہمارے
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
نہین حشر کا غم کہ ہو رو سیاہے
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
حسب نسب کے شیخ و سید یہ بنکر
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
ہوا بار ثانی ہے ان پیشوا کا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا

نواسی حبیب خدا مصطفےٰ کے
پڑے اسکے منکر پہ لعنت خدا کی
سوا اسکے اصحاب کے بہی ہیں آہ
جگہ انکی ہی اسفل السافلین واہ
مسلمان یہ ہیں جیو تو نکی بہائی
نکاح عیب جانے گو ہندو کے بہائی
صریحا یہ بنتی ہیں حضرت اشرف
شیاطین کے پیر کا دعوی ہی سب اف
صریح ترک سنت سی انکو ہی نقصان
دل و جان انکی شرافت پہ قربان
شب و روز بدکاریاں یہ کرا دیں
نہ کرنے نکاح کا ہی ثمرہ یا دین
وظیفہ پڑہیں شیخ کا شیئا للہ
پڑہیں یا علی یا علی ورد واللہ
پہریں سنگلیاں ہاتہہ میں لیکے جو گے
جو قائل ہیں انکو وہ کافر کہیں گے
وہابے کہیں بے نمازی کو مردود
مخالف شریعت نبی سبکو مردود
نہیں شرک سی شرم ان کافرونکو
نہیں کم یہ فرعون کا وسی بدخو
بہلا کیوں طوائف جہاں میں ہیں بدنام
طوائف سی بڑہ کر وہ گا دین سحر شام
سمجھتا ہی لوگو نسی ہم کو

جگر پارۂ فاطمہ رہنما کے
وہابے کا معنا ہی رحما نوالا
کسیکو نہ انکار تہا اسمیں ذرہ
وہابے کا معنا ہی رحما نوالا
شریعت سی گہر کے انہوں نے بنائے
وہابے کا معنا ہی رحما نوالا
جہنم کے جا نیکے کرتے ہیں صاف
وہابے کا معنا ہی رحما نوالا
حرام انکی انڈ ولسی ہوتا ہی ہرآز
وہابے کا معنا ہی رحما نوالا
اگر حمل ٹہرے تو کیا گرا دیں
وہابے کا معنا ہی رحما نوالا
کریں گیارہویں خلاص انکی نئی لیں
وہابے کا معنا ہی رحما نوالا
پہریں دربدر تخم شیطان سو گے
وہابے کا معنا ہی رحما نوالا
رباخوار زانے شرابی کو مردود
وہابے کا معنا ہی رحما نوالا
نہیں غم قیامت کا ان مشرکونکو
وہابے کا معنا ہی رحما نوالا
وہ گا دیں بجا دیں کریں فحش ہر کام
وہابے کا معنا ہی رحما نوالا
طوائف میں ہمسر ہیں گانے میں تو

ہوئی جا بشادی تہی اس صفا کی
کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطا نوالا
مخالف نبی اب ہوئی شیخ گمراہ
کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطا نوالا
ہر بہا ڈناک ہیں انکی سپاہی
کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطا نوالا
یہ فراد ظالم صریح ہیں نا انصاف
کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطا نوالا
بڑہ دیکھتے ہیں یہ آنکھوں نسی شیطان
کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطا نوالا
بدر انکے دیوث شرفا کہاں ہیں
کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطا نوالا
کہیں المدد شیخ بہی ما سوی اللہ
کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطا نوالا
کہیں غیب یہ بات ہو یہ نہو گے
کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطا نوالا
نجومی شگونے رمالی کو مردود
کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطا نوالا
سمجھ غیب دانے کا دعوی ہی ان کو
کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطا نوالا
مگر عورتیں انکی جو ہیں بد انجام
کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطا نوالا
زیادہ طوائف سی فحش ہیں بکیں گو

Ad 9972

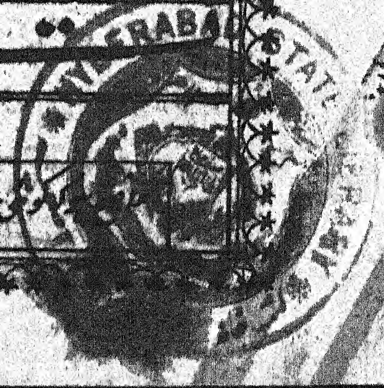
مسلمان پہر ہوتی خاصے ہین ہیچ ور
عبث انکا الزام ہی کسبیون پر
نکلتے ہین نکہی کو دیکہہ اور سمجہکر
کہین مشرک اور بدعتی ہین بہر آن
شفاعت کا منکر کہین ہیگو جواز
شفاعت سے منکر وہابی نہین ہیز
اماموں سی منکر وہابی نہین ہیز
کلام خدا قول و فعل پیغمبر
جو منکر ہوان چار سی ہی وہ بدتر
حدیثین صحیح غیر منسوخ اثبات
تسم ہین چلین غیر سی ہیہات
بیان اسکا تفصیل سے سن تنہا ہی
نہین مانتی اسکو مطلق وہابی
خلاف اسکے جو کچھہ ہی وہ اتباع ہی
کسیکے نہ مانینگے ہم بات اہی
کر اب محی الدین اختتام سخن کو
سوا اسکے ہادی نہین ہی سمجھو
دعا کر خدا سی کہ اہی میری ستار
مجہکو بخشدے مجہو میرے رب غفار

وہابی کا مذہب ہی رحمانوالا
یہ سب انکی گہر کے ہین کسبی سی بدتر
وہابی کا مذہب ہی رحمانوالا
علامت وہابی کے دو ہین ال مانہ
وہابی کا مذہب ہی رحمانوالا
کرامت سی منکر وہابی نہین ہیز
وہابی کا مذہب ہی رحمان والا
صحابہ کا اجماع قیاس صحیح تر
وہابی کا مذہب ہی رحمانوالا
صحاح مین ہین یا غیر مین یا مشکوۃ
وہابی کا مذہب ہی رحمانوالا
مخالف خدا یا نبی یا صحابے
وہابی کا مذہب ہی رحمانوالا
نہین مانتی یہ موحد سپاہی
وہابی کا مذہب ہی رحمانوالا
کہانتک ملامت کریگا تو انکو
وہابی کا مذہب ہی رحمانوالا
ہمیشہ رہوں شرک و بدعت سے بیزار
وہابی کا مذہب ہی رحمانوالا

کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
نہ سمجھا وین مردو انکو دیوث اکثر
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
اول شملہ دوم ازار اونچی پہچان
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
ولیوں سی منکر وہابی نہین ہیز
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
عمل کرنا ہی واجب لازم اپنر
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
ہی جبتلک انسی مسئلے کی ہر بات
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
جو ہین مانتی انکو ہی بس خرانے
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
کو ہی بیحیائی کرے یہ دوسنیا ہی
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
جسے چاہی الله ہدایت اسے ہو
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
سوا تیری کوئی نہین بخشنے والا
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا

تمت

اشتہار



... صاحب بندون جارت احقر البریہ کے تصدیق طبع کا لفرمادی